ماہنامہ

طلسماتی دنیا

دیوبند

جنوری/فروری ۲۰۲۰ء

جھاڑ پھونک اور تعویذ گنڈوں کی مخالفت کرنے والے توحید وسنت سے نابلد ہیں

عاطف ہاشمی

RS.30/=

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہنامہ

طلسماتی دنیا

دیوبند

جلد نمبر ۲۷

شمارہ ۱، ۲

جنوری فروری ۲۰۲۰

سالانہ زرتعاون ۳۵۰ روپے سادہ ڈاک سے

فی شمارہ ۳۰ روپے

پاکستان سے

زرتعاون سالانہ

2000 روپئے انڈین

اور ممالک سے

سالانہ زرتعاون

2300 سو روپئے انڈین

دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے

کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

ایڈیٹر

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

موبائل 09358002992

پوسٹنگ منیجر:

ابوسفیان عثمانی

موبائل 09756726786

آفس ہاشمی روحانی مرکز

فون نمبر: 6398286975

E-mail : hrmarkaz19@gmail.com

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔

(منیجر)

کمپوزنگ:

(عمر الہی، راشد قیصر)

ہاشمی کمپیوٹر

فون 7037163897

بینک ڈرافٹ صرف

"TILISMATI DUNYA"

کے نام سے بنوائیں

ہم اور ہمارا ادارہ

مجرمین قانون، ملک اور اسلام کے غداروں سے اعلان بیزاری کرتے ہیں

اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ ہاشمی روحانی مرکز کی دریافت ہے اس کے کسی کلی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے ہاشمی روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے، اس رسالے میں جو تحریریں ایڈیٹر سے منسوب ہیں وہ 'ماہنامہ طلسماتی دنیا' کی ملک ہیں اس کے کل یا جز کو چھاپنے سے پہلے ایڈیٹر سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے خلاف ورزی کرنیوالے کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے۔ (منیجر)

TILISMATI DUNYA (Monthly)

HASHMI ROOHANI MARKAZ

MOHALLA, ABUL MALI DEOBAND 247554

پتہ: ہاشمی روحانی مرکز

محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554

پرنٹر پبلشر زینب ناہید عثمانی نے شعیب آفسیٹ پریس، دہلی سے چھپواکر ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند سے شائع کیا۔

Printer Publisher Zenab Naheed Usmani Shoaib Offset Press Delhi

Hashmi Roohani Markaz, Abul Mali, Deoband (U. P.)

کیا اور کہاں

☆☆☆

این آرسی کی گھن گرج پندرہ سو برس پہلے بھی سنی گئی تھی

ہندوستان کو اکھنڈ بھارت بنانے کی تیاری تو اس وقت سے چل رہی ہے جب ہندوستان میں انگریزوں کا راج تھا۔ بظاہر ہندو اور مسلمانوں کے ہاتھ پاؤں میں زنجیریں نہیں تھیں لیکن ہندوستانی عوام زرخرید غلاموں کی طرح زندگی گزارتے تھے، مغلوں سے ہندوستان چھین کر انگریزوں نے ہندوستان کے باشندوں پر جو جو ستم ڈھائے وہ ہر پڑھے لکھے انسان پر عیاں و بیاں ہیں، اس کو ثابت کرنے کے لئے دلیلیں دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہندو اور مسلمان دونوں ہی انگریزوں کی غلامی سے پریشان ہو چکے تھے، اس لئے یہ فکر عام تھی کہ یہ غلامی کا قلادہ اپنی گردن سے کیسے نکالا جائے لیکن سوال یہ بھی تھا کہ بلی کے گلے میں گھنٹی کیسے باندھی جائے اور گھنٹی باندھنے کی جسارت کون کرے؟ ۱۸۵۷ء میں حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے انگریزوں کے خلاف جہاد کرنے کا فتویٰ دیا اور اس طرح جنگ آزادی کی شروعات ہوگئی۔ اردو اخباروں نے جو زیادہ تر ہندو بھائیوں نے نکالے تھے اس فتوے کی تشہیر کی اور ملک بھر میں اس فتوے کی گونج سنی جانے لگی۔ آہستہ آہستہ لوگ اپنی جانوں کو اپنی ہتھیلیوں پر رکھ کر میدان جدوجہد میں کود پڑے اور اپنی جانوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے۔ لوگوں نے آزادی کا بگل بجادیا۔ ہندو اور مسلمانوں نے متحد ہو کر یہ لڑائی لڑی، بہت خون خرابہ ہوا۔ میرٹھ، شاملی، جھنجھانہ، غازی آباد اور دہلی کی سڑکیں انسانوں کے خون سے لبریز ہوگئیں اور ہر طرف انسانوں کا لہو کسی ندی کی طرح بہنے لگا۔ ہر صبح کوئی نئی لاشیں درختوں پر لٹکی نظر آتیں اور ہر رات ایک قیامت بن کر آتی اور ہزاروں انسان اس قیامت کی نذر ہو کر رہ جاتے۔ ہندوستان کی تاریخ گواہ ہے کہ درختوں پر علماء کی لاشیں زیادہ دکھائی دیتی تھیں کیوں کہ علماء ہی اس جدوجہد کے اصل روح رواں تھے۔ تحریک ریشمی رومال بھی اسی دور کی یادگار ہے۔ یہ تحریک شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن دیوبندیؒ نے شروع کی تھی اور اس کی پاداش میں وہ اپنے رفقاء کے ساتھ مالٹا کی جیل میں بھی رہے۔ اسی دور میں مہاتما گاندھی نے بھی اپنے ستیہ گرہ کا آغاز کیا اور جان و مال کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ہندو اور مسلمانوں کا یہ کاروانِ حق اپنی منزل کی طرف بڑھتا رہا۔ یہ بات واضح رہے کہ جس وقت جنگ آزادی کے ہم ہے پورے شباب پر تھے اسی دور میں کچھ فرقہ پرست اس آزادی کی مخالفت میں مشغول تھے اور وہ انگریزوں کے مخبر بنے ہوئے تھے۔ انہوں نے ازراہِ خوشامد کئی بار انگریزوں کے سامنے اپنے گھٹنے بھی ٹیکے اور کئی بار انہوں نے انگریزوں کے قدموں پر اپنی ناک بھی رگڑی۔ یہ لوگ ملک کی آزادی کے خواہش مند نہیں تھے بلکہ یہ لوگ اس ہندوستان کو جس میں ہر مذہب کے لوگ رہتے تھے اس کو اکھنڈ بھارت بنانا چاہتے تھے لیکن ان میں جرات نہیں تھی اور تعداد میں بھی کم تھے۔ اس لئے یہ اپنی سازشوں میں کامیاب نہ ہو سکے۔ نوے سال کی انتھک جدوجہد کے بعد لاکھوں انسانوں کی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے کے بعد ۱۵ راگست ۱۹۴۷ء میں ہمارا ہندوستان انگریزوں کے چنگل سے آزاد ہوگیا۔ لاریب یہ آزادی ہندو اور مسلمانوں کی مشترکہ جدوجہد کا انعام تھی لیکن آزادی کی اس روح پرور خوشی کے ساتھ ساتھ اس وقت ہمیں خون کے آنسو رلا دینے والا ایک غم اور ایک کرب بھی عطا ہوا۔ وہ یہ کہ فرقہ پرست ہندوؤں اور انگریزوں کی سازشوں سے ہمارا ملک دو حصوں میں تقسیم ہوگیا۔ انگریزوں نے ہندوستان سے جاتے جاتے یہ سازش اس لئے رچی تاکہ ہندو اور مسلمانوں کے اتحاد کا قتل عام ہو جائے اور اس بوجھ کو یہ دونوں قومیں ساری عمر ڈھوتی رہیں۔ ہمارے علماء نہیں چاہتے تھے کہ پاکستان بنے، انہوں نے اور عام مسلمانوں نے مسٹر جناح کی تحریک کی تائید نہیں کی لیکن آزادی کے نشے میں ہمارے علماء اور عامۃ المسلمین غفلت کا شکار ہو گئے اور اس غفلت کے نتیجے میں ہمیں ملک کی تقسیم کا غم سہنا پڑا۔ انگریز چاہتے تھے کہ ہندو اور مسلمانوں کا وہ اتحاد جو ان کو ہندوستان سے نکالنے کا ذریعہ بنا وہ باقی نہ رہے۔ وہ عمر بھر کسی ناسور کی طرح رستا رہے، اس لئے انہوں نے مسٹر جناح کی تحریک کا فائدہ اٹھا کر فرقہ پرست ہندوؤں کی تائید حاصل کر کے ایک سازش مرتب کرلی اور مسٹر جناح کے کاندھوں پر اپنی بندوق رکھ کر گولی چلادی، جس کے نتیجے میں پاکستان وجود میں آیا اور ہندو اور مسلمانوں کے درمیان ایک ایسی دیوار قائم ہوگئی جو شاید قیامت تک قائم رہے گی۔ وہ ہندو جو ہندوستان کو اکھنڈ بھارت بنانے کے خواب دیکھ رہے تھے ان کو پاکستان سے بڑی تقویت ملی اور ہندوستانی مسلمانوں کو ذلیل کرنے کے لئے اور انہیں بے وفا اور ملک کا غدار ثابت کرنے کے لئے ایک ہتھیار ان کے ہاتھ میں آگیا کہ جسے وہ ابھی تک استعمال کر رہے ہیں اور ہمیشہ استعمال کرتے رہیں گے۔

یہ ایک سچائی ہے کہ اگر اس وقت علماء غفلت اور بے شعوری کا شکار نہ ہوتے اور مسٹر جناح کی مخالفت کے ساتھ ساتھ نہرو خاندان پر بھی کیڑی نظر رکھتے اور ابوالکلام جیسے لوگ آنکھیں کھول کر ہندوؤں پر بھروسہ کرتے تو پاکستان ہرگز ہرگز نہ بنتا اور ہم مسلمانوں کو یہ دردعطانہ ہوتا جو آج بھی ہمارے دلوں کو تڑپانے اور ہماری روحوں کو مضطرب کرنے کا ذریعہ بنا ہوا ہے اور اس زخم پر فرقہ پرست ہندو بار بار کچوکے لگاتے ہیں اور اس زخم کو مندمل نہیں ہونے دیتے۔

افسوس فاالافسوس۔ فرقہ پرست ہندوؤں کی وہ جماعت جو ہندوستان کو اکھنڈ بھارت بنانے کے خواب دیکھا کرتی تھی۔ اب اقتدار کی باگ ڈور اسی کے

ہاتھوں میں ہے۔ کانگریس کی فحش غلطیوں نے اس جماعت کو مسندِ اقتدار پر بٹھا دیا ہے جو نہ صرف کانگریس کی مخالف تھی بلکہ ملک کو کانگریس سے مکت کرنے کے خواب ہنوز دیکھ رہی ہے اور کانگریس سے ستر سالوں کا حساب مانگنے کا شور مچا رہی ہے۔ اگر کانگریس نے مسلمانوں کی اہمیت کو سمجھا ہوتا اور بابری مسجد کی صحیح معنوں میں حفاظت کی ہوتی تو وہ اس طرح اچھوت بن کر نہ رہ جاتی اور اس کو ''ارتھی'' بنا دینا آسان نہ ہوگا۔ آج کانگریس کو جلا دینے کی تیاری ہے، کانگریس جو بے شک بھاجپا کا مقابلہ کر سکتی ہے وہ مسلمانوں کی ناراضگی اب بھی دور کرنے کی فکرمند نہیں ہے اور اس کے اپنے اس کی چولیں ہلانے میں لگے ہوئے ہیں اور کانگریس کنبہ پروری کا شکار ہو کر رہ گئی ہے۔ کانگریس کی نیا صرف مسلمان ہی پار لگا سکتے ہیں لیکن کانگریس کو کون سمجھائے؟

آر ایس ایس اور بجرنگ دل جیسی جماعتیں مسلمانوں کو اس دیش سے نکالنے کی سازشوں میں آج بھی مصروف ہیں۔ وہ ایسے قوانین ترتیب دینے میں لگے ہوئے ہیں کہ جن کی زد میں آ کر مسلمان اس ملک سے باہر ہو جائیں اور انہیں ہچکی لینے کا بھی موقع نہ ملے۔ یہ کوئی نئی سازش نہیں بلکہ یہ تو پہلے ہی ہو چکا ہے۔ اگر ہم غور وفکر کے ساتھ اسلامی تاریخ کے اوراق پلٹ کر دیکھیں تو ہمیں اندازہ ہوگا کہ پندرہ سو سال پہلے بھی کافروں نے مسلمانوں کو مکہ کی وادیوں سے نکالنے کی خطرناک سازش رچی تھی۔ اس بات کا انکشاف قرآن حکیم نے کیا ہے: لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِنْ أَرْضِنَا کافروں نے کہا کہ ہم تمہیں اپنی زمین سے ضرور بالضرور نکال دیں گے۔ اس زمانہ کے کافروں نے اس طرح این آر سی کا دعویٰ کیا۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس زمانہ کے کافروں نے کسی دستور یا پھر لاقانونیت کے ذریعہ مسلمانوں کو ارض مکہ سے نکالنے کی دھمکی دی۔ قرآن حکیم نے مزید انکشاف کیا: أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا کافروں نے کہا کہ مسلمانو یا تم ایسا کرو کہ ہمارے دین میں واپس آ جاؤ۔ یہ وہی بات ہوئی جو اس دور کے حکمراں سی اے اے کے ذریعہ کرنا چاہتے ہیں۔ ابھی حال ہی میں یوپی کے کئی شہروں میں اس طرح کے پوسٹر دیواروں پر چسپاں کیے گئے ہیں جن میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ اگر مسلمان ہندوتو کو اختیار کر لیں تو پھر این آر سی کی کوئی ضرورت نہیں۔ آپ دیکھ لیجئے کہ این آر سی اور سی اے اے وہی منصوبے ہیں جن کی گھن گرج تیرہ سو برس پہلے بھی سنی گئی تھی اور مسلمانوں کو اس وقت بھی گھر سے بے گھر کیا گیا تھا۔

اس کے بعد قرآن حکیم نے مسلمانوں کو تسلی دینے کے لئے فرمایا تھا لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ ہم ضرور بالضرور ظالموں کو ہلاک کر دیں گے اور ہر دور میں یہی ہوا ہے کہ جب ظالموں نے ظلم وستم کی حد کر دی اور غرور و گھمنڈ میں مبتلا ہو کر آپے سے باہر ہو گئے تو پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں ہلاک کر دیا۔ فرعون، قارون، ہامان، شداد اور نمرود وغیرہ کا انجام برا ہوا اور وہ بالآخر ہلاک ہو کر رہے۔ بہت تھوڑی مدت تک شرمناک حرکتیں کر کے اور جبر واستبداد کی آندھیاں چلا کر سب نیست و نابود ہو گئے۔ آج ان کا کوئی نام لینے والا بھی موجود نہیں ہے۔ قرآن کریم نے خوشی بھی مسلمانوں کو دی: وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْأَرْضَ مِنْ بَعْدِهِمْ اور اس کے بعد ہم اس زمین میں تمہیں آباد کریں گے۔ اسلامی تاریخ بتاتی ہے کہ ہجرت کے بعد دس سال دس مہینے دس دن کے بعد سرکار دو عالم ﷺ نہایت فاتحانہ شان سے مکہ میں داخل ہوئے اور صرف مکہ پر نہیں بلکہ آس پاس کے تمام علاقوں پر ان کی حکومت قائم ہوئی اور ابوسفیان اور ہندہ جیسے سخت جان لوگوں کو بھی ہتھیار ڈالنے پڑے اور اسلام قبول کرنا پڑا۔ یہ انعام تھا، یہ ایک بدلہ تھا، یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک تحفہ تھا اور اس بدلے اور تحفے کی وجہ یہ تھی ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِي وَخَافَ وَعِيْدِ یعنی اس انعام واکرام کی وجہ یہ ہے کہ تم نے میرے مقام کو پہچانا اور تم بغرض اطاعت کھڑے رہے اور تم میری للکار اور وعید سے خوف زدہ بھی رہے۔ آج کا مسلمان اسی برے دور سے گزر رہا ہے۔ اس کو این آر سی اور سی اے اے کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں اور ان پر ظلم وستم کی مشق جاری ہے۔ اس لئے مسلمان احتجاج کرنے پر مجبور ہیں لیکن مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ احتجاج اور دھرنوں کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق مضبوط کریں کیوں کہ ان کی مرضی کے بغیر کسی ظالم سے یا کسی ظالمانہ دستور سے نجات ملنے والی نہیں ہے اور احتجاج کرنے والوں کو یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ہتھیلی پر سرسوں نہیں جمے گی۔ اچھے نتائج کے لئے ایک طویل مدت تک احتجاج جاری رکھنا پڑے گا۔ ہزاروں شہادتوں کے بعد رحمت کی ہوائیں چلیں گی اور ظلم وطغیان سے نجات ملے گی۔

مسلمانوں کو یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ اگر ہندوستان دار الحرب بن گیا تو پھر زندہ رہنے کے لئے دو ہی راستے ہوں گے جہاد یا ہجرت۔ جہاد ممکن نہیں ہے کیوں کہ ہمارے ہاتھوں میں تلوار نہیں تسبیحیں ہیں اور تسبیحوں کے ذریعے ہم ظالموں سے مقابلہ نہیں کر سکیں گے اور جہاد اس لئے بھی ممکن نہیں ہے کہ جہاد کو امریکہ جیسے ظالموں نے دہشت گردی قرار دیدیا ہے، اس لئے مسلمان بھی جہاد کے نام سے کانپتا ہے اور ہجرت بھی ممکن نہیں ہے، سعودی عرب اور پاکستان جیسے اسلامی ملک ہمیں پناہ نہیں دے سکیں گے لیکن ہاں ہجرت پھر بھی ہوگی اور وہ ہجرت اسلام سے کفر کی طرف ہوگی جس کے آثار نمایاں ہیں۔ اگر ظلم وستم کی آندھیاں اور تیز ہو گئیں تو مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد مرتد ہو سکتی ہے۔ آج مسلمانوں کا ازراہِ مصلحت یا ازراہِ لالچ بھاجپا میں شامل ہونا اور آر ایس ایس کے لوگوں سے بغل گیر ہونا ارتداد کی طرف قدم بڑھانے اور کفر وشرک کو سینے سے لگانے کے ہم معنی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عقل سلیم عطا فرمائے اور ہم سب کی حفاظت فرمائے، کیوں کہ یقیناً ہم سب خطرے میں ہیں۔ ☆☆

آہ! وہ بھی گزر گئے!

جانے والے کبھی نہیں آتے
جانے والوں کی یاد آتی ہے

۲۰۱۹ء گزرتے گزرتے ایک بڑا صدمہ ہمیں دے گیا۔ ہمارے شاگردخاص اور دیرینہ رفیق مختارالرحمٰن راہی صاحب جو عمر اور مرتبے میں ہم سے بہت بڑے تھے، ہمیں داغ مفارقت دے گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن۔ چندماہ قبل جے پور میں ان سے آخری ملاقات ہوئی تھی، وہ ہمیشہ کی طرح خوشگوار موڈ میں تھے، شوگر نے انہیں نڈھال کررکھا تھا، چلنا پھرنا محال تھا، اپنی نشست پر بیٹھے بیٹھے ہی انہوں نے اپنے خاص انداز میں ناچیز کا استقبال کیا، ان کا وہ مخلصانہ تبسم، ان کی وہ دل گداز مسکراہٹیں، ان کا وہ پرتپاک لب ولہجہ اور ان کی مشفقانہ نظر، روح مسحور ہوکر رہ جاتی تھی۔ میں نے عرض کیا، طبیعت بہتر معلوم ہورہی ہے۔

انہوں نے زیرلب کہا۔

ان کو دیکھنے سے جو آجاتی ہے منہ پر رونق
وہ سمجھتے ہیں کہ بیمار کا حال اچھا ہے

اور یہ حقیقت ہی ہے وہ ناچیز کو دیکھ کر شگفتہ ہوجاتے تھے اور شاید اپنے ذاتی رنج وغم سے بے نیاز ہوجاتے تھے۔ ہم سے اجازت حاصل کرکے انہوں نے جے پور میں اپنی نشست پر بیٹھ کر بے شمار لوگوں کی روحانی خدمات انجام دیں اور انہوں نے اپنے دامن میں دعائیں بٹوریں۔ وقتاً فوقتاً ناچیز نے بھی ان کے ٹھکانہ پر بیٹھ کر خدمت خلق کا فریضہ انجام دیا اور روتی ہوئی انسانیت کے آنسو پونچھ کر اللہ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کی۔

راہی صاحب نے جے پور کے سنگلاخ علاقے میں ادب وشاعری کے ایسے درخت بوئے کہ جن پر شعروادب کے پھول کھلنے کا سلسلہ ہنوز جاری ہے اور راہی صاحب ان خشک علاقوں میں شمع فروزاں کی جو بساط بچھائی تھی اس کے اُجالوں سے راجستھان کے سیکڑوں علاقے ابھی تک منور ہیں اور ان کی تابانیوں سے ایک کائنات ابھی تک جگمگا رہی ہے۔

انہوں نے اردوزبان کے کتب خانوں کو کئی نایاب قسم کی کتابیں بھی عطا کیں جن سے استفادہ کرنے والوں کی تعداد لاکھوں سے متجاوز ہے، وہ اردوزبان کے شیدائی تھے اور انہوں نے اردو کو آب حیات پلانے کے لئے سینکڑوں افسانے لکھے، ان افسانوں کو پڑھ کر اردو دنیا میں ایک خوشبو سی پھیل گئی اور قلب وذہن کی وادیوں میں قمقمے سے روشن ہوگئے۔ ان کے چندافسانوں کے نام یہ ہیں۔ آخری موڑ، چوٹ، امتحان، سگریٹ کا دھواں، لفافہ، دوستارے، دیپ بجھے دیپ جلے، غلاف، قہقہے، شکست، آئینہ، اشک، شبنم اشک تبسم، اعصاب یہ ہے عورت سوار وغیرہ۔

ان میں کا ہرافسانہ اور ہرکہانی پڑھنے والے کو کسی نہ کسی مقصد کی طرف لے جاتی ہے اور ان حقائق سے روشناس کراتی ہے جو اس کائنات میں افسانوں اور کہانیوں کی طرح بکھرے ہوئے ہیں۔ انہوں نے اردو زبان کو ایک نیا جامہ پہنانے کی کوشش کی ہے، ان کے ہرافسانے اور ہر مضمون میں ایک نیا رنگ اور ایک نیا جل ترنگ قارئین کو نظر آیا۔ انہوں نے اپنے معرکۃ الآرا مضامین اور روح پرور شاعری سے کتب خانوں میں جوخوشبو بکھری ہے وہ صدیوں تک محسوس کی جائے گی۔

راقم الحروف کے کئی انٹرویو اور کئی پروگرام راہی صاحب کے ساتھ جے پور ٹی وی چینل سے کئی بار نشر ہوئے، ان کے صاحب زادے سید شکیل الرحمٰن نے کئی بار راقم الحروف کو ٹی وی پر پیش کیا۔ ان کے ساتھ گزرے ہوئے یہ لمحے تاریخ حیات کا ایک خوشنما باب ہیں اور ہماری زندگی کا ایک درخشاں پہلو ہے۔ افسوس وہ ساتھ چھوڑ گئے اور اپنے لاتعداد چاہنے والوں کو روتا اور بلکتا چھوڑ کر اس جہان فانی سے رخصت ہوگئے، ایک بار پھر کہہ لیں اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن۔

مختارالرحمٰن راہی نے اپنے پسماندگان میں ایک زوجہ، ۵صاحبزادے اور ۲صاحبزادیاں اور بہت سے متعلقین کو چھوڑے ہیں اور وہ تمام حضرات بھی ان کے پسماندگان میں ہیں جو ان سے بے لوث محبت کرتے تھے اور جو ان کی کمی کو تمام عمر ہرجگہ اور ہرمحفل میں محسوس کریں گے۔

آسماں ان کی قبر پر شبنم افشانی کرے

مختلف پھول

سرور کائنات دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

☆علم حاصل کرو اللہ کے لئے علم حاصل کرنا نیکی ہے۔

☆علم کی طلب عبادت ہے، اس میں مصروف رہنا تسبیح اور بحث ومباحثہ کرنا جہاد ہے۔

☆علم سکھاؤ تو صدقہ ہے، علم تنہائی کا ساتھی فراخی اور تنگ دستی میں رہنما، غمخوار دوست اور بہترین ہم نشیں ہے، علم جنت کا راستہ بتاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ علم کے ذریعہ قوموں کو سربلندی عطا فرماتا ہے۔

☆علم سے انسان معرفت خداوندی حاصل کرسکتا ہے۔

☆وہ لوگ جو علم حاصل کرتے ہیں، خوش نصیب ہوتے ہیں اور سعادتوں کے حق دار بنتے ہیں۔

☆ہمیں چاہئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چل کر کائنات میں اپنا مقام پیدا کریں۔

اقوال

☆ کام کرنے سے تین برائیاں ختم ہوجاتی ہیں۔ بوریت، گناہ، اور غربت۔

☆ عقل مند وہ ہے جو اپنی غلطیوں کو یاد کرے اور دوسروں کی غلطیوں کو بھول جائے۔

☆انسان کی شخصیت اتنی گہری ہونی چاہئے کہ اندر کا حال کوئی نہ جان سکے۔

☆ بہترین انسان وہ ہے جو دوسروں کے دل میں اتر کر اس کے دکھ کا اندازہ کرسکے۔

جو خدا نے ہمیں نہیں دیا اس پر قناعت کریں اور جو خدا نے ہمیں دیا ہے اس پر شکر کریں۔

☆ دوست وہ ہے جو تمہارے مزاج کے ہر موسم کو ہنس کر سہہ جائے۔

☆ آنکھوں میں اتنے خواب نہ بھرو کہ حقیقت دکھائی نہ دے۔

☆اپنی خامیوں کا احساس ہی انسان کی کامیابی کی علامت ہے۔

☆ اگر تمہارا دل اور سوچ تاریک ہے تو سورج بھی تمہیں روشنی دینے سے قاصر ہے۔

جواہر پارے

☆بلند حوصلہ انسان کے ہاتھ میں آکر مٹی بھی سونا ہوجاتی ہے۔

☆سچی لگن کو کانٹوں کی پرواہ نہیں ہوتی۔

☆ سزا دینے کا حق صرف اسے حاصل ہے جو سزا دینے والے سے محبت کرتا ہے۔

☆ مبارک ہیں وہ لوگ جن کے پاس نصیحت کرنے کے الفاظ نہیں اعمال ہوتے ہیں۔

☆بیماری سے مرجاؤ لیکن احسان کی دوا نہ کھاؤ۔

☆محبت قربانی سکھاتی ہے حساب نہیں سکھاتی۔

☆خیر سب سے بڑی دعا ہے۔

☆نفرت، نفرت سے کبھی کم نہیں ہوتی، محبت سے کم ہوتی ہے۔

سنہرے موتی

☆جس دل میں قوت برداشت ہو وہ کبھی شکست نہیں کھاتا۔

کی خوشبو

گل چیں

نازیہ مریم ہاشمی

☆اگر تم چاہتے ہو کہ تمہاری عزت ہو تو پہلے دوسروں کی کرنا سیکھو۔

☆خزاں کے پتوں کو کبھی حقیر مت سمجھو کیوں کہ ان ہی پتوں میں بہار کا راز پنہاں ہے۔

☆زندگی کی سب سے بڑی فتح نفس پر فتح پانا ہے۔

☆وقت کسی کا انتظار نہیں کرتا اس کی قدر کرو۔

☆ کانٹوں سے بھری ٹہنی کو ایک پھول پر کشش بنا دیتا ہے۔

☆ جب تو کسی پر احسان کرے تو اس کو مخفی رکھ اور جب تیرے ساتھ کوئی احسان کرے تو اس کو ظاہر کر۔

☆وقت، ہوا اور دولت ہمیشہ بدلتے رہتے ہیں۔

☆انسان کردار سے بنتا ہے لیکن کردار بھی انسان خود ہی بناتا ہے۔

☆ اپنی نیکیوں کے لئے پوشیدہ جگہ بناؤ جیسے برائیوں کے لئے بناتے ہو۔

اقوال زرّیں

☆دل آئینہ ہے اگر صاف ہو تو خدا بھی نظر آتا ہے۔

☆ عزت کے موتی پر ذرا سا بھی میل آجائے تو اسے ہزاروں سمندر بھی دھو نہیں سکتے۔

☆ جھوٹے دوست سے سچا دشمن بہتر ہے۔

☆ زندگی میں کبھی غرور کو جگہ نہ دو۔

☆ ہمیشہ مسکراتے رہو کیوں کہ تمہاری مسکراہٹ کسی کے درد کا مداوا کر سکتی ہے۔

☆بہت سی کشتیاں ساحل کے قریب آکر ڈوب جاتی ہیں۔

☆خوشی انسان کو وہ کچھ نہیں سکھاتی جو غم سکھاتا ہے۔

☆اپنے فن اور قابلیت سے کمانا تعریف کے قابل ہے۔

☆جس کے دل میں برداشت ہوگی وہ کبھی شکست نہیں کھائے گا۔

☆علم بڑی دولت ہے۔

سنہرے پھول

☆ خوش مزاجی ہمیشہ خوبصورتی کی کمی کو پورا کرتی ہے لیکن خوبصورتی خوش مزاجی کی کمی پوری نہیں کر سکتی۔

☆ چھوٹے ذہن میں ہمیشہ خواہش اور بڑے ذہن میں ہمیشہ مقصد ہوتا ہے۔

☆ ہر مسئلے کا کوئی نہ کوئی حل ضرور ہوتا ہے اور اسی حل کی موجودگی کے احساس کا نام امید ہے۔

☆ کوئی نیکی تکلیف کی وجہ سے مت چھوڑنا کیوں کہ تکلیف ختم ہو جائے گی لیکن نیکی باقی رہ جائے گی۔

☆ آنکھ کے پانی اور سمندر کے پانی میں صرف جذبات کا فرق ہوتا ہے۔

☆ اگر تیری آنکھیں سلامت ہوں تو پھر بھی ایک آنکھ والے کو حقارت سے نہ دیکھ شاید وہ تجھ سے زیادہ صاحب نظر ہو۔

☆ اچھی کہانی وہ ہوتی ہے جو تمہیں یہ محسوس کرائے کہ اس کے کردار تم بھی ہو سکتے ہو۔

انمول موتی

☆ جہالت روح کی فاقہ کشی ہے۔ (جون ایلیا)

☆ان کی خاموشی سے ڈرو جن کا آپ نے دل دکھایا ہے کیوں کہ

اگر انہوں نے کچھ کہا نہیں یا کیا نہیں تو بدلے میں اللہ ضرور کرے گا۔

☆ کچھ زندہ لوگ ہمارے اندر اپنے کردار کی وجہ سے قبل از وقت مرجاتے ہیں۔

☆ لفظ اور رویئے ریت پر بنے نقش نہیں ہوتے کہ وقت کی لہریں ان کے نقوش مٹادیں، بلکہ یہ دل پر کندہ ہوکر اپنے آثار تا دیر قائم رکھتے ہیں۔

☆ کسی بے قصور انسان کو ذلیل کرتے ہوئے آپ اسے اس کی اوقات یاد نہیں دلا رہے ہوتے بلکہ اپنی اوقات دکھا رہے ہوتے ہیں۔

باتوں سے خوشبو آئے

☆ اگر ہم اپنی مسکراہٹ کے لئے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کرسکتے تو ہمیں کوئی حق نہیں کہ ہم اپنے آنسوؤں کا قصوروار اپنے رب کو ٹھہرائیں۔

☆ لوگوں سے یاد نہ کرنے کا شکوہ مت کرو کیوں کہ جو انسان اپنے رب کو بھول سکتا ہے وہ سب کو بھول سکتا ہے۔

☆ اگر کسی پر بھروسہ کرو تو آخر تک بھروسہ کرو، نتیجہ چاہے جو بھی نکلے آخر میں یا تو تمہیں ایک اچھا دوست ملے گا یا پھر ایک اچھا سبق۔

نگاہوں کا بیان

☆ نماز کی حالت میں آنکھیں بند کرنا مکروہ ہے۔

☆ نماز میں جب قیام پر کھڑے ہوں تو نظریں سجدے کی جگہ پر رکھو کہ ہمیں اس زمیں جانا ہے۔

☆ جب رکوع کرو تو پاؤں دیکھو کہ ہماری جان پاؤں سے نکلنا شروع ہوگی۔

☆ جب سجدہ کرو تو ناک کی سمت دیکھو کہ مرنے کے بعد سب سے پہلے ناک ختم ہوگی۔

☆ اور جب التحیات میں بیٹھو تو نظریں جھولی میں ہونی چاہئے کہ میری جھولی اب بھی خالی ہے۔

آنسو

☆ سیب جب روتی ہے تو اس کے آنسو موتی بن کر نگاہوں کو خیرہ کردیتی ہیں۔

☆ چاند جب روتا ہے تو اس کی چاندنی پھولوں پر اپنے آنسو ثبت کرجاتی ہے۔

☆ لیکن انسان جو اشرف المخلوقات کہلاتا ہے اس کے آنسو نہ موتی بنتے ہیں، نہ شبنم، بلکہ اس کی طرح مٹی میں مل جاتے ہیں۔

کام کی باتیں

☆ کسی غریب، حاجت مند کا تمہارے پاس آنا اللہ تعالیٰ کا انعام ہے۔

☆ برے دوستوں سے بچو کیوں کہ وہ تمہارا تعارف بن جاتے ہیں۔

☆ دنیا کا سب سے بڑا ہتھیار عقل ہے۔

☆ جو امید کے سہارے جیا اس نے خود کو دھوکا دیا۔

☆ صوفی وہ ہے جس کے ایک ہاتھ میں قرآن مجید اور دوسرے ہاتھ میں سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

☆ دنیا کی نعمت اگر تکلیف کے بغیر ہوتی تو یہ دنیا ہی جنت ہوتی۔

☆ بخل اور ایمان ایک دل میں جمع نہیں ہوسکتے۔

☆ تکلیفوں سے مت گھبراؤ کیوں کہ تکلیفیں انسان کو سوچنے پر مجبور کرتی ہیں اور سوچنے سے آدمی دانا بنتا ہے۔

حضرت امام غزالی

☆ لوگوں کی نیکیوں کو ظاہر کرنا چاہئے اور برائیوں سے چشم پوشی لازم ہے۔

☆ جو کچھ اللہ کریم نے حکم دیا ہے اس کی تعمیل کرنے سے، جن کاموں سے اللہ کریم نے منع فرمایا ہے ان سے باز رہنا ہی تقویٰ ہے۔

لفظوں کی مالا

☆ اگر اللہ معاف کردے تو گناہ کیا ہے اگر اللہ نامنظور کردے تو نیکی کیا ہے۔

☆ اگر آپ نے کسی کو قبول نہیں کیا تو یہ سمجھ لیں کہ کسی نے آپ کو قبول نہیں کیا۔

☆ شیطان اس لئے شیطان بنا کہ اس نے عبادت کو تو مانا لیکن معبود کو نہ مانا۔

☆ اپنے آپ کو بدنصیب کہنے کے گناہ سے بچتے رہو۔
☆ ہمارا ہونا کس کام کا اگر ہمارے نہ ہونے سے کسی کو کچھ فرق نہ پڑے۔
☆ دنیا میں سب سے زیادہ آسان کام نصیحت کرنا ہے اور سب سے مشکل کام نصیحت پر عمل کرنا ہے۔
☆ خواب نہ چھوڑے جاسکتے ہیں نہ پورے کئے جاسکتے ہیں بس دیکھے جاسکتے ہیں۔
اچھے عمل کی یاد کو ایک برا لفظ ہمیشہ کے لئے تباہ کرسکتا ہے۔

موتی

☆ آدمی کی قابلیت اس کی زبان کے نیچے پوشیدہ ہے۔
(حضرت علی رضی اللہ عنہ)
☆ اچھے کام کیلئے کسی خاص وقت کا انتظار نہ کرو فوراً شروع کردو۔
(حضرت ابوزید رضی اللہ عنہ)
☆ جب یہ پتہ چلتا ہے کہ زندگی کیا ہے تو یہ آدھی خرچ ہوچکی ہوتی ہے۔(امام غزالی)
☆ اچھے ضمیر کے بعد اچھی صحت زندگی کی دوسری بڑی نعمت ہے۔
(آئزک والٹن)
☆ ان کے لئے دنیا ایک طربیہ ہے جو سوچتے ہیں اور ان کے لئے ایک المیہ ہے جو محسوس کرتے ہیں۔(ارل آف آرفورڈ)
☆ علم سے بڑا کوئی خزانہ نہیں، بری عادت سے زیادہ دشمن کوئی نہیں اور شرم سے بہتر کوئی لباس نہیں۔

نقطہ درازیاں

☆ وقت پیسے سے زیادہ قیمتی ہے کیوں کہ ہمیں پیسہ تو اور مل سکتا ہے وقت نہیں مل سکتا۔
☆ افسوس کہ ہم نے وقت کو گھڑیوں کے ہاتھوں دے دیا ہے۔
☆ اپنے خوابوں کو سچ ثابت کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے اپنی آنکھیں کھول لیں۔
☆ کچھ لوگ عظیم پیدا ہوتے ہیں، کچھ عظمت حاصل کرلیتے ہیں اور کچھ پر عظمت ٹھونس دی جاتی ہے۔
☆ عورتوں کو نہ تو جھگڑنے کے لئے معقول وجہ کی ضرورت ہوتی ہے اور نہ ہی صلح کے لئے عورت کے ساتھ سب سے بڑی زیادتی یہ ہے کہ وہ ہزاروں مردوں جیسے کام کرکے پھر بھی اسے عورت ہی کہا جاتا ہے۔
☆ اکثر لڑکیاں فوجیوں سے شادی کرتی ہیں کیوں کہ وہ کھانا پکاسکتے ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ انہیں حکم لینے کی عادت ہوتی ہے۔

منتخب اشعار

ہمیشہ ہی نہیں رہتے سبھی چہرے نقابوں میں
سبھی کردار کھلتے ہیں کہانی ختم ہونے پر

☆

پھر کیوں ہے غریبوں کے مکانوں میں اندھیرا
یہ چاند اگر سارے زمانے کے لئے ہے

☆

اپنی تو وہ مثال ہے جیسے کوئی شجر
دنیا کو چھاؤں بخشے اور خود دھوپ میں جلے

☆

پاتے ہیں کچھ گلاب چٹانوں میں پرورش
آتی ہے پتھروں سے بھی خوشبو کبھی کبھی

☆

ہمدردیوں کی بھیک سی دینے لگیں گے لوگ
یوں اپنے جی کا حال نہ سب سے کہا کرو

☆

حیرت نہ کیجئے یہ اصول تضاد ہے
دھوکا وہیں پہ ہوگا جہاں اعتماد ہے

ہار جیت

☆ حضرت شیخ جنید بغدادیؒ کا فرمان ہے کہ دنیا کے ہر میدان میں ہار جیت ہوتی ہے لیکن اخلاق میں کبھی ہار اور تکبر میں کبھی جیت نہیں ہوتی۔

☆☆☆

قسط (۶)

مولانا حسن الہاشمی

رموزِ عملیات

اسم اعظم آیت الکرسی معظم ومکرم

شیخ المشائخ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے منقول ہے کہ آیت الکرسی اسم اعظم ہے۔ آیت الکرسی کے ذریعہ تسخیر خلائق کی دولت حاصل کی جاسکتی ہے۔ حاضرات کے اعمال میں بھی کامیابی سے سرفراز ہوسکتا ہے اور فتوحات بھی اس کے ذریعہ یقینی ہیں۔ آیت الکرسی کے ذریعہ انسانوں اور جنات کے شر سے عامل محفوظ رہ سکتا ہے اور عامل دستِ غیب سے بھی بہرہ ور ہوسکتا ہے۔ اکثر اکابرین نے آیت الکرسی کو بطور ہتھیار استعمال کیا اور ہزاروں قسم کی کامیابیاں ان کے قدموں میں سمٹ آئیں۔

خصوصی کامیابیاں حاصل کرنے کے لئے اور تصرفات کی دولت حاصل کرنے کے لئے آیت الکرسی مع اسماء باری تعالیٰ کو حرزِ جان بنالیں اور قدرت کے کرشمات اپنی آنکھوں سے ملاحظہ کریں۔

آیت الکرسی مع اسماءِ باری تعالیٰ

بِسْمِ اللّٰہِ الرحمن الرحیم اِعْتَصَمْتُ بِاللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الْقَائِمُ الدَّائِمُ لَا تَأْخُذُهٗ سِنَةٌ حَاضِرٌ نَاظِرٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ قَادِرٌ قَدِیْرٌ عَلٰی كُلِّ مَخْلُوْقَاتٍ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ كَرِیْمٌ رَحِیْمٌ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ لَا خِلَافَ وَلَا كِذْبَ جَبَّارٌ قَهَّارٌ غَفَّارٌ سَتَّارٌ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِنْ عِلْمِهٖ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ. اللّٰہ الرحمٰن الرحیم. حَافِظٌ حَفِیْظٌ رَقِیْبٌ وَكِیْلٌ نَاصِرٌ نَصِیْرٌ بِحَقِّ اَللّٰهُ الَّذِیْ ذَوَالُ الْمَلَائِكِ وَلَا فَنَاءِ الْحُكْمُ حُكْمٌ بَرْحَكِیْم بِحَقِّ نَبِیَّ اللّٰه الَّذِیْ اِسْمُهٗ اَحْمَدٌ حَامِدٌ مَحْمُوْدٌ فِی التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالزَّبُوْرِ وَالْفُرْقَانِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالصِّدِّیْقِ وَالْفَارُوْقِ وَذِی النُّوْرَیْنِ وَالْمُرْتَضٰی اَئِمَة رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰی اَجْمَعِیْنَ بِحَقِّ شَیْخ عَبْدُ الْقَادِر جِیْلَانِی سَخِّرْ لِیْ مِنْ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَمِنْ اَهْلِ الْاَرْضِیْنَ بِقُدْرَتِكَ یَاقَدِیْرُ الْقَادِرِیْنَ وَ بِحُكْمِكَ یَا اَحْكَمَ الْحٰكِمِیْنَ یَاقَدِیْرُ یَاحَكِیْمُ بِرَحْمَتِكَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

اسم اعظم آیت الکرسی سے دولت تسخیر اور دولتِ تصرفات حاصل کرنے کا طریقہ

بہ نیت زکوٰۃ چالیس دن تک درج ذیل طریقہ سے پڑھے اور پرہیز جمالی کا لحاظ رکھے اور زبان سے متعلق جتنے بھی گناہ ہیں ان کو چھوڑ دے۔ زکوٰۃ کی شروعات اگر نوچندی جمعرات سے کرے تو افضل ہے۔ ورنہ عروج ماہ میں کسی بھی جمعرات سے کرے۔ زکوٰۃ کی شروعات کرتے وقت چاند برج عقرب میں نہیں ہونا چاہئے۔

واضح رہے کہ اس زکوٰۃ سے پہلے یہ معمول بنالے کہ ہر فرض نماز کے بعد ایک بار آیت الکرسی سیدھے سادھے طریقہ سے پڑھ لیا کرے۔ نماز اداپڑھے یا قضا اس معمول کو جاری رکھے۔

زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ قبلہ رو ہوکر نماز عشاء کے بعد سو مرتبہ درود شریف پڑھے۔ پھر گیارہ مرتبہ سورہ فاتحہ، گیارہ بار سورۂ اخلاص اور چار چار مرتبہ اسم اعظم آیت الکرسی چاروں سمت رخ کرکے پڑھے۔ اول مغرب کی طرف رخ کرے، پھر مشرق کی طرف رخ کرے، پھر شمال کی طرف رخ کرے، پھر جنوب کی طرف رخ کرے اور اس کا ثواب سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو پہنچادے۔ اسم اعظم آیت

مرتبہ چاروں طرف سمت اگر کھڑے ہو کر پڑھے تو افضل ہے لیکن بیٹھ کر پڑھنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ اس کے بعد ۱۴۱ مرتبہ اسم اعظم آیت الکرسی پڑھے، آخر میں ۱۰۰ مرتبہ درود شریف پڑھے، اس عمل کو ۱۴ ردن تک جاری رکھے۔ انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد چالیس دن تک روزانہ اس عمل کو عشاء کے بعد گیارہ مرتبہ پڑھے۔ چاروں سمت حسب سابق چار چار مرتبہ پڑھے۔

اس کے بعد عشاء کے بعد روزانہ صرف ایک مرتبہ پڑھے اور چاروں سمت بھی ایک ایک مرتبہ ہی پڑھنے کا معمول رکھے۔ اول کثیر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھے، سورۂ فاتحہ، سورۂ اخلاص ہمیشہ گیارہ مرتبہ ہی پڑھے اور شیخ عبدالقادر جیلانی کو ایصال ثواب حسب معمول کرتا رہے۔

چند روز میں تسخیر شروع ہو جائے گی اور تصرفات کرنے کی صلاحیت اجاگر ہوگی اور فتوحات کے دروازے ہر طرف سے کھل جائیں گے، تنگ دستی بھی قریب نہیں پھٹکے گی۔ لوگوں میں مقبولیت ملے گی، انسان تو انسان جنگل کے وحشی جانور بھی دیکھیں گے تو عزت کریں گے اور فرشتوں کی نظروں میں بھی سرخرو رہے گا۔ اس عمل کے عامل کو چاہئے کہ اللہ کو ہمیشہ راضی برضا رکھنے کے لئے زبان کو ہمیشہ کنٹرول میں رکھے۔ جھوٹ، غیبت اور فضول باتوں سے ہمیشہ مجتنب رہے۔ انشاء اللہ عامل روحانیت کا بادشاہ بن جائے گا اور دولتیں موسلا دھار بارش کی طرح برستی رہیں گی۔ اگر بادشاہوں، حاکموں اور افسروں کو مسخر کرنا ہو تو اسم اعظم آیت الکرسی ۱۱ رمرتبہ پڑھے، اول و آخر درود شریف بھی ۱۱ رمرتبہ پڑھے اور درمیان میں چاروں سمت ایک ایک مرتبہ پڑھے۔ شیخ عبدالقادر جیلانی کو ایصال ثواب کر کے عمل شروع کرے جس کو مسخر کرنا ہے اس کا چہرہ نظروں میں رکھے۔ عمل ۳ رراتوں تک کرے، انشاء اللہ مطلوب ۳ ردن میں مسخر ہوگا اور پھر ہمیشہ مطیع و فرماں بردار رہے گا۔ اگر کسی مجلس میں جانے سے قبل اس عمل کو کر کے پانی پر دم کر کے اپنے چہرے پر وہ پانی مل لیں اور کسی عطر پر دم کر کے وہ عطر کپڑوں پر لگائیں تو تمام اہل مجلس ادب و تعظیم کرنے پر مجبور ہوں اور دشمنوں اور حاسدوں کی زبانیں بند رہیں۔

اگر بطور حصار اسم اعظم آیت الکرسی کو چار مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لے تو موکلات آیت الکرسی، جنات، بھوت پریت اور کل مخلوقات عامل کی حفاظت کرے گی اور اذیت دینے والی چیزوں سے ہر ممکن بچانے کی کوشش کریں گی اور لاکھوں اولیاء کرام اس اسم اعظم آیت الکرسی کے ذریعہ دنیا پر تصرف کیا ہے۔

اسم اعظم آیت الکرسی کی تعریف میں ہم نے جو کچھ لکھا ہے یہ برائے نام ہے ورنہ اس کے فوائد اور منافع اتنے زیادہ ہیں کہ ان کو بیان کرنا ممکن ہی نہیں ہے، بس یوں سمجھئے کہ اگر اس عمل کو حسب قاعدہ کر لیا جائے تو پھر کسی حاجت اور کسی ضرورت کے لئے کسی عمل کی چاہت نہیں رہتی۔ صرف اس ایک عمل سے عامل اس کائنات کو اپنی مٹھی میں بند کر سکتا ہے۔ خود بھی فائدہ اٹھا سکتا ہے اور ساری دنیا کو فائدہ پہنچا سکتا ہے۔

اگر عامل سوتے وقت (زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد) صرف ایک بار پڑھ کر ۳ ربار تالی بجادے تو جہاں تک اس کی تالی کی آواز جائے گی وہاں تک کوئی چور، ڈاکو، کوئی ظالم افسر، کوئی جن جادو نہیں آسکے گا اور اگر کوئی حد پار کرنے کی کوشش کرے گا تو اندھا ہو جائے گا یا بھسم ہو جائے گا۔

زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد پھر چالیس دن کی ادائیگی کے بعد جس کا ذکر ہم اوپر کر چکے ہیں روزانہ کا معمول اس طرح رہے گا۔

۱۱ رمرتبہ درود شریف پڑھیں۔ ۱۱ رمرتبہ سورۂ فاتحہ اور گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھیں، چاروں سمت ایک ایک مرتبہ اسم اعظم آیت الکرسی پڑھیں اور شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو بالواسطہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایصال ثواب کریں۔ اس کے اسم اعظم آیت الکرسی صرف ایک بار پڑھیں اور آخر میں ۱۱ رمرتبہ درود شریف پڑھیں۔

نتیجہ: حیرتناک نتائج برآمد ہوں گے اور عزت و دولت کے ڈھیر لگ جائیں گے اور زندگی بادشاہوں کی طرح گذرے گی۔ لیکن زندگی میں کبھی یہ محسوس نہ کریں کہ بھی اُس خدا کو نہ بھولیں جس کی توجہ اور جس کے فضل کے بغیر اس دنیا میں کسی کو کچھ ملا ہے نہ ملے گا۔ ہر لمحہ اور ہر پل اس کا شکر ادا کرتے رہیں اور اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے خطاؤں اور گناہوں سے کنارہ کش رہیں اور اس کی رضا کے لئے اس کی کل مخلوقات سے محبت کو بھی اپنی زندگی میں لازم قرار دے لیں اور ہمیں بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

ایک رات میں موکل تابع کرنے کا عمل

عروج ماہ میں شب جمعہ کو ہزار مرتبہ درود شریف پڑھ کر سورہ اخلاص کو ۶۶ مرتبہ پڑھے، اس کے بعد اسم ذات الٰہی ''یااللہ'' کو پانچ ہزار چھ سو اکتالیس (۵۶۴۱) مرتبہ پڑھے۔ اس کے بعد ایک ہزار مرتبہ ''ماشاء اللہ'' کہے، پھر اخیر میں ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھے، پھر دوسری جگہ پر سو جائے۔ خواب میں موکل کا دیدار ہوگا، وہ اپنا نام بتائے گا اور اطاعت کا وعدہ کرے گا اور جب بھی اس کو دیکھنا ہو تو اسی عمل کو شب جمعہ میں کرلے، انشاء اللہ وہ پھر حاضر ہوگا اور حکم کی تعمیل کرے گا۔ واضح رہے کہ چار بار وہ خواب میں آئے گا اور عامل شرائط کا پابند رہا تو وہ حقیقت میں حاضر ہوگا اور عامل کے حکم کی تعمیل کرے گا۔ موکل کی شرائط یہ ہوں گی، پنج وقت نماز کی پابندی، تمام کبیرہ گناہوں سے احتراز، کسی کو نقصان پہنچانے والے افعال واعمال سے کلی طور پر اجتناب۔

عملِ فتوحات

چاند کی پہلی تاریخ کو بہ نیت زکوٰۃ اسم ''یامنعم'' کو ۴۴۰۰ مرتبہ پڑھے، اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے، انشاء اللہ ۱۱ دن میں زکوٰۃ ادا ہوگی، اس کے بعد ہمیشہ اس اسم کو دوسو مرتبہ اول وآخر ایک مرتبہ درود شریف ہمیشہ پڑھتا رہے۔ ایک بزرگ کا فرمان ہے کہ میں ایک پہنچے ہوئے فقیر سے ملا جو جنگل میں ایک جھونپڑی میں قیام پذیر تھے اور عبادت وریاضت ان کا مشغلہ تھا۔ میں نے دیکھا انہیں کسی چیز کی ضرورت ہوئی تو انہوں نے اس اسم کا نقش بنا کر ایک درخت پر لٹکا دیا اور اس نقش کے نیچے اپنی حاجت لکھ دی تو کچھ وقت گذرنے کے بعد وہ چیز ان کے قدموں میں آگئی۔ اکثر صاحب طریقت حضرات اس اسم سے فتوحات کرلیا کرتے تھے۔ اکابرین نے فرمایا کہ دولت سمیٹنے کے لئے اور فتوحات غیب حاصل کرنے کے لئے اس اسم میں جو تاثیر ہے وہ ناقابل بیان ہے۔ اسم ''یامنعم'' کا نقش یہ ہے۔ کونوں میں نقش کی چال دی گئی ہے۔

۱۵ / ۴۲	۸ / ۳۵	۱ / ۲۸	۲۴ / ۵۱	۱۷ / ۴۴
۱۶ / ۴۳	۱۴ / ۴۱	۷ / ۳۴	۵ / ۳۲	۲۳ / ۵۰
۲۲ / ۴۹	۲۰ / ۴۷	۱۳ / ۴۰	۶ / ۳۳	۴ / ۳۱
۳ / ۳۰	۲۱ / ۴۸	۱۹ / ۴۶	۱۲ / ۳۹	۱۰ / ۳۷
۹ / ۳۶	۲ / ۲۹	۲۵ / ۵۲	۱۸ / ۴۵	۱۱ / ۳۸

اس نقش سے فائدہ اٹھانے کے لئے اس نقش کو روزانہ ۶۵ مرتبہ لکھ کر ۶۵ دن تک آٹے میں گولیاں تیار کرکے پانی میں ڈالیں۔ ہر پانچویں دن گولیاں پانی میں ڈالتے رہیں، پھر اس نقش کی تاثیر حیرتناک طور پر ظاہر ہوگی۔

برائے عداوت وبرائے اخراج دشمنی از مکان

قمری مہینے کے آخری سنیچر کو پہلی ساعت میں اگر مہینہ منقلب ہو تو بہتر ہے۔ یہ نقش مخمس لکھیں اور چاروں طرف آیت شریفہ بھی لکھ دیں، اس کے بعد ان خانوں کو کاٹ کر ان میں ایک کالی مرچ رکھ کر کاغذ کو لپیٹ لیں۔ مرچ رکھنے سے پہلے ایک مرتبہ دعاء برہتیہ پڑھ کر نقش پر دم کردیں۔ کاغذ کے ۲۵ ٹکڑوں کو کسی کالے کپڑے میں لپیٹ کر دشمن کے آستانے پر یا کسی پرانی قبر میں دبادیں۔ انشاء اللہ سات دن میں کامیابی ملے گی۔ دونوں کے درمیان نااتفاقی ہوگی اور دشمن مکان خالی کردے گا۔ اپنا مقصد تعویذ کے نیچے لکھ دیں۔

نقش یہ ہے۔

و القينا بينهم العداوة والبغضاء

و القينا بينهم العداوة و البغضاء

۶۲	۸	۵	۶۱	۷
۵۹	۱۴	۱۵	۱۰	۶
۱	۹	۱۳	۱۷	۶۴
۲	۱۶	۱۱	۱۲	۶۳
۵۸	۵۷	۶۰	۴	۳

الی یوم القیامة

الی یوم القیامة

البغض فلان ابن فلان علی البغض فلان ابن فلان

اخرج عن البیت فلان ابن فلان فی حق فلان ابن فلان

الوحا العجل الساعة

اگر دولوگوں کے درمیان عداوت کرانی ہوتو پہلی سطر لکھیں۔فلاں ابن فلاں کی جگہ ان کے نام مع والدہ لکھیں۔اگر کسی سے مکان خالی کرانا ہوتو دوسری سطر لکھیں اور فلاں ابن فلاں کی جگہ دونوں کے نام لکھیں۔ نقش کے خانے بڑے رکھیں تا کہ کالی مرچ رکھ کر ہر خانہ کی پڑیا بنانا ممکن ہو، ہر مرچ کر پر مذکورہ آیت ایک مرتبہ پڑھ کر دم کردیں، انشاءاللہ یہ عمل تیر بہدف ثابت ہوگا۔

نظام باطنی

ایک ایسا نظام ہے کہ جس کو بحکم خداوندی مردانِ حق باطنی چلاتے ہیں اور ظاہری نظام باطنی نظام کی وجہ سے وجود میں آتا ہے اور احوال وجود پذیر ہوتے ہیں۔اس نظام کو تفصیل سے بیان کرنے کے لئے کافی اوراق سیاہ کرنے پڑیں گے، چند سطروں میں اس کو بیان کرنا ممکن نہیں ہے۔ہم بغرض فلاح خلق اہم اشارات کرتے ہیں اس یقین کے ساتھ کہ عقل مند کے لئے اشارہ بھی کافی ہوتا ہے۔

دیوانِ مقبول بارگاہِ الٰہی

معلوم ہونا چاہئے کہ حق تعالیٰ شانہ نے ظاہری نظام کائنات چلانے کے لئے جو باطنی نظام قائم ہے اس کو ۳۶۰ مردانِ حق چلاتے ہیں۔یہ مقدس ہستیاں روزانہ کسی خفیہ مقام پر جمع ہوکر ایک باطنی دیوان لگاتے ہیں، ان رجال الغیب میں ایک غوث الوقت ہوتا ہے جو تمام دنیا پر باذن اللہ اثر انداز ہوتا ہے۔اس کے ماتحت سات اوتار ہوتے ہیں، چالیس ابدال ہوتے ہیں، ستر نجیب ہوتے ہیں اور ۲۴۲ نقیب ہوتے ہیں۔اس طرح رجال غیب کی تعداد ۳۶۰ بنتی ہے۔

غوث عدالت جماتا ہے اور نقیب بطور وکیل تمام کائنات کی رپورٹیں غوث کے سامنے پیش کرتا ہے۔اگر کبھی غوث حاضر نہ ہوتو یہ ذمہ داری قطب [illegible] ہے اور ابدال بطورِ وکیل اپنی اپنی رپورٹیں پیش کرتے ہیں۔

واضح رہے کہ شروع میں ملائکہ بطور رجال الغیب مقرر تھے، نبی آخرالزماں رحمۃ للعالمین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ورسالت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور خاص امتی بتدریج ملائکہ رجال الغیب کی جگہ مقرر کئے جاتے رہے اور ملائکہ اپنی اپنی حالت پر واپس جاتے رہے حتیٰ کہ تمام رجال الغیب آپ کی امت میں سے مقرر کردیئے گئے۔یہ رتبہ ان حضرات کو عطا ہوا جو اپنی زندگی ولایت اور برگزیدگی سے بہرہ ور رہے

اور کبھی بھول کر بھی اللہ کی نافرمانی کے مرتکب نہیں ہوئے۔ اب بھی حضرات قیامت تک باذن اللہ رجال الغیب کے فرائض انجام دیتے رہیں گے۔

لیکن ابھی تک اس دیوان خاص میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں مگر وہ پچھلی صفوں میں ہوتے ہیں، یہ وہ فرشتے ہوتے ہیں جو دنیا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی باطنی خدمت پر مامور تھے اور چوں کہ ہنوز ذات محمدی کا نور دیوان خاص میں پھیلا ہوا ہوتا ہے، لہٰذا ذات محمدی کی حفاظت کرنے والے فرشتے بھی دیوان میں موجود رہتے ہیں اور جب کسی خاص وقت میں اللہ کی مرضی خاص سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس دیوان میں تشریف لاتے ہیں تو آپ کے ساتھ ناقابل برداشت انوار ہوتے ہیں تو یہ فرشتے بڑی تیزی کے ساتھ انوارِ محمدی میں خود کو سمیٹ لیتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے بعد فرشتے اپنی اپنی نشست گاہ پر چلے جاتے ہیں۔

جنات میں سے بھی بعض کاملین حاضر ہوتے ہیں اور ان کی نشست گاہیں دیوان کے آخر میں ہوتی ہیں۔ ان کی ایک صف بھی پوری نہیں ہوتی۔ جنات وملائکہ کو دیوان میں روحانیوں کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

ملائکہ اور جنات کی حاضری کا فائدہ یہ ہے کہ اولیاء کا تصرف تمام امور پر ہوتا ہے خواہ وہ ان کے بس میں ہوں یا بس سے باہر۔ لہٰذا جو امور ان کی قدرت سے باہر ہوں ان امور میں وہ ملائکہ اور جنات سے مدد لیتے ہیں۔ نیز یہ بھی کہ ہر علاقہ میں اولیاء کی مدد کے لئے ملائکہ اور جنات کی ایک جماعت موجود رہتی ہے، ان کی تعداد ستر اور کبھی کچھ کم اور کچھ زیادہ ہوتی ہے۔ یہ انسانی شکل میں بھی ظاہر ہوتے ہیں اور کبھی بچوں اور فقیروں کی صورت میں بھی ان کا ظہور ہوتا ہے۔ عام طور پر لوگ ان کو نہیں پہچان پاتے لیکن اللہ کے نیک بندے ان کی شناخت کر لیتے ہیں اور بروقت ان سے استفادہ بھی کر لیتے ہیں۔ نیز گذشتگان میں سے بعض کاملین بھی دیوان خاص میں تشریف لاتے ہیں مثلاً حضرت خضر اور حضرت الیاس علیہما السلام وغیرہ اہل دیوان سریانی زبان میں گفتگو فرماتے ہیں کیوں کہ یہ زبان سب سے الگ تھلگ زبان ہے اور اس زبان کا کمال یہ ہے کہ کم لفظوں میں زیادہ میٹر اپنے اندر سمیٹ لیتی ہے۔ دیوانِ خاص ملائکہ اور جنات میں موجود رہتے ہیں اور ان کی زبان سریانی ہی ہوتی ہے لیکن نبی آخر الزماں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے وقت عربی زبان میں گفتگو ہوتی ہے۔

غوث کی عدم موجودگی اور بعض اوقات موجودگی میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے ہیں، آپ کے ساتھ چاروں خلفاء راشدین بھی ہوتے ہیں اور کبھی کبھی خاندانِ حضرت فاطمہ زہراؓ بھی ہوتی ہیں۔ سال میں ایک آدھ بار یہ محفل غار حرا میں بھی منعقد ہوتی ہے لیکن کبھی حج کے موقع پر بھی شب قدر میں غارِ حرا میں ایک محفل جمتی ہے جس میں رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم بھی جلوہ گر ہوتے ہیں اور ان کی موجودگی میں تمام انبیاء، ازواج مطہرات بنات رسول، اکابرین صحابہ، شیخ عبد القادر جیلانی اور خاص خاص اولیاء کرام بھی حاضر باش ہوتے ہیں، ان کے ساتھ مقرب ملائکہ اور جنات بھی تشریف لاتے ہیں۔ مجذوب ہمن کا دیوان میں کوئی دخل نہیں ہوتا اور نہ ہی ان کے اختیار میں کوئی تصرف ہوتا ہے۔ اگر ان کے ہاتھ میں تصرف آجائے گا تو یہ دنیا تباہ وبرباد ہو جائے گی، البتہ خروج دجال کے وقت ان کو تصرف سونپ دیا جائے گا اس وقت دیوان کا؟؟؟؟ بھی ان ہی میں سے ہوگا کیوں کہ ان میں عقل ہوتی نہ شعور اس لئے کائنات میں خلل پیدا کرنے کے لئے ان کو تصرف دیدیا جائے گا، اس کے بعد ہی دجال ظاہر ہوگا۔

اولیاء اللہ کا تصرف

تصرف کی وضاحت کے لئے ان کے علم کی وضاحت لازمی ہے۔ ولایت علم کے بغیر ممکن نہیں۔ اگر علم حاصل نہ کیا ہو تو اولیاء کو علم لدنی کی دولت حاصل ہوتی ہے اس پر اللہ کے حکم سے ان پر حالات منکشف ہوتے ہیں اور ان پر کشف الہام کی بارشیں برستی ہیں۔

اولیاء کی شان میں قرآن کی بہت سی آیات اور احادیث مروی ہیں، مثلاً: اَلاَ اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لاَ خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلاَ ھُمْ یَحْزَنُوْنَ.

اولیاء کرام چوں کہ ذاتِ خداوندی کا مظہر ہوتے ہیں ان کے سپرد بھی کائنات کر دی جاتی ہے، ان کو نسبت خصوصی عطا کی جاتی ہے، اس کو نسبت مجازیہ کہتے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ اور حضرت خضرؑ کا واقعہ قرآن حکیم میں بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔ حضرت خضر علیہ السلام کے بارے میں اختلاف ہے کہ وہ نبی ہیں یا نہیں؟ مگر صحیح بات یہ ہے کہ وہ ولی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو جو فرائض سونپے تھے انہوں نے

کی ذمہ داری کے ساتھ ادا کیا ہے جس کی ایک جھلک حضرت موسیٰ کے واقعہ میں عیاں ہے۔

نسبت تجازی کے بارے میں بہت سی مثالیں ہیں جیسا کہ حضرت موسیٰ کا دریائے نیل پار کرنا۔آصف برخیا کا تخت بلقیس لانا، فاروق اعظمؓ کا دریائے نیل جاری کرنا، حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا درہ خیبر فتح کرنا وغیرہ۔

مندرجہ بالا مثالوں سے یہ عیاں وبیاں ہوا کہ حق تعالیٰ نے جب حضرت آدم علیہ السلام کو تخلیق کیا تو انہیں اپنا نائب اور خلیفہ کا نام دیا، بس یہ آدم کی اولاد جو صاحب تقویٰ ہے جو انسانیت اور آدمیت سے بہرہ ور ہے اور جو اللہ کے مزاج کو کسی قدر سمجھتی ہے اسی کے ہاتھ میں اس کائنات کا اہتمام ہے۔ یہ باذن اللہ اہتمام باطن میں دخل اندازی کا حق رکھتی ہے اور اللہ جن کو ہدایت دے وہی اولیاء کی شان سمجھ سکتے ہیں لیکن جو لوگ اولیاء کو نہیں جانتے ان کی شان کو نہیں سمجھتے ان کو کوئی نصیحت کرے نہ کرے برابر ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ.

اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگادی ہے ان کے کانوں پر مہر ان کی آنکھوں پر بھی مہر لگادی ہے اور ان کے لئے ہی بہت بڑا عذاب تیار ہے۔

اس پوری تفصیل کو یہاں بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ نظام ظاہری نظام باطنی کا پابند ہے۔ عاملین کو چاہئے کہ وہ نظام ظاہری پر اثر انداز ہونے کے لئے اپنے اللہ سے اپنے یقین کو مضبوط کریں اور فرشتوں پر اور نبیوں پر دل کی گہرائی سے ایمان لائیں اور ہر اس بات کو حق سمجھیں جس کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے اور یہ بھی یقین رکھیں کہ اللہ نے اس کائنات کو چلانے کے لئے مردانِ حق فرشتوں، جنوں اور ولیوں کی صورت میں پیدا کئے ہیں جو نظر آئیں یا نہ آئیں وہ اللہ کے حکم سے اپنی اپنی ڈیوٹی ادا کررہے ہیں۔ آج کے دور کی مشکل یہ ہے کہ عاملین کو کچھ بھی پتہ نہیں ہے وہ بغیر کچھ جانے بوجھے روحانی عملیات کے میدان میں دندنا رہے ہیں اور انکل پچو سے کام کررہے ہیں۔ انہیں یہ تک معلوم نہیں کہ ظاہری اور باطنی نظام کی حقیقت کیا ہے اور حالات میں اور موسموں میں تبدیلیاں کس طرح اور کس کے حکم سے اور کن اسباب اور کن تصرفات کے تحت آتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر عاملین سچ مچ کے عاملین بن جائیں اور وہ اپنے یقین کو اللہ سے مضبوط کرلیں تو وہ اس کائنات میں تصرف کرنے کے اہل ہوسکتے ہیں اور اس شعر کا مصداق بن سکتے ہیں

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے ☆ خدا بندے سے پوچھے کہ بتا تیری رضا کیا ہے؟

حصولِ عزت وبزرگی کے لئے

اگر کوئی یہ چاہے کہ جو بھی اسے دیکھے وہ محبت کرے اور وہ جہاں بھی جائے لوگ اس کا احترام کریں اور اس کی عزت کرنے پر مجبور ہوں اور اس کے چہرے میں ایسی کشش پیدا ہوجائے کہ دیکھنے والے اس کی طرف کھنچے لگیں اور بے اختیار اس کی طرف راغب ہونے لگیں، عجیب وغریب عمل ہے اور اس کے نتائج حیرت انگیز طور پر ظاہر ہوتے ہیں۔

طریقہ عمل یہ ہے کہ فجر کی نماز کے بعد لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ۱۰ رمرتبہ پڑھے، ظہر کی نماز کے بعد ۲۰ رمرتبہ پڑھے، عصر کی نماز کے بعد ۳۰ رمرتبہ پڑھے، مغرب کی نماز کے بعد ۴۰ رمرتبہ اور عشاء کی نماز کے بعد ۵۰ رمرتبہ پڑھے اور پھر وتر پڑھ کر ۶۰ رمرتبہ پڑھ لے۔ اول وآخر ۱۱ رمرتبہ درود شریف پڑھتا ہے۔ اس عمل کو ایک سو بیس دن تک جاری رکھے، اس کے بعد ہر نماز کے بعد ۳ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھے، انشاء اللہ عزت وآبرو میں زبردست اضافہ ہوگا۔ چہرہ منور ہوجائے گا اور باطن بھی نور الٰہی سے چمک اٹھے گا۔

عمل شجر زر

یہ وہ عمل ہے کہ جس میں کامیابی کے بعد سونے کے پھل عطا ہوتے ہیں۔ اس قدر دولت غیب سے ملتی ہے کہ جس کا اندازہ بھی نہیں کیا جاسکتا۔ یہ عمل حضرت غوث گوالیاریؒ سے منسوب ہے جو انہیں ایک موکل سے عطا ہوا تھا۔ اس کے بعد یہ عمل حضرت شیخ پیر محمد سلاتیؒ کے استعمال میں آیا اس کے بعد بعض عاملین نے اس سے استفادہ کیا اور خوب دولت اپنے دامن میں سمیٹی۔ اس کے بعد بوجہ بخل اس عمل کو مخفی رکھا گیا لیکن بعض عاملین نے یہ

بھی فرمایا تھا کہ اس عمل کو مخفی رکھا گیا لیکن بعض عاملین نے یہ بھی فرمایا تھا کہ اس عمل کو اس لئے مخفی رکھا گیا کہ زیادہ تر اہل دنیا دولت کو غلط کاموں میں استعمال کرتے ہیں اور لایعنی ضرورتوں میں خرچ کرتے ہیں، اس لئے انہوں نے یہی مناسب سمجھا کہ لوگوں سے چھپایا جائے۔ خاکسار اپنے مسلمان بھائیوں کے لئے اس عمل کو ظاہر کیا، اس کی ضرورت پڑے گی اور وہ اس عمل کے ذریعہ اپنی اور اپنے دیگر بھائیوں کی ضرورتیں پوری کرسکیں گے۔ عمل وقت طلب ہے لیکن اتنا بھی نہیں کہ جسے ناممکن کہا جاسکے۔ طریقہ یہ ہے کہ ایک تانبے کا چراغ کسی نیک ساعت میں تیار کرائے، اسکے بعد کسی نیک ساعت میں چار نقش کسی قدر موٹے کاغذ پر خود تیار کرے اور ان چاروں نقش کی چار بتیاں نئی روئی میں تیار کرکے اس چراغ میں روشن کرے۔ چاروں بتیوں کو ایک ساتھ جلائے، چراغ میں زیتون کا تیل، تھوڑا سا اصلی گھی اور تھوڑا سا شہد بھی ڈال دے۔ بتیاں جلتے وقت یہ عزیمت ایک ہزار ایک سو چورانوے (۱۱۹۴) مرتبہ پڑھے۔ اس پورے عمل کو چالیس راتوں تک جاری رکھے۔

عزیمت یہ ہے: **اجب یا مقصدیہ بحق یا غنی ُیا قیومُ یاصمدُ یادائمُ.**

چالیس راتیں گذرنے کے بعد اس نقش کو نوچندی جمعرات یا نوچندی اتوار کو ساعت مشتری یا ساعت شمس میں اسی تانبے کے چراغ میں خود کندہ کرے یا کسی سے کندہ کرالے۔ نقش کندہ کرانے سے پہلے چراغ پر رانگ یا چاندی کی پالش کرالے۔ اگر خود کندہ نہ کرے تو کسی مسلمان سونار سے یہ کام کرائے۔ اس کے بعد حسب سابق اسی نقش کو اس چراغ میں روشن کرنے کے لئے ۱۲ عدد تیار کرے اور چار چار نقش تین راتوں تک روشن کرے، یہ نقش چاند کی ۱۹، ۲۰، ۲۱ تاریخوں میں عشاء کے بعد روشن کرے اور جب تک روزانہ یہ نقش جلتے رہیں تو لاتعداد مرتبہ یہ عزیمت پڑھتا رہے۔ **یاکلکائیل یاجیوش بحق یا علووائیل اجیبو دعائی یا عزیز یا ملک.**

جب بتیاں پوری طرح جل جائیں گی ایک موکل حاضر ہوگا اور پوچھے گا کہ کیا چاہتے ہو؟ اس وقت عامل کہے کہ مجھے دولت چاہئے اپنے خرچ کرنے کے لئے اور اپنے ضرورت مند بھائیوں پر خرچ کرنے کے لئے موکل وعدہ کرے گا کہ میں تجھ پر دولت باذن اللہ برساتا رہوں گا اور اس قدر مال تجھے باذن اللہ دوں گا کہ یہ تو خرچ کرتے کرتے تھک جائے گا لیکن تو اپنے اللہ کو راضی رکھنا اور کبیرہ گناہوں سے اپنی حفاظت کرنا، اس کے بعد عامل کو ضرورت کے مطابق ملتا رہے گا۔ اس کی تجوری میں یا الماری میں خود بخود آتا رہے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یا غنی اجب یا مقصدائیل بحق یاغنی یا قیوم یاصمد یاقائم

۳۰۱	۲۹۸	۲۹۱	۳۰۴
۲۹۲	۳۰۳	۳۰۲	۲۹۷
۳۰۶	۲۹۳	۲۹۶	۲۹۹
۲۹۵	۳۰۰	۳۰۵	۲۹۴

یا غنی اجب یا مقصدائیل بحق یاغنی یا قیوم یاصمد یاقائم

یا غنی اجب یا مقصدائیل بحق یاغنی یا قیوم یاصمد یاقائم

یا غنی اجب یا مقصدائیل بحق یاغنی یا قیوم یاصمد یاقائم

اس نقش کی چال یہ ہے۔

۱۱	۸	۱	۱۴
۲	۱۳	۱۲	۷
۱۶	۳	۶	۹
۵	۱۰	۱۵	۴

☆☆☆

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

روحانی ڈاک

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

یا ودود کی زکوٰۃ

سوال از: عبدالرحمٰن ________ حیدرآباد

عرضیکہ میں کئی خطوط روانہ کرچکا ہوں، لیکن ایک بھی خط کا جواب نہیں آیا۔ میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ مجھے یاودود کی زکوٰۃ کس طرح سے نکالنا ہے اور کتنے دنوں تک، رہنمائی فرمائیں، تاکہ میرے ساتھ ساتھ اور بھی لوگوں کو معلوم ہوجائے۔

حضرت میری اہلیہ عشرت عارض جن کی طبیعت کئی سالوں سے خراب تھی، دوا اور دعا دونوں جاری تھی۔ نومبر بروز جمعرات کو انتقال ہوگیا، ایک لڑکی سات سال کی ہے، دعا فرمایئے، عین نوازش ہوگی، اللہ تعالیٰ میری اہلیہ عشرت عارفین کی مغفرت فرمائے آمین۔

جواب

اہلیہ کی وفات کے بارے میں سن کر افسوس ہوا۔ دعا کرتا ہوں کہ رب العالمین ان کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اور آپ کو اور آپ کے بچوں کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔ بیوی کے گزر جانے کے بعد گھر بکھر جاتا ہے اور بچوں کو بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، آپ سے گزارش ہے کہ آپ اپنے بچوں کو کمپنی دیتے رہیں اور ان کی پرورش کے ساتھ ساتھ ان کی تعلیم وتربیت کا خیال رکھیں اور انہیں اچھا مسلمان اور اچھا انسان بنانے کی جدوجہد جاری رکھیں۔ اپنے کام کاج میں اتنے مصروف نہ ہو جائیں کہ اپنی ان ذمہ داریوں کو بھول جائیں اور دنیا و آخرت کے عظیم خسارے کے حق دار بن جائیں۔ ہمیں آپ سے اچھی امیدیں ہیں اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ آپ اپنی ذمہ داریوں سے انحراف نہیں کریں گے اور اس حدیث کو پیش نظر رکھ کر زندگی گزاریں گے۔

کُلُّکُمْ رَاعٍ وَ کُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ۔ تم سب راعی ہو اور تم سب سے تمہاری اپنی رعیت کے بارے میں پوچھ تاچھ ہوگی۔

اس لئے کسی بھی شخص کو اپنی اولاد کی تعلیم وتربیت کے سلسلے میں نہ غافل رہنا چاہئے نہ بے پرواہ۔ "یا ودود" کو روزانہ صرف پانچ سو مرتبہ عشاء کے بعد ۴۰ دن تک پڑھیں۔ یہ زکوٰۃ اصغر الصغائر ہوگی۔ اس کے بعد "یاودود" کو روزانہ دس مرتبہ عشاء کے بعد ۴۰ دن تک پڑھیں۔ یہ زکوٰۃ اصغر ہوگی اور ۴۰ دن میں زکوٰۃ صغیر ادا ہوجائے گی۔

اس کے بعد یعنی تین چلوں کے "یاودود" روزانہ عشاء کے بعد ۸۰ مرتبہ پڑھیں، لگاتار چالیس راتوں تک، زکوٰۃ کبیر ادا ہوگی۔ اس کے بعد دوسرے چلے میں "یاودود" عشاء کے بعد روزانہ ۳۲۰ مرتبہ پڑھیں انشاء اللہ ۴۰ دن میں زکوٰۃ اکبر ادا ہوجائے گی۔ بعدہٗ تیسرے چلے میں روزانہ عشاء کے بعد "یاودود" بارہ سو اسی (۱۲۸۰) مرتبہ پڑھا کریں انشاء اللہ ۴۰ دن میں زکوٰۃ اکبر الکبائر ادا ہوجائے گی۔ گویا کہ شروع کے تین چلوں میں زکوٰۃ صغیر ادا ہوگی اور بعد کے تین چلوں میں اکبر الکبائر زکوٰۃ ادا ہوجائے گی، ہر زکوٰۃ کے شروع اور آخر تک ۱۱ مرتبہ درود شریف ضرور پڑھیں۔ تاکہ زکوٰۃ میں تاثیر اور نکھار پیدا ہو۔

"یاودود" کا عامل محبت کے عملیات میں ہمیشہ کامیابی سے ہمکنار رہے گا، بشرطیکہ اس نے مذکورہ انداز میں زکوٰۃ کی ذمہ داری نبھائی ہو۔ اس کے بعد اگر عامل کسی کو یہ نقش برائے محبت پہنے کے لئے دے گا تو اس

کا اثر فوراً ظاہر ہوگا اور مرض کے مطابق نتائج برآمد ہوں گے۔

نقش یہ ہے۔ چال آتشی

۷۸۶

۲	۴	۶	۸
۸	۶	۴	۲
۴	۲	۸	۶
۶	۸	۲	۴

اعتراف خدمت

سوال از: (ایضاً)

عرض ہے کہ نومبر اور دسمبر ۲۰۱۵ء کا رسالہ ایک ساتھ ملا، دل مسرت سے جھوم اٹھا کیوں کہ کافی انتظار کے بعد رسالہ ہاتھ میں آیا کہ تحریر جناب الیاس صاحب کا اسرار روحانی، فتح نامہ اور سورۂ اخلاص کے خاص قواعد اور آیت الکرسی، لوح فتح مندی مشکلات کا حل اور ہر تنگی سے نجات، یہ تمام کارگر انمول خزانہ جو کروڑوں روپے خرچ کرنے سے حاصل نہیں ہوسکتا میں جانتا ہوں، ہماری دنیا کا ہر وہ انسان جو پریشان ہوگا، وہ آپ کا دروازہ کھٹکھٹائے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ ہمارے سروں پر قائم رہے اور ہر انسان آپ سے فائدہ اٹھاتا رہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ طلسماتی دنیا کو پوری دنیا میں عام کردے، آمین۔

جواب

حق تعالیٰ کی بخشی ہوئی توفیق سے طلسماتی دنیا شروع کیا تھا اور ان ہی کی عطا کردہ صلاحیتوں سے طلسماتی دنیا ابھی تک جاری ہے اور جب تک وہ چاہیں گے جاری رہے گا اور یہ منحنی سا چراغ انشاء اللہ گمراہیوں اور جہالتوں کے بھیانک اندھیروں میں انتھک لڑائی لڑتا رہے گا۔ ہم پلٹ کر دیکھنے والوں میں سے نہیں اور ہم سچ بول کر شرمندہ ہوجانے والوں میں سے نہیں۔ طلسماتی دنیا محض ایک رسالہ نہیں بلکہ یہ اجالے بکھیرنے والا ایک چراغ بھی ہے اور یہ صرف ایک چراغ ہی نہیں یہ ایک تحریک بھی ہے۔ یہ دعوت دین کا ایک مشن بھی ہے، اس کو جاری کرنے سے پہلے ہم نے ببانگ دہل یہ کہہ دیا تھا۔

جان ہتھیلی پہ رکھ لی ہے
کہنی ہے اب سچی بات

آپ یقین کرلیں کہ طلسماتی دنیا جاری رکھتے ہوئے ہمیں بے شمار قسم کے مسائل اور لاتعداد قسم کی مشکلوں کا سامنا کرنا پڑا، بیگانے تو تھے ہی مخالف، اپنوں نے بھی پھبتیاں چھوڑنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ کانٹے غیروں نے بھی بچھائے اور پتھر اپنوں نے بھی اچھالے۔ کچھ دوستوں سے بھی دوریاں بڑھیں اور کچھ رشتے بھی پامال ہوئے اور کئی بار ہمیں یہ سوچنا بھی پڑا۔ جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے۔ لیکن مسلسل رحم و کرم کرنے والی اس ذات کے ہم شکرگزار ہیں کہ نامساعد حالات میں بھی جس نے ہمارے پیروں میں جنبش نہیں آنے دی اور کسی طاغوتِ وقت سے ڈر کر ہم نے اپنا قلم توڑنے کی غلطی نہیں کی۔ ہم اللہ کی عطا کردہ فطرت، ہمت، جرأت اور حق بیانی پر ہم مطمئن بھی تھے اور شاداں بھی اور ہم نے مخالفین کہ چہروں پر بکھری ہوئی سلوٹوں کو دیکھ کر کبھی اس روحانی سفر سے واپس ہونے کی غلطی نہیں کی۔ بلکہ کبھی کسی غلطی کا ارادہ بھی نہیں تھا۔ بقول شاعر ۔

اپنے بھی خفا مجھ سے ہیں بیگانے بھی ناخوش
میں زہر ہلاہل کو کبھی کہہ نہ سکا قند
کہتا ہوں وہی بات سمجھتا ہوں جسے حق
نہ ملائے مسجد ہوں نہ تہذیب کا فرزند

کس زبان سے اس کا شکر ادا کریں جس نے طلسماتی دنیا کو چہار دانگ عالم میں پھیلادیا اور امریکہ اور افریقہ کے جزیروں تک اس کی پھیلائی ہوئی روشنی بکھر گئی، اللہ نے روحانی عملیات کی بے جا اور شدید مخالفتوں کے باوجود اور وحشت و بربریت کے درختوں کی چلائی ہوئی شرمناک آندھیوں کے باوجود یہ ننھا سا چراغ ٹمٹماتا تو رہا لیکن جلتا رہا اور اپنی بساط کے مطابق اندھیروں میں اجالے بکھیرتا رہا۔ اللہ نے یہ بھی کرم کیا کہ ہزاروں شاگردوں نے بھی لمورچے سنبھال لئے اور خدمت خلق کا سلسلہ نہ صرف پورے ملک میں نہیں بلکہ پورے عالم میں پھیل گیا۔

آج ہم فخر سے یہ کہہ سکتے ہیں۔

ہم اکیلے ہی چلے تھے جانب منزل مگر
راہ رو ملتے رہے اور کارواں بنتا گیا

الحمدللہ آج شاگردوں کی ایک کھیپ تیار ہوگئی ہے اور ان کی روحانی خدمات سے اللہ کے لاکھوں بندے فیض اٹھا رہے ہیں۔ ہماری خواہش

ہے کہ طلسماتی دنیا کو ہر علاقے میں کام کرنے والے شاگردوں کا مکمل تعاون ہے اور ان کی خدمات پر مکمل روشنی ڈالیں اور لوگوں کو ان سے رجوع کرنے کی ترغیب دیں تاکہ اُجالوں کا سلسلہ مدھم نہ پڑنے پائے اور یہ تحریک آب وہوا کی طرح کائنات کے گوشے گوشے میں پھیل جائے اور جہالت کے اندھیروں کو سر چھپانے کی جگہ بھی نصیب نہ ہوسکے۔ آپ محسوس کررہے ہیں کہ طلسماتی دنیا میں ایسے ایسے قیمتی فارمولے چھاپے گئے ہیں کہ جن فارمولوں کو لاکھوں روپے خرچ کرکے بھی حاصل نہیں کیا جاسکتا تھا۔ اپنے قارئین کے لئے ہم نے ایسے فارمولے کئی بار لٹائے اور کئی باران پر ایسے روحانی فارمولوں کی دولت نچھاور کی گئی۔

دعا کیجئے کہ قارئین کے ذوق وشوق میں کوئی کمی نہ آنے پائے اور یہ قافلہ مخالفتوں اور مزاحمتوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنی آخری منزل کی طرف رواں دواں رہے۔ اس شمارے میں تعویذ گنڈوں کی مخالفت کا جائزہ لیا گیا ہے اور اس بات کی کوشش کی گئی ہے کہ حق کو دلائل کے ساتھ واضح کیا جائے تاکہ لوگ کسی بہکانے والے کے ساتھ بہکائے میں آکر قرآن حکیم کی اثر انگیزی کے خلاف تالیاں پیٹ کر گمراہ ہونے سے محفوظ رہیں۔

بھول چوک کی بات

سوال از: محمد یوسف اشاعتی۔

حضرت بندہ نے اس ماہ کی نوچندی جمعرات سے ریاضتوں کی ابتدا کردی ہے، یہ میرا پہلا چلّہ ہے جس میں سورہ یٰسین مبین در مبین صبح پڑھ رہا ہوں اور درود عام ۳۶۰ مرتبہ رات میں پڑھ رہا ہوں۔ لیکن ایک روز بچے کو مدرسہ سے لانے کے لئے جانا ہوا، صبح سورہ یٰسین پڑھ چکا تھا مگر رات میں آنے میں کافی دیر ہوگئی تھی اس لئے درود عام نہیں پڑھ پایا دوسرے روز صبح پڑھ لیا، کیا اس بنا پر عمل میں کوئی نقص تو نہیں آئے گا۔ یا پھر مجھے یہ عمل پھر سے شروع کرنا پڑے گا، برائے کرم رہنمائی فرمائیں۔

آئندہ ان شاء اللہ احتیاط کروں گا اور دوسری بات یہ ہے کہ آئندہ چلّے میں تسخیر جنات بعد نماز مغرب کے پڑھنا ہے مگر مغرب کے بعد مکتب ہوتا ہے تو کیا یہ عشاء کے بعد پڑھ سکتے ہیں اور جتنے بھی عمل مغرب کے بعد کے ہیں ان کو عشاء کے بعد یا کسی دوسرے وقت میں کر سکتے ہیں؟ برائے کرم رہنمائی فرمائیں بڑی نوازش وکرم ہوگا۔

حضرت کافی وقت سے رہبری کے لئے پریشان تھا مگر کوئی صحیح رہبر نہیں مل رہا تھا، اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور آپ کے علم وعمل میں اور عمر میں خوب خوب برکت عطا فرمائے آمین۔

حضرت آپ نے اندھیرے میں روشنی کا چراغ بن کر مجھے اپنی شاگردی میں قبول فرمایا اور عملیات کی سیدھی راہ دکھائی ورنہ پوری زندگی اندھیروں میں ٹھوکریں کھاتے رہتے اور منزل پھر بھی نہ ملتی۔ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ جیسا شفیق استاد عطا فرمایا اس پر اللہ کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے۔ بس دل سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ ہمارے سروں پر تادیر قائم رکھیں آمین۔ اور آپ کی ماتحتی میں تمام منازل عافیت کے ساتھ طے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ تمام ریاضتوں کو کامیابی سے ہمکنار فرمائے آمین۔ آپ کی دعاءِ نیم شبی کا طالب۔ حضرت خط کا جواب جلد از جلد عنایت فرمائیں۔

جواب

شاگردی والا کتابچہ جو شاگردوں کی تعلیم وتربیت کا کتابچہ ہے وہ بہت مختصر ہے اور اس میں جو ریاضتیں برائے طلبہ دی گئی ہیں وہ بہت آسان بھی ہیں اور ان کی ادائیگی میں وقت بھی کوئی خاص نہیں لگتا ہے لیکن روحانی عملیات کے شائقین اگر ان ریاضتوں کی ادائیگی میں بھی غفلت یا کوتاہی کا مظاہرہ کریں تو افسوس کی بات ہے اور اس میں کڑھن پیدا ہوتی ہے۔

تمام شاگردوں کے لئے ضروری ہے کہ اس کتابچے کے شروع میں بطور ہدایات جو کچھ لکھا گیا ہے اس کو کئی بار پڑھا کریں، صرف ایک بار پڑھنے سے اس کتابچے کے تمام اجزاء پر نظر نہیں جاتی، یوں بھی دنیا کی کوئی بھی کتاب صرف ایک بار پڑھنے سے سمجھ میں نہیں آتی، انسان کتنا بھی ذہین اور ہوشیار کیوں نہ ہو کسی بھی کتاب کی حقیقت سمجھنے کے لئے اور اس میں دیئے ہوئے تمام نکات کو اپنے دماغ میں اتارنے کے لئے اس کتاب کو بار بار پڑھنا چاہئے۔ اس کے بعد اس کے اسباق اور اس میں دی گئی ریاضتوں کی شروعات کرنی چاہئے، صرف سرسری نظروں سے کسی کتاب کو پڑھ کر اور عاجلانہ انداز میں اس کی ورق دانی کرکے میدان ریاضت میں کود پڑنا درست نہیں ہے۔

آپ نے درود عام کو نظر انداز کر کے اگلے درود کی زکوٰۃ شروع کردی ہے جو صحیح طریقے کے خلاف ہے، اب اس کی سزا یہ ہے کہ آپ پہلے درود عام کی زکوٰۃ ادا کریں، اس کے بعد والے درود شریف کی زکوٰۃ دوبارہ ادا کریں اور یہ بات آپ بھی یاد رکھیں اور دیگر تمام شاگردوں کو بھی ملحوظ رکھنی چاہئے کہ شاگردی والے کتابچے میں جو ریاضتیں دی گئی ہیں ان کی ادائیگی ترتیب وار ضروری ہے۔ اپنی مرضی سے ان ریاضتوں کو الٹ پھیر کرنا درست نہیں ہے اس سے کل ریاضتوں میں نقص پیدا ہوگا اور محنت ضائع ہوگی۔

تمام ریاضتوں کی ادائیگی میں کوشش اس بات کی کریں کہ ان کا کوئی وقت اور کوئی ایک جگہ متعین ہو۔ اگر کسی مجبوری کی وجہ سے جگہ بدل بھی جائے تو کوئی حرج نہیں لیکن وقت بار بار نہیں بدلنا چاہئے۔ روحانی عملیات ایک عظیم الشان دولت ہے۔ اس عظیم الشان دولت کو حاصل کرنے کے لئے کچھ تو محنت کرنی چاہئے اور کچھ تو ذمہ داری کا ثبوت دینا چاہئے۔ اگر طلبہ اس چھوٹے سے کتابچے میں دیئے گئے اعمال ہی کو صحیح طور سے انجام نہیں دے سکتے تو کیسے ممکن ہے کہ وہ روحانی عملیات کی وہ ذمہ داریاں جو خدمت خلق کے لئے ہوتی ہیں کیسے ادا کر پائیں گے، پھر تو وہی ہوگا کہ کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑہ، بھان متی نے کنبہ جوڑا۔

روحانی عملیات کے ساتھ بازاری عاملوں نے اور ان پڑھ عاملوں نے جو کھلواڑ کیا ہے اور اس کھلواڑ کے نتیجے میں اس علم کی جو درگت بنی ہے اور غیر معتبر چھچھورے قسم کے معترضین کو جو شہ ملی ہے وہ آپ پر بھی عیاں بیاں ہوگی اور آپ بھی جانتے ہیں کہ اس دنیا میں چھٹ بھیئے کس کس طرح تعویذوں کی مخالفت کرتے ہیں اور کس کس طرح روحانی عملیات کا مذاق اڑاتے ہوئے نابالغ بچوں کی طرح تالیاں پیٹتے ہو۔ ہم نے تو حتی الامکان اس بات کی کوشش کی ہے کہ روحانی عملیات کا علم ذمہ داری کے ساتھ حاصل کیا جائے اور پھر مکمل احتیاط اور ذمہ داری کے ساتھ اللہ کے بندوں کی خدمت کی جائے، سوچئے اگر اس علم کے حاصل کرنے ہی میں ذمہ داری کا مظاہرہ نہیں ہوگا تو پھر اس علم کی تقسیم ذمہ داری کے ساتھ کیسے ہو سکے گی؟

چلو خیر کوئی بات نہیں آپ اپنی غلطی کی اصلاح کرلیں اور خواہ آپ کو دوبارہ ریاضتیں شروع کرنی ہوں ان کو بالترتیب ادا کیجئے۔ اگر آپ ان کو ترتیب وار ادا کیا تو آپ انجام کار خود ہی یہ محسوس کریں گے کہ آہستہ آہستہ کامیابی کی طرف بڑھ رہے ہیں اور بتدریج آپ کے اندر روحانیت پیدا ہو رہی ہے۔

واضح رہے کہ شاگردی والے کتابچے میں تمام ریاضتوں سے نمٹنے کے بعد پھر نقوش کی زکوٰۃ کا باب ہے، طلبہ اس بارے میں غلطیاں کرتے ہیں اور ایک ساتھ ان نقوش کی زکوٰۃ ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ زکوٰۃ کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ روزانہ صرف ایک ہی نقش کی زکوٰۃ ادا کی جائے۔ بے شک اس میں وقت زیادہ لگے گا لیکن زکوٰۃ اس طرح مؤثر اور مضبوط ہوگی۔ ایک ساتھ کئی کئی نقوش کی زکوٰۃ دینے سے زکوٰۃ کمزور رہے گی اور پوری طرح مزہ نہیں آئے گا۔

ہم آپ کے لئے دعا کریں گے کہ وہ آپ کو احساس ذمہ داری کے ساتھ اس لائن میں قدم اٹھانے کی توفیق اور صلاحیت عطا کرے اور آپ ایک عظیم الشان خدمت کی ذمہ داریاں عمر بھر طریقے اور سلیقے سے نبھائیں۔ آپ نے ہماری تعریف جو کلمات بذریعہ قلم کاغذ بکھیرے ہیں ان کی ہم قدر کرتے ہیں اور اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں آپ کے حسن ظن کا اہل بنائے۔

عمل میں ناکامی کا شکوہ

سوال از: عبداللہ جی ـــــــ ٹمکور (کرناٹک)

حضرت میں بخیریت ہوں، امید ہے کہ آپ بھی بفضل ربی مع الخیر ہوں گے۔ حضرت آپ کی روحانی رہنمائی میں روحانی علم و عمل میں اضافہ ہو رہا ہے اور طلسماتی دنیا سے بھی برابر علم روحانی میں اضافہ ہو رہا ہے مگر یہ رسالہ برابر نہیں مل رہا ہے، وقت بے وقت موصول ہوتا ہے اور کسی مہینہ کا ملتا بھی نہیں ہے۔

استاذ محترم سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيمٍ کا عمل دو مرتبہ مع شرائط کے کر چکا ہوں مگر پہلی بار عمل فاسد ہو گیا، دوسری بار کامیابی کے قریب پہنچ کر ناکام ہوا ہوں۔ اب آپ کی رہنمائی اور نشاندہی پر عمل کر رہا تھا مجھے کامل یقین تھا ضرور کامیابی ملے گی اور کامیابی کے آثار بھی نظر آرہے تھے کیوں کہ خواب نظر آرہے تھے مگر افسوس کہ ایسا نہ ہوا۔

حضرت عمل کے آٹھ دس دن بعد خواب نظر آیا، خواب میں لال

رنگ میں ملبوس ایک پیکر جس کا سینہ سے اوپر کا حصہ نظر نہیں آرہا تھا۔ ایک تختہ دے کر ایک بڑے سے ہال میں جانے کے لئے کہہ رہا ہے اور یہ تاکید کر رہا ہے صرف تم کو جانے کی اجازت ہے دوسروں کو نہیں۔ بہر حال میں ہال کے اندر گیا، ہال کے اندر بہت سے بچے ہیں، مجھے محسوس ہو رہا ہے، سب لال رنگ کے لباس میں ہیں، سینہ کے اوپر کا حصہ نظر نہیں آرہا ہے اور ایک شخص جو سفید ازار میں ہے باقی بدن ننگا ہے، کوئی عمل سیکھ رہا ہے اور کوئی سفید لباس میں ملبوس سکھا رہا ہے۔ حضرت عمل کے بیس دن بعد بھی کوئی موکل نہیں آیا جیسا کہ عمل میں کہا گیا ہے کہ بیس دن کے بعد ایک موکل آئے گا، البتہ بیس دن سے پہلے پہلے دو خواب نظر آئے وہ یوں ہے۔ (۱) میں ندی میں مچھلی پکڑ رہا ہوں اور مجھے مچھلی مل بھی گئی ہے اور میں اسے ٹوکری میں رکھے ہوئے ہوں، کوئی پوچھنے والا پوچھ رہا ہے کیوں پکڑ رہے ہو۔ میں نے جواب دیا کھانے کے لئے پکڑ رہا ہوں، وہ بولا ٹھیک ہے۔ (۲) ایک آدمی نے مجھے خواب میں دودھ دینے والی گائے دی، میں نے کہا ارے بھائی روپے لے لو، اس نے کہا میں ''ان'' سے لے لوں گا اور یہ بول کر چلا گیا۔

حضرت عمل میں غلطی کہاں ہوئی ہے، نشاندہی فرمادیں میں آپ کا شکر گزار رہوں گا اور میں نے عمل شروع کرنے سے پہلے استخارہ کیا تھا اور یہ خواب دیکھا تھا اس کی تعبیر کیا ہے ایک خاتون نے ایک دودھ پیتے بچے کو جھولے میں کر کے دیدیا اور بولی اسے لے کر جاؤ۔

اور ایک ضروری دریافت طلب امر یہ ہے کہ عمل چاند کی پہلی تاریخ میں کرنا ہے۔ (۱) فجر کے بعد (۲) ظہر کے بعد اور (۳) عشاء کے بعد۔

اگر پہلی چاند کی تاریخ فجر اور ظہر کے بعد عمل کرتا ہوں تو یہ بلاشبہ چاند کی پہلی تاریخ کو شمار ہوگا لیکن جو عمل عشاء کے بعد کرتا ہوں اس کے بارے میں تردد اور شک میں ہوں، یہ عمل پہلی تاریخ کا ہوگا یا دوسری تاریخ کا کیوں کہ چاند کی پہلی تاریخ غروب آفتاب کے بعد ختم ہو رہی ہے۔ ذرا وضاحت سے طلسماتی دنیا میں جواب عنایت فرمائیں اور میری کامیابی کے لئے بھی خصوصی دعا فرمادیں، اللہ ہماری مدد فرمائے۔

جواب

کتابوں سے جو بھی عمل منقول ہیں وہ اپنی جگہ صدفی صد درست ہیں۔ اگر ان عملیات میں کسی بھی طرح کی ناکامی سامنے آتی ہے تو یقیناً اس میں اپنی ہی کوتاہی ہوتی ہے۔ عمل اپنی جگہ درست ہی ہوتا ہے اس لئے کبھی بھی یہ نہیں سوچنا چاہئے کہ بزرگوں نے عمل نقل کرنے میں کوئی کوتاہی برتی ہے۔ آپ اس عمل کو پھر دوہرائیں اور اپنی کارکردگی پر نظر ثانی کریں۔

واضح رہے کہ عمل ثابت یا ذوجسدین مہینوں میں شروع کرنا چاہئے۔ منفی مہینوں میں شروع کرنے کی غلطی نہ کریں، عمل کی شروعات نوچندی جمعرات سے کریں، بشرطیکہ چاند عقرب میں نہ ہو۔ اگر چاند عقرب میں ہو تو عروج ماہ کی کسی بھی جمعرات سے عمل شروع کریں اور عمل سے متعلق تمام قیود و شرائط کو ملحوظ رکھیں، وقت کی پابندی، جگہ کی پابندی کا خیال رکھیں۔ متعلقہ بخورات کو اہمیت دیں اور رجال الغیب کی سمتوں کو بھی ہرگز نظر انداز نہ کریں۔ اگر کسی بھی دن رجال الغیب آپ کے روبرو ہوں گے تو عمل کامیابی سے ہمکنار نہیں ہوگا اور رجعت کا بھی اندیشہ رہے گا۔ عمل کے دوران آپ نے جو خواب دیکھے ہیں ان سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ کامیابی کے بہت قریب پہنچ گئے تھے، پھر کسی وجہ سے آپ پوری طرح کامیاب نہیں ہوسکے۔

یہ بات بھی اپنے پلے سے باندھ لیں کہ جب بھی کسی عمل پر بیٹھیں تو دو نفل قضاء حاجت پڑھیں اور اللہ سے دعا کریں کہ وہ آپ کو عمل میں کامیابی سے ہمکنار کرے، کیوں کہ عمل کی تمام شرائط پوری کرنے کے بعد بھی عمل کی کامیابی میں آپ اللہ کے محتاج ہیں اور یہ بات طے شدہ ہے کہ اللہ کی مرضی کے بغیر کسی بھی عمل میں اور کسی بھی جدوجہد میں کامیابی ممکن نہیں ہے، مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ۔

اللہ سے دعا کریں اس کے سامنے اپنے دامن کو پھیلائیں اس سے بھیک مانگیں اور اس یقین کے ساتھ بھیک مانگیں کہ اگر انہوں نے بھیک نہیں دی اور آپ کا دامن مراد کو قبولیت کے پھولوں سے سرفراز نہیں کیا تو آپ کتنی بھی محنت کرلیں اور کتنا بھی شرطوں اور پابندیوں کا اہتمام کرلیں پھر بھی آپ ناکام رہیں گے کیوں کہ اللہ کی مرضی شامل حال نہیں ہے۔

نوچندی جمعرات اس جمعرات کو کہتے ہیں جو چاند کی ۳ تاریخ کو پڑے یا پھر چاند کی تین تاریخ کے بعد پڑے۔ جو جمعرات چاند کی پہلی یا دوسری تاریخ کو پڑتی ہے وہ نوچندی جمعرات نہیں ہوتی۔

یہ بات تو مسلم ہے کہ دن کی شروعات مغرب کے وقت سے

ہو جاتی ہے، بدھ کا دن گزرنے کے بعد جب وقت مغرب ہوگا سمجھئے جمعرات شروع ہوگئی۔ عیسوی حساب میں تاریخ رات کو ۱۲ بجے کے بعد بدل جاتی ہے اور دن بھی اسی وقت بدلتا ہے لیکن ہجری حساب میں دن چھپنے کے بعد تاریخ بدل جاتی ہے اور دن بھی بدل جاتا ہے۔ اس طرح نوچندی جمعرات چاند کی دوسری تاریخ میں اگر بدھ ہو تو مغرب کے وقت نوچندی جمعرات شروع ہو جائے گی اور اب عشاء کے بعد اگر عمل کی شروعات کریں تو یہ درست ہوگا۔

ایک بات یاد رکھیں کہ کسی بھی عمل میں کامیابی حاصل کرانے کے لئے عجلت اور جلد بازی کا مظاہرہ نہ کریں، اکثر لوگ جلد بازی کی وجہ سے ہی ناکام ہوتے ہیں۔ عمل میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے عمل کا ایک چارٹ مرتب کریں، پھر اس چارٹ پر کئی بار نظر ڈالیں، پھر صحیح وقت کا اور صحیح جگہ کا انتخاب کر کے عمل کی ابتدا کریں۔

چارٹ میں ان باتوں کو ملحوظ رکھیں۔

ثابت مہینے کا انتخاب، ثابت مہینے یہ ہیں۔ صفر، جمادی الاول، شعبان اور ذی قعدہ۔ ان مہینوں کی غیر مبارک تاریخیں یہ ہیں ۔۲، ۱۱، ۲۰، جمادی الاول۔ ۱۰، ۱۱، ۲۰۔ شعبان ۱۴، ۲۰، ۲۶۔ ذی قعدہ ۲، ۶، ۸۔

عمل کی شروعات نوچندی جمعرات سے کریں لیکن اس دن چاند برج عقرب میں نہیں ہونا چاہئے۔ رجال الغیب کا خیال رکھیں، دوران عمل کسی بھی دن رجال الغیب عامل کے روبرو نہیں ہونے چاہئیں۔ عمل سے پہلے حصار ضرور کریں، کوئی سا بھی حصار شروع کرتے وقت دائرہ بائیں طرف کو کھینچو اور اس دائرہ سے جب باہر آجائیں تو حصار کی عزیمت پڑھیں، دائرہ دائیں طرف کو کھینچیں، ورنہ انقلاب عمل کا شکار ہو جائیں گے۔ جس ستارے کی ساعت میں عمل شروع کریں اس کی بخورات روشن کریں پھر ہر ستارے کی بخورات کو اہمیت دیں تو عمل میں کامیابی کے امکانات روشن ہوں گے، مثلاً آپ کے مشتری کی ساعت میں عمل شروع کیا تو مشتری کی بخورات روشن کریں، ایک گھنٹے کے بعد جب ساعت بدل جائے گی تو دوسری ساعت جس ستارے کی ہوگی اس کی بخورات روشن کریں۔

ستاروں کی بخورات یہ ہیں۔

شمس۔ عطر، مشک، عطر صندل۔

عطارد۔ عطر مجموعہ۔

قمر۔ کیوڑہ، عطر سنترہ۔

مشتری۔ عطر گلاب۔

زہرہ۔ عطر چنبیلی، دارچینی۔

زحل۔ عطر گل، عطر خس۔

مریخ۔ تمام تیز خوشبوئیں۔

ان خوشبوؤں کو دوران عمل کپڑوں پر لگائیں اور یہ بخورات روشن کریں۔

شمس۔ عود، صندل سرخ، زعفران، گلنار، ہلدی، مشک۔

عطارد۔ مصطگی، لوبان، گوگل، چنبیلی کی جڑ، صندل سرخ، چھالا بادام۔

قمر۔ لوبان، کافور، صندل سفید، عود۔

مشتری۔ صندل سرخ، عود، عنبر، سمندر جھاگ۔

زہرہ۔ دارچینی، تیزپات، گلاب کی پتیاں، چنبیلی کے درخت کی لکڑی۔

زحل۔ سیاہ دانہ، (سیاہ مرچ) پپیتے کے بیج، جست، اجوائن۔

مریخ۔ دارچینی، رائی، سرخ مرچ، افیون، ریٹھے۔

عمل شروع کرنے کے اور عمل کے آخری دن تک اگر عامل کا لباس ایک ہی رہے تو بہتر ہے، لباس سفید رنگ کا ہی ہونا چاہئے اور عمل کے کمرے میں چلنے کے دوران کوئی بھی فرد کمرے میں داخل نہ ہو، گویا کہ عمل کرنے کے بعد کمرے کو مقفل کر دیا جائے، اس کمرے میں عامل کے ماسوا کسی کی آمد و رفت نہ ہو۔

کمرے کی تنہائی معتبر ہو، اس کمرے میں دوران عمل کسی کی آواز نہ آئے اور نہ کسی کے آنے جانے کے قدموں کی چاپ سنائی دے۔ کمرے کے اردگرد مکمل سناٹا ہو، اس لئے اکابرین نے فرمایا ہے کہ موکل والے عمل ویرانوں میں یا ویران مکانوں میں کرنے چاہئیں۔ عامل، بخورات اور خوشبو کا استعمال صحیح معنوں میں اسی وقت کر سکتا ہے جب وہ روزمرہ کی ساعتوں کا چارٹ بنا کر اپنے پاس رکھ لے اور گھڑی بھی عامل کے پاس ہو، ساعت بدلتے ہی بخور بدل دینا چاہئے اور خوشبو بھی بدل دینی چاہئے۔

ہر دن یا ہر رات رجال الغیب کو سلام کر کے دائرہ حصار میں داخل

بعد اس کے بعد حصار کا دائرہ کھینچے۔

مشرق
شمال مشرق
جنوب مشرق
شمال
جنوب
شمال مغرب
جنوب مغرب
مغرب
۳ ۱۱ ۱۸ ۲۶

رجال الغیب کو اس طرح سلام کریں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم. اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رِجَالُ الْغَیب. اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَیُّھَا الْاَرْوَاحُ الْمُقَدَّسَةُ اَعِیْنُوْنِیْ بِقُوَّةٍ اُنْظُرُوْنِیْ بِنَظْرَةٍ اَجِیْبُوْنِیْ بِدَعْوَةٍ یَانُقَبَآءُ وَیَا نُجَبَآءُ یَارُقَبَاءُ یَابُدَلَاءُ یَا اَوْتَادَ الْاَرْضِ اَوْتَادُہٗ اَرْبَعَةٌ یَا اِمَامَانِ یَاقُطْبُ یَافَرْدُ یَا اُمَنَآءُ اَغِیْثُوْنِیْ بِغَوْثَةٍ وَانْظُرُوْنِیْ بِنَظْرَةٍ وَارْحَمُوْنِیْ وَحَصِّلُوْا اِمْرَاتِیْ وَمَقْصُوْدِیْ وَقُوْمُوْا عَلٰی قَضَاءِ حَوَائِجِیْ وَعِنْدَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَلَّمَکُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَة. یہ سلام روزانہ صرف ایک بار پڑھنا ہے۔

اگر آپ نے ان تمام چیزوں کا اور ان کے علاوہ بھی جو دیگر شرائط وقیود ہیں ان کا بھی لحاظ رکھ کر کوئی بھی باموکل عمل کیا تو انشاء اللہ بالیقین آپ کو کامیابی ملے گی۔

عمل کا طریقہ یہی ہے کہ پہلے مکمل ایک کاغذ پر ایک چارٹ تیار کریں اور عمل کی جو بھی عبارت ہو اس کو صحیح تلفظ کے ساتھ پڑھیں، اس کو ازبر کرنے کی کوشش کریں۔ عمل کی نیت سے پہلے کئی روز تک عمل کی تعداد کے ساتھ عمل کو پڑھنے کی مشق کریں اور یہ اندازہ کریں کہ آپ کتنی دیر میں یہ تعداد پوری کر لیتے ہیں۔ عمل کے اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھنا ضروری ہے۔ عمل ختم کرنے کے بعد رات کو کسی سے بھی بات کئے بغیر سو جایا کریں اور صبح نماز فجر سے پہلے بھی کسی سے بات نہ کریں۔ انشاء اللہ آپ کو کامیابی ملے گی اور آپ اپنے اندر ایک ایسی روحانی قوت محسوس کریں گے اور آپ کو اندازہ ہوگا کہ ایک نور آپ کے جسم میں اور آپ کے رگ وپے میں دوڑنے لگا ہے کہ عمل کے علاوہ بھی دن بھر آپ باوضو رہنے کی عادت ڈالیں اور باوضو ہو کر آپ سونے کے لئے بستر پر جائیں۔

دوران عمل، پرہیز جمالی اور پرہیز جلالی کا اہتمام رکھیں۔

پرہیز جمالی یہ ہے۔ گوشت، مچھلی، سرکہ، لہسن، پیاز، بیوی کے ساتھ ہمبستری، دہی، مٹھائی، میوہ، سرسوں کے تیل کا استعمال کر سکتے ہیں مگر ان کی پاکی میں ذرّہ برابر بھی شبہ نہ ہو۔

ہر وقت پاک لباس میں رہیں اور رات کو بھی پاک لباس میں سوئیں، بستر کا بھی پاک صاف ہونا ضروری ہے، زبان کی بطور خاص حفاظت کریں، جھوٹ، غیبت، الزام تراشی، اور فضول باتوں سے محترز رہیں، اپنی آنکھوں کی بھی اور اپنے ذہن کی بھی حفاظت کریں۔

پرہیز جلالی۔ مذکورہ تمام چیزیں ان کے علاوہ مولی، ہینگ، عنبر، چھوراہ دیگر تمام خشک میوے، حقہ بیڑی، سگریٹ، تمباکو خوری، کسی بھی تیل کا استعمال نہ کریں، صرف تلوں کا تیل استعمال کر سکتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ کسی صاحب تقویٰ یا صاحب ایمان کا نکالا ہوا ہو۔ روزانہ غسل کریں، دوران عمل بغیر سلا ہوا کپڑا پہنیں، دوران عمل حجامت نہ بنوائیں، ناخن نہ کٹوائیں۔ کوشش اس بات کی کریں کہ روٹی خود پکائیں، چولہا جلاتے وقت صرف نیم یا کیکر کی لکڑی کا استعمال کریں، مٹی کے تیل سے جلنے والے کسی چولہے کا استعمال نہ کریں وغیرہ۔

ہم دعا کریں گے کہ اللہ آپ کو عمل باموکل میں کامیابی عطا کرے اور آپ موکل تابع کرنے کے بعد دین وایمان کی سلامتی کے ساتھ اور جذبہ خدمت خلق کے ساتھ اللہ کے بندوں کی مدد کریں اور انہیں اللہ کی وحدانیت سے نہایت حکمت عملی کے ساتھ روشناس کرائیں۔

علاج کرنے کی اجازت

سوال از: محمد اعجاز ———— سنت کبیر نگر

حقیر اعجاز احمد کاٹی نمبر 17 - T/1395 حضرت جی آپ نے جو کتابچہ روانہ کیا تھا۔ جو اللہ کے فضل وکرم سے اور آپ کی دعا سے مکمل کر چکا ہوں۔ حضرت جی کیا میں اب ضرورت مندوں کا علاج کر سکتا ہوں۔ کشکول عملیات اور علم الاسرار اور طلسماتی دنیا میں سے دیکھ کر کوئی اور

عمل یا نقش کی زکوٰۃ ادا کر سکتا ہوں جیسے طلسماتی دنیا اکتوبر صفحہ نمبر ۵۹ پر کاٹ اور دَم کے ذریعہ امراض کا علاج، یا پھر جیسے علم الاسرار صفحہ نمبر ۱۶۱ پر نقش یا مجیب کی زکوٰۃ یا اور ایسے ہی چھوٹے چھوٹے عمل یا نقش کی زکوٰۃ یا اور طلسماتی دنیا میں سے کسی مریض کو کوئی نقش لکھ کر دے سکتا ہوں جیسے طلسماتی دنیا جون ۲۰۰۹ء روحانی ڈاک صفحہ نمبر ۳۰ پر غیر مسلم کے لئے اولاد کی خواہش یا پھر مئی جون جولائی ۲۰۱۹ء طلسماتی دنیا صفحہ نمبر ۲۹ برائے اصلاح وغیرہ۔

حضرت جی کچھ پریشانی جس کی وجہ سے میں سالانہ زرِ تعاون دے نہ سکا تھا لیکن جلد ہی انشاء اللہ میں دو سال کا ایک ہی ساتھ دے دوں گا۔ میرا نمبر بند ہو گیا ہے۔

دوسرا نمبر یہ ہے۔ 8601064112

لکھنے میں جو غلطی یا کوتاہی ہوا سے معاف کرنا۔

جواب

کتابچے میں جو ریاضتیں درج ہیں ان سب کی تکمیل کے بعد آپ کو تحفۃ العالمین کا مطالعہ کرنا چاہئے نہایت غور و فکر کے ساتھ تاکہ آپ کو اس فن کی معلومات حاصل ہو سکیں اور آپ کو سعد و نحس ساعتوں کا ادراک ہو سکے۔ آپ میں بھی نقش بنانے کی صلاحیت آسکے اور آپ کسی کتاب کو دیکھے بغیر بحسن وخوبی نقش تیار کر سکیں، آپ نے نقوش کی زکوٰۃ ادا کر دی ہے، یہ نقوش جن کی آپ نے زکوٰۃ ادا کی ہے یہ طبعی چال سے بنے ہوئے تھے لیکن جب آپ کسی کے لئے نقش بنائیں گے تو کسی آیت یا کسی سورت یا اسم الٰہی کا نقش بنائیں گے تو آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ نقش کس طرح بنے گا۔ جب تک آپ میں نقش بنانے کی صلاحیت اہلیت پیدا نہیں ہوگی تو آپ نقش کیسے بنائیں گے اور لوگوں کی ضرورتیں کس طرح پوری کریں گے۔ کشکول عملیات اور علم الاسرار کی اجازت تو زیادہ تر ہم ان لوگوں کو دیتے ہیں جو ہمارے باقاعدہ شاگرد نہیں ہیں، شاگردوں کے لئے تو ضروری ہے کہ وہ اس فن سے مکمل واقفیت حاصل کریں تاکہ کسی کتاب سے نقش نقل کرنے کے بجائے نقش خود تیار کر سکیں اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب نقش بنانے کی اہلیت موجود ہو۔

نقش بنانے کی ہم صرف ایک مثال دیں۔ مثلاً ہمیں ''یا سلام'' کا نقش بنانا ہے اور نقش ہمیں مثلث بنانا ہے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ ''یا سلام'' کے اعداد نکالیں اس طرح۔

حرف	اعداد
س	۶۰
ل	۳۰
ا	۱
م	۴۰
ٹوٹل	۱۳۱

کل اعداد ۱۳۱ برآمد ہوئے، ان میں ۱۲ گھٹا دیں۔

۱۳۱
۱۲
۱۱۹ ایک سو انیس بچے

ان کو تین سے تقسیم کریں۔

۳)۱۱۹(۳۹
۹
۲۹
۲۷
۲

تقسیم کے بعد حاصل تقسیم ۳۹ آیا اور ۲ باقی رہے۔

جن اعداد میں تقسیم برابر نہیں ہوتی وہ نقش کسر کے نقش کہلاتے ہیں اور مثلث کے نقش میں تقسیم کے بعد اگر ایک بچے تو ساتویں خانہ میں ایک عدد کا اضافہ ہوتا ہے اور اگر ۲ بچیں تو چوتھے خانہ میں ایک کا اضافہ ہوتا ہے۔ نقش جو تیار ہوتا ہے اس کا ٹوٹل ہر سطر میں برابر ہوتا ہے، کسی بھی لائن میں کم زیادہ نہیں ہوتا۔ دیکھئے نقش اس طرح بنے گا آتشی چال سے۔

چوتھا خانہ ہے ایک کا اضافہ
ہر لائن کا ٹوٹل دیکھئے

۱۳۱	۴۵	۳۹	۴۷
۱۳۱	۴۶	۴۴	۴۱
۱۳۱	۴۰	۴۸	۴۳
	۱۳۱	۱۳۱	۱۳۱

مثلث کی آتشی چال یہ ہے۔

۶	۱	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴

''یاسلام'' کا جب نقش مربع آتشی چال سے بتانا ہو تو ١٣١ میں سے ٣٠ گھٹائیں گے۔

١٣١
٣٠
———
١٠١

٣٠ گھٹا کر ١٠١ بچے ان کو ٤ سے تقسیم کریں۔

٤) ١٠١ (٢٥
٨
٢١
٢٠
———
١

تقسیم کے بعد ایک باقی رہا۔ مربع کے نقش میں تقسیم اگر برابر نہ ہو تو ایک بچنے کی صورت میں ١٣ ویں، ٢ بچنے کی صورت میں نویں اور ٣ بچنے کی صورت میں، پانچویں خانہ میں ایک کا اضافہ ہوگا۔

نقش اس طرح بنے گا۔

٧٨٦

٢٥	٣٩	٣٥	٣٢	١٣١	
٣٦	٣١	٢٦	٣٨	١٣١	
٣٠	٣٣	٤١	٢٧	١٣١	١٣ ویں خانہ میں
٤٠	٢٨	٢٩	٣٤	١٣١	ایک کا اضافہ

دیکھئے ہر طرف سے ٹوٹل برابر آئے گا۔

مربع کی آتشی چال یہ ہے۔

٧٨٦

١	١٤	١١	٨
١٢	٧	٢	١٣
٦	٩	١٦	٣
١٥	٤	٥	١٠

جب آپ کے پاس نقش بنانے آجائیں اور عنصر کے اعتبار سے آتشی، بادی، خاکی اور آبی بنانے کے آپ اہل ہو جائیں تو پھر لوگوں کا مدد کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

آپ نے طلسماتی دنیا میں چھپے ہوئے جن عملیات کی اجازت چاہی ہے ہمیں ان کی اجازت دینے میں کوئی عذر نہیں لیکن ہم آپ کو یہ مشورہ دیں گے کہ آپ تحفۃ العاملین کا گہرائی کے ساتھ مطالعہ کریں اور اپنے اندر روحانی عملیات کی صلاحیت پیدا کریں۔ جب آپ اس کتاب کو سمجھ لیں گے تو سمجھئے کہ آپ عامل بن گئے ہیں۔ تاہم آپ کو ان عملیات کی اجازت ہے۔ انہیں پوری طرح سمجھنے کے بعد ہی ان کی شروعات کیجئے، الل ٹپ مت کیجئے ورنہ لینے کے دینے پڑ جائیں گے اور آپ کو فائدے کے بجائے نقصان ہوگا۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ آپ کے اندر ان روحانی کاموں کی صلاحیت پیدا کرے اور آپ خدمت خلق کے قابل بن کر لوگوں کی خدمت بھی کریں اور انہیں دین اسلام سے روشناس بھی کرائیں۔

اجازت نامہ کی طلب

سوال از: بلال احمد ______ اننت ناگ (کشمیر)

بعد سلام یوں ہے کہ میں اللہ سے آپ کے لئے صحت، روحانی ترقی اور ایمان کامل چاہتا ہوں۔ میں ٢٠١٠ء طلسماتی دنیا سے وابستہ ہوں اور ٢٠١٧ء میں مجھے T-No ملا ہے۔ تب سے میں نے کتابچہ کے مطابق سارے چلّے مکمل کئے ہیں اور زکوٰۃ بھی ادا کی ہے۔ آپ صاحب سے اجازت کا طلب گار ہوں، میں نے سورۂ یٰسین کے چلّے، درود شریف کی زکوٰۃ، حصار کی زکوٰۃ، ریاضتیں، حروف تہجی اور نقوش کی زکوٰۃ ادا کی ہے۔

آپ صاحب سے گزارش ہے کہ آپ میری روحانی پرورش کریں اور اگر میں اجازت کے قابل ہو گیا ہوں تو برائے کرم اجازت دیجئے تاکہ میں اللہ کے بندوں کی مدد کرسکوں۔ آپ سے جڑنے کے بعد میرا دل دین کی طرف مائل ہوا۔ اس سال اللہ نے اعتکاف کا بھی شرف عطا کیا۔ اس طرح آپ بھی اس شاگرد کے لئے دعا کرتے رہنا۔

آپ کی کتابوں سے اپنے بارے میں بہت کچھ جان چکا ہوں اگر آپ کے لئے وقت ہو تو مہربانی کرکے میرے بارے میں ساری جانکاری نکال لیجئے۔

مولانا صاحب ہم گاؤں میں رہتے ہیں اگر یہاں درد، دانت اور سر کے درد سے پریشان ہو جاتے ہیں اگر آپ کوئی خاص عمل اور اجازت دیں تو میں اپنے گاؤں کے بندوں کی مدد کرسکوں۔ اللہ نے مجھے اچھا

روزگار دیا ہے، مجھے کوئی معاوضہ بھی نہیں مطلوب ہے، میں آپ کی اور ان کی دعا کافی ہے۔ اجازت نامہ کے ساتھ ایک امید رکھتا ہوں۔ برائے مہربانی اجازت کی خبر اور میرے لئے ضروری ہدایات اور نصیحت روانہ کیجئے۔

جواب

ہر شاگرد کے لئے ضروری ہے کہ وہ شاگردی والے کتابچے کی تمام ریاضتیں کرنے کے بعد تحفۃ العاملین کا مطالعہ ضروری کریں تا کہ روحانی عملیات کے فن اور اس کے روحانی سسٹم سے انہیں آگاہی ہو سکے۔

ان بنیادی ریاضتوں کی ادائیگی کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ عامل بن گئے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ جس لائن پر جانا چاہ رہے ہیں اس کی بنیادی کلاسوں سے آپ فارغ ہو گئے اور آپ نے روحانی عملیات کے پرائمری اسکول کو پاس کر لیا، اب آپ کو فن سیکھنا ہے اور اسی فن کو سکھانا ہے۔ آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ کونسی ساعت مبارک ہے اور کونسی ساعت نامبارک، کس ساعت میں مثبت کام کرنے چاہئیں اور کس ساعت میں منفی۔ نقش کس طرح بنائے جاتے ہیں آپ کو اس کا بھی علم ہونا چاہئے اور آپ کو نقش کی آتشی، بادی، آبی اور خاکی کی چالوں کی بھی خبر ہونی چاہئے اور حصار اور عزیمتیں بھی آپ کو ازبر ہونی چاہئے وغیرہ۔ ان سب باتوں کا علم آپ کو تحفۃ العاملین کا مطالعہ کرنے سے آجائے گا۔

جہاں تک تحریری اجازت نامہ کا سوال ہے تو وہ ابھی ممکن نہیں ہے۔ ہاشمی روحانی مرکز فاؤنڈیشن کا اصول ہے کہ جب شاگرد بنے تین سال ہو جائیں تب شاگردوں کو عندالمطلوب سند دی جاسکتی ہے اور ان کا نام اجازت یافتہ شاگردوں کی فہرست میں شائع کیا جاسکتا ہے۔ لیکن اس کی بھی ایک شرط ہے وہ یہ علاقہ کے دو معتبر شخص اپنے لیٹر پیڈوں پر ہمارے شاگرد کے معتبر ہونے کی تصدیق کریں۔ اجازت نامہ اصل نہیں ہے اصل چیز یہ ہے کہ آپ کے اندر روحانی عملیات کرنے کی صلاحیت ہو اور آپ اس لائن کی موٹی موٹی باتوں سے بحسن وخوبی واقف ہوں۔ اگر ہاشمی روحانی مرکز کی طرف سے آپ کو اجازت نامہ مل جائے اور آپ روحانی عملیات کما حقہ انجام نہ دے سکیں تو پھر ہاشمی روحانی مرکز فاؤنڈیشن دیوبند کی تو بدنامی ہوگی ہی لیکن اس کی سندوں اور اجازت ناموں کا بھی اعتبار باقی نہیں رہے گا۔

آپ نے لکھا ہے کہ آپ نے ہماری کتابوں سے بہت سیکھا ہے، وہ سب ٹھیک ہے اور وہ ایک قابل قدر بات ہے لیکن آپ کے لئے ضروری ہے کہ آپ تحفۃ العاملین کو گہرائی کے ساتھ پڑھیں اور اس کتاب سے فن کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

درد دانت اور دردِ سر وغیرہ جیسے امراض کا علاج آپ کو کشکول عملیات میں مل جائے گا اور اگر کسی ایسے شخص پر جو درد دانت میں مبتلا ہے لِكُلِّ نَبَاءٍ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ پڑھ کر دم کردیں گے تو دردِ دانت سے نجات مل جائے گی اور دردِ سر کو دفع کرنے کے لئے ۱۹ مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر دم کر دینا چاہئے۔ دردِ سر سے نجات مل جائے گی۔

ہم امید کرتے ہیں کہ آپ نے ہماری سبھی نصیحتوں کو دل میں اتار لیا ہوگا اور آپ ایک اچھا عامل بننے کے لئے ابھی اور بھی محنت کریں گے اور اس فن عملیات کو پوری طرح سیکھنے اور سمجھنے کے لئے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کریں گے۔

بیوی کی بدزبانی

سوال از: ڈاکٹر خان ——— بھوپال

گزارش یہ ہے کہ میری شادی کو سات سال ہو گئے ہیں، ایک لڑکی بھی ہے، ازدواجی زندگی بدتر ہے، رات دن کی لڑائی جھگڑے ہوتے ہیں، میں بیوی سے بہت پریشان ہوں، بیوی بدزبان، بدمزاج، بداخلاق ہے، دنیاوی قانون سے اور شیر ہو گئی ہے۔ دنیاوی قانون کی وجہ سے طلاق دے نہیں سکتا۔ بیوی خود طلاق مانگ لے، نجات کا طریقہ بتائیں، بیوی سے چھٹکارا مل جائے۔

جواب

سچ اور جھوٹ آپ جانیں لیکن اگر بیوی واقعتاً بدزبان ہے اور ازدواجی زندگی کی گاڑی کا چلنا ناممکن ہو رہا ہو تو دونوں طرف کے اہل رائے حضرات کو جمع کریں اور ان کے سامنے بیوی کی جو بھی غلطیاں ہوں رکھیں اور ان سے مشورہ کریں کہ اب کیا کرنا چاہئے۔ طلاق کا معاملہ ایک حادثہ اور ایک ایکسیڈینٹ بن کر رہ گیا ہے جو سراسر غلط ہے اور مسلمانوں کی نادانیوں اور جہالتوں کی وجہ سے دین اسلام کا قانون بدنام ہو کر رہ گیا ہے۔ شادی کے لئے ہم اچھی لڑکی کے انتخاب سے پہلے کتنی بھاگ دوڑ

کرتے ہیں پھر اچھی لڑکی کی نشاندہی کے بعد اس سے منگنی کرنے میں ہمیں کتنے پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں اور منگنی طے ہوجانے کے بعد شادی کی تاریخ لینے میں بھی ہمیں کتنی جدوجہد کرنی پڑتی ہے اور لڑکی والوں کی کتنی خوشامدیں کرنی پڑتی ہیں، پھر لال خط وغیرہ کی بڑی رسمیں بھی چلتی ہیں، پھر شادی کی تاریخ ہونے کے بعد بھی دوسرے جھمیلوں سے ہمیں نمٹنا پڑتا ہے تب جاکر شادی کی نوبت آتی ہے لیکن طلاق ہم کسی سے مشورہ کئے بغیر ایک ہی سانس میں تین طلاقیں دے ڈالتے ہیں جو ایک طرح کی بیہودگی ہے۔ اس بے ہودگی کی وجہ سے دین اسلام کا شخصی قانون جسے مسلم پرسنل لاء کہتے ہیں بہت بدنام ہوا ہے، حالانکہ قانون اسلام کی تو غلطی نہیں ہے۔ طلاق کے سلسلے میں اسلام کا قانون یہ ہے کہ اگر بیوی سے دل نہ مل رہا ہو تو بہت غور وفکر کے بعد اور اہل رائے سے مشورہ کرنے کے بعد پھر بیوی سے بھی طلاق کا سمجھوتہ کرنے کے بعد تین طہروں میں تین طلاق دی جائیں اور طلاق چونکہ حلال چیزوں میں اللہ کو سب سے زیادہ ناپسند ہے اس لئے کہ اس بارے میں جلد بازی نہ کی جائے لیکن مسلمان مردوں میں اسلامی قانون کی دھجیاں اڑا کر رکھ دی ہیں، جس کی وجہ سے تھرڈ کلاس قسم کے انسان بھی اسلامی قوانین پر انگلیاں اٹھا رہے ہیں اور مسلمانوں کو ''جہلاءِ محض'' قرار دے رہے ہیں جب کہ اگر دنیا کا سروے کیا جائے اور تمام مذاہب کے قوانین پر ریسرچ کی جائے تو یہ اندازہ ہوجاتا ہے کہ طلاق کے سلسلے میں سب سے زیادہ بہتر اور معتدل قانون اسلام ہی کا قانون ہے اور دوسرے قوانین میں عورت کی کوئی وقعت نہیں ہے بلکہ کئی مذہبوں کے طور طریقے تو اس بارے میں اس قدر فرسودہ اور ناانصافی پر مبنی ہیں کہ انہیں ''قانون'' مانتے ہوئے بھی شرم آتی ہے۔ آپ کی بیوی اگر اس قدر بدزبان اور جھگڑالو قسم کی ہے تو آپ اپنے خاندان کے لوگوں کے سامنے پھر بیوی کے خاندان والوں کے سامنے یہ بات کھل کر رکھنی چاہئے۔ لیکن گفتگو اعتدال کے دائروں میں ہونی چاہئے کوئی بھی ایسا قدم جو ناانصافی اور ظلم پر مبنی ہے اس سے آخری حد تک احتراز کرنا چاہئے۔ یہ بات یاد رکھیں کہ طلاق مجبوری میں جائز ہے لیکن پھر بھی اللہ کو ناپسند ہے اور جو چیز ہمارے خالق ہمارے مالک، ہمارے رازق اور ہر جگہ ہماری مدد کرنے والے کو پسند نہیں ہے اس سے اجتناب کرنے ہی میں ہماری خیر کا راز مضمر ہے۔

آپ نے فرمایا ہے کہ آپ دنیاوی قانون کی وجہ سے اس کو طلاق نہیں دے رہے ہیں، ہم عرض کرتے ہیں کہ مسلمان دنیاوی قانون سے نہیں بلکہ اگر اللہ سے ڈر کر اپنی بیوی کو طلاق نہ دیا کریں تو کتنا اچھا ہو۔ مسلم سماج میں بہتیرے طلاق کے معاملات میں عورتوں کے ساتھ زیادتیاں ہورہی ہیں اور عورتوں کی عزت وعظمت پامال ہورہی ہے اور اس طرح کے معاملات میں ہمارا رب یقیناً ہم سے خفا ہے۔ کاش ہم دنیاوی قانون سے زیادہ ہم اسلامی قانون کا احترام کریں اور اس طرح کے معاملات میں اللہ کی ناراضگی کا بھی خیال کرلیا کریں تو ہمارے سماج کی واہ واہ ہوجائے اور ہم دنیا میں سر اٹھا کر جی سکیں۔

ہم دعا کریں گے کہ اللہ آپ کی بیوی کی عادتوں میں سدھار لائے، اس کی بدزبانیاں اور بداخلاقیاں ختم ہوں اور اس طلاق کی نوبت نہ آسکے جو اہل دنیا کی نظروں میں بھی ایک بدترین عمل ہے اور اس عمل سے ہمارا رب بھی خفا ہوجاتا ہے اور اگر طلاق کوئی غیر منصفانہ عمل ہو تو پھر عاقبت برباد ہونے کا بھی اندیشہ رہتا ہے۔ اللہ آپ کے گھر میں امن وامان پیدا کرے اور آپ اس عمل مذموم سے محفوظ رہیں۔

نقش کے احترام کا مسئلہ

سوال از: عبدالرشید نوری ——— بھوپال

گزارش یہ ہے کہ گلے میں قرآنی آیتوں کا نقش ڈالا ہوا ہے، موم جامہ ہے اور ٹیپ سے اچھی طرح پیک کیا ہوا ہے۔ کیا اس تعویذ کو پہن کر موت، میت، قبرستان، مرگھٹ میں جاسکتے ہیں۔ کیا ان مقام پر جانے سے تعویذ خراب ہوجائے گا؟

جواب

ماہرین عملیات نے آیات قرآنی اور اسماء حسنیٰ کو اعداد میں تبدیل کرنے کی حکمت عملی اس لئے تیار کی تھی تاکہ بیت الخلا وغیرہ میں جانے کی صورتوں میں ادب واحترام ملحوظ رہے لیکن اگر قرآنی آیت لکھ کر اس کو اچھی طرح موم جامہ وغیرہ میں محفوظ کرلیا جائے پھر اس پر کپڑا بھی چڑھا لیا جائے پھر اس کو گلے میں ڈال کر اوپر کوئی لباس بھی زیب تن کرلیا جائے تو پھر بے ادبی کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا، کچھ لوگ پھر بھی اگر اس طرح کے تعویذوں کو بھی بے ادبی کا نام دیتے ہیں تو یہ محض ایک وہم ہے، یہ

تقویٰ نہیں ہے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ حافظ قرآن بھی تو بیت الخلا میں جاتا ہے اس کے سینے میں تو پورا قرآن ہے کیا یہ بھی بے ادبی ہے؟ داڑھی سنت رسول ہے تو کیا بے ادبی سے بچنے کے لئے داڑھی مونڈ کر بیت الخلا میں جانا چاہئے؟ ظاہر ہے کہ نہیں۔ اس طرح کی گہرائیوں میں جانا اور لفظوں کی آنکھ مچولی کھیلنا محض ایک وہم ہے اس کو پرہیزگاری نہیں کہتے، کچھ لوگ کہتے ہیں تصویر حرام ہے اور اگر تصویر جیب میں ہو تو نماز نہیں ہوتی۔ اس طرح کی سوچیں بھی انسان کو مذہبی طور پر دیوانہ بنا دیتی ہیں اور انسان صراطِ مستقیم سے بھٹک جاتا ہے۔ اسلام نے ان بتوں اور ان تصویروں کی مخالفت کی ہے جن کا تعلق عقیدت سے وابستہ ہوتا ہے، گھر میں کوئی بت رکھنا، یا تصاویر ہاتھ سے بنانا قطعاً حرام ہے لیکن فوٹو چونکہ عکس ہوتا ہے اس لئے اس کو حرام نہیں مانا گیا ہے۔ اگر فوٹو جیب میں ہے اور اس سے نماز نہ ہوتی ہو تو پھر ان لوگوں کی بھی نماز نہیں ہوتی جو مکہ اور مدینہ میں نمازیں ادا کرتے ہیں، کیوں کہ ان کی جیبوں میں ریال ہوتے ہیں اور ان پر بادشاہوں کے فوٹو ہوتے ہیں۔ صحیح بات یہ ہے کہ وہم اور تقوے میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ تعویذوں کو جب صحیح طریقے سے محفوظ کر کے پیک کر لیا گیا تو پھر بے ادبی اور عدم احترام کا کوئی سوال نہیں۔

کچھ تعویذ قبرستان میں جانے سے یا اس جگہ جانے سے جہاں کسی بچے کی ولادت ہوئی ہو بے اثر ہو جاتے ہیں اس کی وجہ کچھ اور ہوتی ہے ان تعویذوں کے خراب ہونے یا بے اثر ہو جانے کا سبب بے ادبی نہیں کچھ اور ہے، جس کو عاملین سمجھتے ہیں۔ اس لئے ایسے تعویذ استعمال کرتے وقت احتیاط کو ملحوظ رکھنے کی تاکید کرتے ہیں لیکن سب تعویذ قبرستان میں جانے سے یا ایسی جگہ جانے سے جہاں کسی بچے کی پیدائش ہوئی ہو بے اثر نہیں ہوتے۔

نقش سورۂ اخلاص

سوال از: (ایضاً)

گزارش یہ ہے کہ سورۂ اخلاص کے کل عدد کتنے ہیں اس سورۂ اخلاص کا حرفی اور عددی نقش کس طرح لکھا جاتا ہے، اس کا نقش کس کام آتا ہے، طلسماتی دنیا میں جواب عطا ہو۔

جواب

سورۂ اخلاص کے اعداد قمری ۱۰۰۲ (ایک ہزار ردو) ہیں، سورۂ اخلاص کا نقش عددی مربع آتشی چال سے اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۲۴۳	۲۵۶	۲۵۳	۲۵۰
۲۵۴	۲۴۹	۲۴۴	۲۵۵
۲۴۸	۲۵۱	۲۵۸	۲۴۵
۲۵۷	۲۴۶	۲۴۷	۲۵۲

اور نقش حرفی یہ ہے۔

۷۸۶

قل هو الله احد	الله الصمد	لم يلد ولم يولد	ولم يكن له كفواً احد
ولم يكن له كفواً احد	لم يلد ولم يولد	الله الصمد	قل هو الله احد
الله الصمد	قل هو الله احد	ولم يكن له كفواً احد	لم يلد ولم يولد
لم يلد ولم يولد	ولم يكن له كفواً احد	قل هو الله احد	الله الصمد

سورۂ اخلاص کا نقش تمام حاجات میں مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ اگر کسی نے نقوش کی زکوٰۃ ادا کر رکھی ہو خصوصاً نقش مربع کی اور سورۂ اخلاص کی ہی زکوٰۃ روزانہ ۴۰ مرتبہ چالیس دن تک پڑھ کر ادا کر رکھی ہو تو پھر یہ نقش تیر بہدف ثابت ہوتا ہے۔ نقش ہمیشہ باوضو بنانا چاہئے اور نقش پر ۱۲ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ کر دم کر دینا چاہئے۔

پہلی قسط

مولانا حسن الہاشمی

جھاڑ پھونک اور تعویذ گنڈوں کی بے جا مخالفت کا جائزہ

تعویذ گنڈوں کی مخالفت میں زیادہ تر چھٹ بھیئے مصروف ہیں جو صحیح معنوں میں توحید کی الف بے سے بھی واقف نہیں، یہ کسی جگہ دو چار ...نگا کر زبردست خوش فہمی کا شکار ہوجاتے ہیں اور خود کو متقی، دیندار بلکہ دین کا ٹھیکیدار سمجھنے کی حماقتوں میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔ صحیح عاملین کی مقبولیت ان سے برداشت نہیں ہوتی، یہ لوگ بغض وعناد کی دہکتی ہوئی آگ میں دن رات جلتے ہیں اور تعویذ گنڈوں کی مخالفتوں کو تو اپنا مقصد حیات بنالیتے ہیں۔ اس معاملے میں بے چارے غیر مقلدین تو پیش پیش ہیں لیکن اس معاملے میں گنے چنے مقلد حضرات بھی شامل ہیں جن کا علم ...ے بیت اور جن کی عقل خشخاش کے دانے کی طرح محدود ہوتی ہے لیکن یہ بزعم خود یہ سمجھتے ہیں کہ تقوے اور پرہیزگاری کے حساب سے وہ پانچویں سواروں میں ہیں۔ اس طرح کی سکڑی ہوئی سوچ وفکر کا شیطان پورا فائدہ اٹھاتا ہے اور ان سے ایسی ایسی حرکتیں سرزد کرادیتا ہے کہ یہ اپنے محدود ترین تقوے کو بھی محفوظ نہیں رکھ پاتے۔ لاریب اس امت کے اکابرین کی اکثریت تعویذ گنڈوں کی حلّت کی قائل رہی۔ حضرت شاہ ولی اللہؒ، حضرت امام غزالیؒ، حضرت مولانا اشرف علی تھانوی، حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ، حضرت مولانا انور شاہ کشمیریؒ، حضرت مولانا احمد رضا خانؒ بریلوی، حضرت مولانا منت اللہ رحمانیؒ شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریاؒ جیسے جلیل القدر علماء نے تعویذ گنڈوں کو نہ صرف یہ ہے کہ جائز مانا بلکہ اپنے اپنے دور میں اللہ کے بندوں کی تعویذوں کے ذریعہ زبردست روحانی خدمات انجام دی۔ ان حقائق کے بعد جو کوئی تعویذوں کو شرک بتاتا ہے تو وہ عقل کے دیوالیہ پن کا شکار ہے اور وہ ان بزرگوں کی سوچ وفکر اور ان کے عقائد پر شرمناک قسم کا حملہ کرنے کا مجرم ہے۔

ہمارے دور کی مشکل یہ ہے کہ مطلقاً جاہل قسم کے لوگ مسلمانوں کی چلت پھرت اور چند دنوں کی اٹھک بیٹھک سے خود کو روایتی قسم کا نبی سمجھنے لگتے ہیں اور بڑے بڑے علماؤں کی اور قابل اعتبار مدبروں کی گردنیں ناپنا ان کا مشغلہ بن جاتا ہے۔ اللہ ہم سب کو شیطان لعین کی چالوں سے محفوظ رکھے۔ یہ اچھے اچھے اہل تقویٰ کو بھٹکا کے رکھ دیتا ہے اور دین کے نام پر ان بے چاروں کا خوب استعمال کرتا ہے۔ لفظ تمیمہ کو لے کر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر جو بہتان باندھا گیا ہے اس کی حقیقت ہم بعد میں کھولیں گے۔ فی الحال تعویذ کے لغوی معانی پہ ہم بات کریں گے اور یہ ثابت کریں گے کہ تعویذ کی حقیقت کیا ہے اور تعویذ کسی بھی اعتبار سے اگر وہ مشرکانہ کلمات پر مشتمل نہ ہو تو قطعاً جائز ہے اور قابل اعتبار قسم کا وسیلہ ہے۔

لفظ تعویذ کی اصل عوذ، تعوذ، اور معاذ ہیں، ان سب کے معانی ہیں، پناہ مانگنا، حفاظت میں آنا یعنی کسی کے شر سے پناہ مانگنا اور کسی کی حفاظت میں آنا۔

اسی سے تعبیر ہے۔ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم. یعنی میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں شیطان رجیم سے۔

ذرا سوچئے کہ اگر کوئی شخص یہ کلمات پڑھ کر اللہ کی پناہ حاصل کرے اور کوئی شخص ان ہی کلمات کو لکھ کر گلے میں ڈالے تو اس میں شرک کی کیا بات ہے؟

تعویذ کے بارے میں علامہ راغب اصفہانیؒ فرماتے ہیں۔

اَلْعُوذُ اِلْالتجاءُ اِلَى الْغَيْرِ وَالتَّعَلُّقُ بِهٖ.

یعنی کسی کی پناہ لینا اور اس کے ساتھ چمٹ جانا۔

(المفردات: ۳۵۵)

عربی لغت میں مشہور ومعروف کتاب "لسان العرب" میں علامہ ابن منظور تشریح فرماتے ہیں کہ: (عوذ) عَاذَ بِهٖ يَعُوذُ عَاذًا وَعِيَاذًا

وَمَعَاذًا لاذافیہ و کَجَا اَلَیہ و اعتصم. یعنی کسی کی پناہ لینا اور کسی کے دامن کو مضبوطی سے پکڑ لینا۔ (لسان العرب: ج، نمبر: ۳)

اسی طرح کے الفاظ قرآن حکیم میں بھی مذکور ہیں۔

اَعُوذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ. (سورۂ بقرہ، آیت ۶۷)

اِنِّیْ عُذْتُ بِرَبِّیْ وَرَبِّكُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ. (سورۂ دخان: آیت: ۱۸)

اِنِّیْ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ. (سورۂ مریم، آیت: ۱۸)

وَاِنِّیْ اُعِیْذُهَا بِكَ. (سورۂ آل عمران، آیت: ۳۶)

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ. (سورۂ فلق، آیت: ۱)

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ. (سورۂ ناس، آیت: ۱)

ان تمام آیات اور ان جیسی دیگر آیات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اللہ کے سبھی بندوں کو مختلف اوقات میں اللہ سے پناہ مانگنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ اسی لئے تمام بزرگان دین کا دعویٰ ہے کہ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو کسی بھی اعتبار سے اللہ سے پناہ چاہتے ہیں، اللہ کی پناہ میں آتے ہیں اور اللہ ہی کی ذات گرامی کو اپنی پناہ گاہ تسلیم کرتے ہیں۔

تعوذ تعوذ سے بنا ہے اور تعویذ اللہ سے پناہ مانگنے کا ایک وسیلہ ہے۔ اگر تعویذ کلام الٰہی اور اسماء الٰہی سے بنا ہو تو اس کے جائز ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔ اللہ سے پناہ مانگنا اللہ سے مدد چاہنا اور اللہ کو ماوا و ملجا سمجھنا عین ایمان اور عین توحید ہے۔ جو لوگ آیات قرآنی اور اسماء حسنیٰ پر مشتمل تعویذات کو شرک بتاتے ہیں، وہ ایک لحاظ سے بہت بڑے خطا کار ہیں اور ایسے لوگ کلام الٰہی اور اسماء الٰہی کی توہین کے مرتکب ہیں۔ کچھ لوگوں کو تعویذوں سے للٰہی بغض ہے اس کی وجہ توحید وسنت نہیں بلکہ اس کی وجہ کچھ اور ہے۔ انشاء اللہ اسی رسالہ میں ہم اس پر روشنی ڈالیں گے۔ آگے چل کر ہم یہ بتائیں گے تعویذوں کے پیچھے لاٹھی لے کر دوڑنے والے سچ مچ کے متقی اور پرہیزگار نہیں ہیں بلکہ یہ وہ لوگ ہیں جو نہیں چاہتے کہ ان کے ہوتے ہوئے کوئی کسی کو اپنا پیشوا مانے اور ان کے سامنے اپنا زانوئے تلمذ طے کرے۔ انہیں اس بات سے سخت چڑ ہے کہ اللہ کا کوئی بندہ ان کے ہوتے ہوئے کسی اور کو عزت دے اور کسی اور کی تعریف میں رطب اللسان رہے، اس لئے یہ عوام کو گمراہ اور بدظن کرنے کے لئے تعویذوں کے خلاف ہائے ہلّہ مچانا شروع کر دیتے ہیں اور العیاذ باللہ یہ کلام الٰہی اور اسماء الٰہی سے استعانت طلب کرنے کو شرک قرار دے دیتے ہیں جو محض ایک جہالت ہے اور دین وسنت سے ناواقفیت کی دلیل ہے۔

اردو کی مشہور و معروف لغت فیروز اللغات میں صاحب لغت کیا فرماتے ہیں۔ سنئے:

تعویذ کے معانی۔ پناہ دینا، امن وامان فراہم کرنا اور کسی کا محض بچاؤ کرنا ہے۔

یعنی وہ کاغذ یا تختی جس پر اعداد یا اسماء الٰہی کی خانہ پری کر کے حصول مراد یا حفاظت کے لئے گلے میں ڈالتے ہیں یا بازو پر باندھتے ہیں۔ (فیروز اللغات، ص: ۳۹۳)

اکابرین کے نزدیک تعویذ کی شرعی حیثیت

یہ بات واضح رہے کہ تعویذ سے مراد اسماء مقدسہ اور وہ آیات ہیں جو کسی شر یا مرض سے بچاؤ کے لئے لکھ کر پلائے جاتے ہیں یا باندھے جاتے ہیں یا لٹکائے جاتے ہیں۔ کسی کے لئے دعائے خیر کرنا آیات الٰہی یا کلمات مقدسہ پڑھ کر دم کرنا اسماء مبارکہ اور آیات قرآنی لکھ کر تعویذ کی صورت میں باندھنا یا لٹکانا شرعاً جائز ہے۔

امراض جس طرح جسمانی اور طبعی ہوتے ہیں اسی طرح روحانی اخلاقی اور اعتقادی بھی ہوتے ہیں۔ ان کا ذکر قرآن حکیم میں موجود ہے۔ شافی الامراض بالذات صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور اس کی اجازت اور مشیت کے بغیر کسی بھی بیماری سے شفا ملنا ممکن نہیں ہے۔

اس دنیا میں بیماریوں کا ایک طویل ترین سلسلہ ہے، ہر دور میں چھوٹی بڑی بیماریاں انسانوں کو لاحق رہی ہیں اور ہر دور میں ان بیماریوں کا علاج کرنے والے حکیم اور اطبا بھی موجود رہے ہیں۔ موجودہ زمانہ میں ڈاکٹروں کی بہتات ہے جو مریضوں کا علاج کرنے میں مشغول ہیں، زمانہ کی تبدیلی کے ساتھ ساتھ علاج کرنے کے طریقے بھی بدل گئے ہیں۔ ڈاکٹروں سے اللہ کے نیک بندے بھی رجوع کرتے ہیں اور یہ سلسلۂ علاج ان کے بتائے ہوئے طور طریقوں پر عمل کرتے ہیں۔ حد تو یہ ہے کہ کچھ لوگ یہ بھی یقین رکھتے ہیں کہ فلاں ڈاکٹر کا علاج انہیں موافق آتا ہے اور کچھ لوگوں کو یہ یقین بھی ہوتا ہے کہ فلاں ٹیبلیٹ اور فلاں کیپسول ہی ان کے مرض کو دفع کرتا ہے، حالانکہ سچائی یہ ہے کہ کسی بھی

دوا میں صحت [illegible]رنے کی صلاحیت کسی بھی گولی اور کیپسول میں بالذات نہیں ہوتی۔ کوئی بھی دوا یا انجکشن اسی وقت اثر دکھاتا ہے جب اللہ کی مرضی شامل حال ہو۔ یہی بات یقین کے ساتھ تعویذوں کے بارے میں بھی کہی جا سکتی ہے کہ تعویذ فی نفسہٖ مؤثر نہیں ہے۔ تعویذ تب ہی اثر دکھاتا ہے جب شافی الامراض اللہ تعالیٰ کی مرضی ہو۔ جو لوگ تعویذوں کو مؤثر نہیں مانتے، وہ دواؤں کے بارے میں اس قدر لاپرواہ اور بے حس کیوں ہو جاتے ہیں۔ دوائیں بھی تب ہی مؤثر ثابت ہوتی ہیں جب اللہ تعالیٰ کی رضا اور مشیت شامل حال ہو۔

ہم نے تعویذوں کی مخالفت کرنے والے ایسے بے شمار لوگ دیکھے ہیں کہ جو ہر وقت تعویذ گنڈوں کے خلاف لاٹھی اٹھائے پھرتے ہیں لیکن دواؤں اور بالخصوص انگریزی دواؤں کے سلسلے میں وہ بے حس نظر آتے ہیں۔ انگریزی دواؤں میں الکحل اور کھانسی کے شربتوں میں شراب شامل ہوتی ہے لیکن نام نہاد متقیوں کو توحید وسنت کا شور وغل کرنے والوں کو ذرا بھی یہ احساس نہیں ہوتا کہ بصورت دوا ان منشیات کا استعمال کر رہے ہیں کہ جن میں وہ شراب شامل ہے جس کا کُل بھی حرام ہے اور جن کا جزو بھی حرام ہے۔

یہ دنیا دارالاسباب ہے اور اصل تقویٰ یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ تمام اسباب کو اہمیت دیں۔ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے گرامی ہے کہ جب میں بیمار ہو جاتا ہوں علاج کرنا میری سنت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے علاج کے کسی بھی خاص طریقے کو اپنی سنت نہیں بتایا، ہاں آپؐ نے وقتاً فوقتاً اس بات کی وضاحت کی کہ علاج اپنی جگہ ہے لیکن شفا کسی بھی مریض کو ملتی اسی وقت ممکن ہے جب حق تعالیٰ کی مرضی ہو۔ ورنہ ہم نے بارہا اس دنیا میں یہ بھی دیکھا ہے کہ جس دوا سے شفا ملتی ہے اسی دوا کو کھا کر انسان مر بھی جاتا ہے۔ دواؤں کے بارے میں یہ عقیدہ بہت کم دکھائی دیتا ہے کہ دوائیں کھانے والا یہ یقین رکھے کہ اس دوا کی کوئی حقیقت نہیں اگر اللہ کی مرضی شامل حال نہ ہو۔

جو لوگ تعویذوں کو بالذات مؤثر اور مفید سمجھتے ہیں وہ بھی غلطی پر ہیں۔ کیوں کہ تعویذ اپنا اثر دکھانے میں اللہ کی مرضی اور مشیت کا محتاج ہے۔ اکثر عوام تعویذوں کے اثرات میں بھٹکے ہوئے ہیں لیکن اس میں شک نہیں کہ تعویذوں کے سلسلے میں وہ متقی حضرات بھی بھٹکے ہوئے ہیں جنہیں خود کو دین دار اور پرہیزگار سمجھنے کی بڑی خوش فہمی رہتی ہے۔ وہ جب اپنی مخالفت کی لاٹھی چلاتے ہیں تو انہیں اس کا قطعاً احساس نہیں ہوتا کہ ان کی لاٹھی اللہ کے کتنے نیک بندوں کے سروں پر پڑ رہی ہے۔

تعویذ کا استعمال قطعی طور پر جائز ہے

درمختار ورد المختار میں ہے۔ گلے میں تعویذ لٹکانا جائز ہے، جب کہ وہ تعویذ شرکیہ کلمات سے منزہ ہو۔ یعنی وہ تعویذ آیات قرآنی اور اسماء الٰہی پر مشتمل ہو اور بعض احادیث میں جو ممانعت آئی ہے وہ ان تعویذوں کے بارے میں ہے جو شرکیہ کلمات پر مشتمل ہوں۔ ایسے تعویذات زمانۂ جاہلیت میں کیے جاتے تھے، ظاہر ہے کہ ہر وہ تعویذ جس میں غیر اللہ سے استمداد طلب کی گئی ہو وہ ناجائز ہے کیوں کہ اللہ رب العزت کے سوا کسی کی عبادت کرنا اور کسی سے استعانت طلب کرنا ناجائز ہے اور ایک مشرکانہ فعل ہے لیکن ان تمام تعویذوں کی بھی مخالفت کرنا جو کلام الٰہی ہو یا اسماء حسنیٰ پر مشتمل ہوں محض ایک غلو ہے اور غلو کسی بھی جگہ جائز نہیں ہے۔

جائز تعویذوں کا پلیٹ یا رکابی پر لکھ کر پانی سے دھو کر پینا بھی جائز ہے، نیت یہ ہونی چاہئے کہ ہم ان تعویذوں کو ذریعہ بنا کر اللہ سے شفا کی امید رکھتے ہیں۔ جو عورتیں حیض ونفاس میں مبتلا ہوں وہ بھی تعویذ پانی میں گھول کر یا پلیٹ پر لکھ کر پی سکتی ہیں لیکن راقم الحروف کی رائے یہ ہے کہ حالت حیض اور حالت نفاس میں عورتوں کو اللہ کا کلام لکھ کر نہیں پلانا چاہئے البتہ گلے کے تعویذوں کا کوئی پرہیز نہیں ہے بشرطیکہ وہ موم جامہ کے بعد کپڑے کے غلاف میں محفوظ ہوں۔ (درِ مختار)

حضرت مولانا نعیم الدین تفسیر خزائن العرفان میں فرماتے ہیں۔ تعویذ اور عمل جس میں کوئی کلمہ کفر اور کلمہ شرک موجود نہ ہو جائز ہے، خاص کر وہ عمل جو آیات قرآنیہ سے کئے جائیں یا احادیث میں وارد ہوئے ہوں۔

حدیث شریف میں ہے کہ اسماء بنت عمیس نے عرض کیا۔

یَارَسُولَ اللّٰہ اِنَّ وَلَدَ جَعْفَرٍ تشرعُ اَلَیْھِمُ التعین اَفَا سُتَرقی فقال نَعَمْ فَاِنَّہٗ لَوْکَانَ شَیْءٌ سَابِقُ الْقَدْرِ لَسَبَقَہُ الْعَیْن.

یا رسول اللہ جعفر کے بچوں کو بار بار نظر لگتی ہے کیا مجھے اجازت ہے کہ میں ان کے لئے عمل کروں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت عطا

کی اور یہ بھی فرمایا کہ نظر تقدیر پر بھی اثر انداز ہو جاتی ہے
(ترمذی ج ۷، ص ۳۸۸)

تعویذات کے ذریعہ لوگوں کو فائدہ پہنچانا مستحب ہے

تعویذ صرف جائز ہی نہیں بلکہ بعض روایات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ تعویذ مستحب بھی ہیں، یعنی تعویذوں کے ذریعہ لوگوں کی مدد کرنا اور انہیں فائدے پہنچانا سنت رسول کا ایک حصہ ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ.

(صحیح مسلم، ج ۴، ص ۱۲۷۶)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی اپنے مسلمان بھائی کو فائدہ پہنچا سکے تو پہنچائے۔ موجودہ زمانہ میں تعویذات انسانی ضروریات کا ایک جزو بن کر رہ گئے ہیں اور عوام اپنی ضرورتیں پوری کرانے کے لئے ہر کس و ناکس کے گھروں کے چکر کاٹ رہے ہیں، ان سفلی عاملین کے پاس بھی جا رہے ہیں جو کھلے شرک میں مبتلا ہیں اور جو عوام کے عقائد خراب کرنے کی تحریک بھی چلا رہے ہیں، ان بازاری عاملوں نے نہ صرف یہ کہ کھلی لوٹ مچا رکھی ہے۔ کھلم کھلا لوگوں کی جیبیں کاٹ رہے ہیں بلکہ یہ عاملین عقائد پر اگر کوئی کلام الٰہی اور اسماء حسنٰی کے ذریعہ تعویذ تیار کریں اور عوام کی ضروریات پوری کرنے کی سعی کریں تو وہ بے شک خادمینِ خلق کریں اور لوگوں کی روحانی مدد کرے کہ حدیث رسول کی اتباع کر رہا ہے۔ ایک حدیث میں یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ خیر الناس من ینفع الناس لوگوں میں سب سے بہتر وہ ہے جو لوگوں کو فائدہ پہنچائے، اس حساب سے لوگوں کی روحانی مدد کرنا بھی کارِ ثواب ہے اور اس طرح کی جدوجہد کی مخالفت کرنا نفس لوامہ کی وسیسہ کاری ہے جس سے احتراز کرنا چاہئے۔

امام نووی شرح مسلم میں فرماتے ہیں کہ آیتوں اور اللہ کے ناموں کے ذریعہ کوئی عمل کرنا یا تعویذ دینا ممنوع نہیں بلکہ عین سنت رسولؐ ہے، تمام علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر تعویذ کلام الٰہی، اسماء حسنی پر یا غیر مشرکانہ کلمات پر مشتمل ہوں تو وہ جائز ہیں اور ان کے ذریعہ لوگوں کی خدمت کرنا سنت رسول کا ایک حصہ ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خدمت خلق کو اہمیت دی ہے اور خدمت خلق کسی بھی جائز طریقے سے کی جائے وہ محمود ہے اور سنن میں شامل ہے۔

امام احمد ابن حنبلؒ کا تعویذ لکھ کر بھیجنا

حدیث شریف میں امام ابوبکر احمد ابن علی ابن سعید ثقہ حافظ الحدیث۔ مروی ہیں کہ مجھے بخار آیا امام احمد ابن حنبلؒ کو اس کی خبر ہوئی تو انہوں نے یہ تعویذ لکھ کر مجھے بھجوایا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ بسم اللہ وباللہ ومحمد رسول اللہ يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰى اِبْرَاهِيْم.

یعنی اللہ کے نام سے اللہ کی برکت سے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے اے آگ ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا (جیسا کہ تو ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو گئی تھی) حضرت ابراہیم علیہ السلام پر۔

ابوبکرؒ ابن علی فرماتے ہیں کہ اس تعویذ کے استعمال سے مجھے بخار سے نجات مل گئی۔

تعویذ کے بارے میں سلف صالحین کی رائے

حدثنا ابوبکر قال حدثنا عقبہ ابن خالد عن شعبة عن ابی عصمة قال. سالت سعید ابن المسیب عن التعویذ فقال لا باس اذا کان فی ادیم والمصنف ابن ابی شیبة (کتاب الطب من رخص فی تعلیق التعویذ ج ۱۲ ص ۷۴ دار قرطبة بیروت)

ابوعصمہ کہتے ہیں کہ میں نے سعید ابن مسیب سے تعویذ کے متعلق پوچھا، انہوں نے کہا، اگر اس کو گردن میں لٹکایا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اس روایت میں سعید ابن مسیب جیسے جلیل القدر صحابی سے جب تعویذ کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ تعویذ لکھ کر اگر گلے میں ڈال لیا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

یہاں یہ بات واضح ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ اصحابی کالنجوم بایهم اقتدیتم اهدیتم۔ میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں، تم ان میں سے کسی کی بھی اتباع کرو گے تو ہدایت پر رہو گے۔ ایک دوسری روایت دیکھئے۔

حدثنا ابوبکر قال حدثنا وکیع عن اسرائیل عن توبر کان مجاهد یکتب الناس التعویذ فیعلقه علیم (ایضاً)

یعنی مجمع عوام الناس کے لئے تعویذ لکھ کر گلے میں لٹکانے کے لئے دیتے تھے۔ اس روایت کو بھی مذکورہ کتاب میں نقل کیا گیا ہے۔ اسی کتاب میں یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے۔

حدثنا ابوبکر قال حدثنا عبیداللّٰہ عَن حسن عن جعفر عن ابیہ انہ کان لا یریٰ باسا ان یکتب القراٰن فی ادیم یعلقه.

حضرت ابوجعفرؒ نے تعویذ لکھنے اور لٹکانے میں کوئی برائی محسوس نہیں کی۔ ایک روایت میں ہے۔ حدثنا ابوبکر قال حدثنا عبدالرحیم ابن سلیمان عن اسماعیل ابن مسلم عن ابن سیرین انه کان لایریٰ باسا شیء من القرآن.

یعنی ابن سیرین نے قرآن حکیم سے تعویذ بنانے اور لٹکانے میں کوئی قباحت محسوس نہیں کی۔ ایک روایت یہ ہے۔ حدثنا ابوبکر قال حدثنایحیٰ ابن اٰدم قال حدثنا حسن عن لیث عن عطا قال لا بأس ان یعلق القراٰن.

حضرت عطارحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ قرآن حکیم کو لکھنے اور لٹکانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے۔

حدثنا ابوبکر قال حدثنا یحیٰ ابن اٰدم عن ایان ابن ثعلب عن یونس بن جناب قال سالت ابا جعفر عن التعوید یعلق علی الصبیان فرخص فیه.

حضرت ابوجعفرؒ سے بچوں کے گلے میں تعویذ ڈالنے کے بارے میں کسی نے دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ایک روایت یہ بھی ہے۔ حدثنا ابوبکر قال حدثنا اسحاق الازرق عن جویر عن الضحاک لم یکن یریٰ باساً ایعلق الرجل الشی: من کتاب اللّٰہ اذا وضعه عندالغسل وعند الغائط۔ المضف ابن ابی شیبهة کتاب الطب من رخص فی تعلیق التعویذ . (ج۱۲،ص۴۷، دارقرطبۃ بیروت)

حضرت جویرؒ بیان کرتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کتاب اللہ سے تعویذ مومن گلے میں لٹکائے اور غسل کے وقت اور بیت الخلا میں جاتے وقت اتار دے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

مزید روایات ترغیب

عن الشفاء بنتِ عبداللّٰہ قالت دخل رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم وانا عند حفصة فقال الا تعلِمِیْنَ هذاهِ الرقیه النملة کما علمیقا اکتسابة. (مشکوٰۃ،ص،۳۶۰)

حضرت شفا بنت عبداللہ فرماتی ہیں کہ میں ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بیٹھی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لائے اور مجھ سے فرمایا، کیا تم حفصہؓ کو نملہ کا منتر نہیں سکھادیتیں جب کہ تم نے ان کو رکھنا تو سکھادیا ہے۔ نملہ کے منتر سے مراد وہ معروف کلمات ہیں جس میں عورت کو اپنے شوہر کے لئے بناؤ سنگھار پر ابھارا گیا ہے، جس کو محشی مشکوٰۃ نے بحوالہ مرقاۃ فی الحدیث کے حاشیہ میں رقم طراز کیا ہے۔ کلمات یہ ہیں۔

العروس تنتعل وتکتحل
وتختضب وکل شیء تفتعل
غیرانها لاتعصی الرجل

مطلب یہ ہے کہ دولہن کو چاہئے کہ وہ مانگ اور چوٹی ڈال کر زیب وزینت کرے، آنکھوں میں سرمہ لگائے اور ہاتھ پاؤں بھی رنگے غرضیکہ ہر بات کرے مگر دولہے کی نافرمانی نہ کرے۔ یہ وہ منتر ہے کہ جس کو سیکھنے کی خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زوجہ محترمہ کو سیکھنے کی ترغیب دی۔

جائز جھاڑ پھونک کی اجازت کے لئے ایک جامع اصول

عن عوف ابن مالک الاشجعی قال کنا ترقیٰ فی الجاهلیة فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم کیف تری فی ذالک فقال اعرضوا اتاکم لاباس بالترقیٰ مالم یکن فی شرک (رواہ مسلم، مشکوٰۃ، ۳۸۸)

حضرت عوف ابن مالک اشجعیؓ فرماتے ہیں کہ ہم زمانہ جاہلیت میں جھاڑ پھونک کے ذریعہ علاج کیا کرتے تھے۔ (ہم نے ایک مرتبہ اسلام لانے کے بعد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان منتروں کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ تم اپنے منتروں کو مجھے دکھاؤ۔ (یعنی میں انہیں دیکھ کر ہی کوئی فیصلہ کروں گا)

منتروں کو دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ضابطہ بیان کیا، جو تعویذات اور جھاڑ پھونک کے بارے میں ایک جامع اصول کی حیثیت رکھتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ ان تعویذات اور منتروں میں کسی قسم کا حرج نہیں ہے جن میں شرک نہ ہو۔

گویا کہ تعویذوں اور جھاڑ پھونک کی مخالفت اگر تھی تو محض اس بنا پر تھی کہ دورِ جاہلیت میں لوگ ایسے کلمات کے ذریعہ مریضوں کا علاج کیا کرتے تھے جن میں شرک کا شائبہ تھا اور اسلام مشرکانہ کلمات سے دور رہنے کی سخت تائید کرتا ہے۔ کاش روحانی عملیات کے مخالف حضرات، مخالفت کی گہرائی میں جانے کی کوشش کرتے تو نہ خود گمراہ ہوتے اور نہ دوسروں کو گمراہ کرتے۔ یہ بات طے ہے کہ جھاڑ پھونک اور تعویذ گنڈوں کی مخالفت زیادہ تر وہ لوگ کرتے ہیں جن کا مطالعہ سطحی ہے اور اس روحانی فن سے تو وہ قطعاً نابلد ہیں۔

اس روایت کو بھی دیکھئے۔

رخص رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی الرقیۃ من العین والحمۃ والنملۃ. (مشکوٰۃ، ص، ۳۸۸) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جھاڑ پھونک کے ذریعہ نظرِ بد ڈنک اور نملہ کا علاج کرنے کی اجازت دی ہے۔

اس روایت کی شرح میں محشی مشکوٰۃ بحوالہ طیبی تحریر فرماتے ہیں۔

(رخص رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم) الرخصۃ انما تکون بعد النھی وکان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قد نھی عن الترقی لما عصی ان یکون فیھا من الالفاظ الجاھلیۃ فانتھیٰ الناس عن الرقیٰ فرخص لھم فیما اذا عزیت عن الالفاظ الجاھلیۃ.

یہ جھاڑ پھونک کے ذریعہ علاج کی اجازت جھاڑ پھونک کی مخالفت کرنے کے بعد کی ہے کیوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے پہل جھاڑ پھونک کو بہ سبب اس میں شرکیہ کلمات کے شامل ہونے کے اندیشے سے اجتناب کی خاطر منع فرمادیا کرتے تھے پھر جب آپؐ نے دیکھا کہ لوگ ایسے شرکیہ تعویذات سے برابر بچ رہے ہیں تو آپؐ نے اجازت دیدی، اس شرط پر کہ منتر وغیرہ میں جہالت اور شرکیہ کلمات کو استعمال میں نہ لائیں۔ اس روایت سے یہ بات دو اور دو چار کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ دین اسلام تعویذ گنڈوں کا مخالف نہیں ہے بلکہ اس بات کی مخالفت کرتا ہے کہ کسی بھی معاملے میں شرکیہ کلمات کا استعمال نہیں کرنا چاہئے۔ اگر تعویذ وعمل میں شرکیہ کلمات شامل ہیں تو اس کے ناجائز ہونے میں کوئی شبہ نہیں لیکن اگر تعویذ وعمل کلام الٰہی، اسماء حسنیٰ پر مشتمل ہوں تو پھر انہیں شرک سمجھنا اور انہیں گمراہی قرار دینا نہ صرف غلط ہے بلکہ کلام الٰہی اور اسماء الٰہی کی توہین وتذلیل کرنے کے مترادف ہے۔ آہستہ آہستہ جب روحانی عملیات کے جائز طریقے سامنے آئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روحانی عملیات سے فائدہ اٹھانے کی اجازت دیدی۔

مظاہر حق جدید میں یہ بات واضح کی گئی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمام امراض جسمانی کے لئے دعا کرتے تھے۔ مثلاً بخار، تپ لرزہ، ہر طرح کا درد، دردِ سر، درد شکم وغیرہ گھبراہٹ، دہشت، خوف، سموم، حموم، مصائب، رنج وغم، کسی بھی مرض کی شدت وسختی، بدن کی کپکپاہٹ، درد زہ، فقر وفاقہ، قرض سے نجات، جسم کا جلنا، ہر طرح کے زخم، چوٹ، اختلاج قلب، نکسیر، حیض ونفاس کی زیادتی وغیرہ میں دعاؤں اور جائز منتروں کا سہارا لیا جاتا تھا۔ سب طرح کی دعائیں اور جائز قسم کے وظیفے احادیث کی کتابوں میں موجود ہیں۔ علم وعمل کا یہ ذخیرہ ہوتے ہوئے جو لوگ جھاڑ پھونک کو اور تعویذات کو شرک بتاتے ہیں کہ ان کی عقل پر ماتم کرنے کو دل چاہتا ہے۔

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خاص دعا نظر بد تمام بلاؤں، تمام امراض اور تمام آفات کے لئے یہ تھی۔

اَذْھِبِ البَاسَ ربَّ النَّاس واشفِ انت الشافی لاشفَآءَ الاَّ شفاءُکَ ولاَ یُغَادِرُ سقما.

اے اللہ اور اے لوگوں کے رب لوگوں کی تکلیف کو دور فرمادے اور شفا دیدے تو ہی شفا دینے والا ہے تیری شفا کے سوا کوئی شفا نہیں، ایسی شفا جو مرض کو جڑ سے ختم کر دے۔

(اسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، ص، ۴۷۳)

ان ہی کلمات کو اگر کوئی شخص لکھ کر اپنے گلے میں ڈال لے تو اس پر شرک کا بہتان لگانا، علم وعقل سے ناواقفیت کی دلیل ہے، یا کوری نفس پرستی ہے، کبھی کبھی انسان خود کو تقوے کا امام اور پرہیزگاری کا ٹھیکیدار سمجھتے ہوئے ہر طرف اپنی انگلیاں اٹھاتا ہے اور یہ سب شیطان لعین کی غلط

... ہوتا ہے جو بے شک ہمارا اصل دشمن ہے اور اس کی چالیس ... کو بھٹکا کر رکھ دیتی ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اور جامع منتر

مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اعوذ بعزۃ اللّٰہ وقدرۃ ... مَا یَشَآء من شر ما اجد فیک. پڑھ کر جھاڑ پھونک ... تھے۔ (مشکوۃ بحوالہ ابوداؤد وابن ماجہ)

جھاڑ پھونک کی اجازت

مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں (زادھا اللّٰہ شرفاً وتعظیُما) تشریف لائے۔ آپؐ نے دیکھا کہ لوگ شرکیہ کلمات پر مشتمل منتر کے ذریعہ جھاڑ پھونک میں لگے ہوئے ہیں۔ آپؐ نے روک دیا۔ راوی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کسی صاحب کو سانپ نے ڈس لیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کیا تم میں کوئی جھاڑ پھونک کے ذریعہ علاج کرنے والا ہے۔ ایک صاحب نے کہا کہ میں جھاڑ پھونک کے ذریعہ علاج کیا کرتا تھا لیکن جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کر دیا تو میں نے اس طریقے کو ترک کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مجھے وہ منتر پڑھ کر سناؤ۔ ان صاحب نے وہ منتر سنایا۔ اس میں کوئی بھی کلمہ مشرکانہ نہیں تھا، وہ منتر سن کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صاحب کو جھاڑ پھونک کی اجازت دے دی۔ (مصنف عبدالرزاق، ۱۱-۱۶، بحوالہ حل التشبیہات)

مسند فلسفہ میں حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ دہلوی فرماتے ہیں۔

... صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دعاؤں اور رقیات کی اجازت دی جو کامل ... ہیں اور ان میں اللہ کا ذکر اور ان سے مدد طلب کی گئی ہے، ان سے آپ کا مقصد یہ تھا کہ ان پر اللہ تعالیٰ کی رحمت چھا جائے اور ان کی مصیبتیں دور ہو جائیں اور دور جاہلیت میں جو افعال وہ کرتے تھے اور بتوں سے مدد مانگتے تھے ان سے انہیں روکا جائے اور ان کے عوض انہیں ... دی جائیں، ان میں سے ایک وظیفہ اور ایک عمل یہ بھی ہے ... ہاتھ مریض پر پھیرتا جائے اور یہ عمل پڑھتا جائے۔

... باس ربّ الناس واشفِ انت الشافی لاشفآء الاّ شفاء ک ولا یُغادِرُ سقما. (بحوالہ حجۃ البالغہ، ۲/۷۹)

اس تفصیل پہ سرسری سی نظر ڈال کر اس بات کا اندازہ ہو جاتا ہے کہ جھاڑ پھونک اور تعویذات کو فی نفسہٖ برا نہیں سمجھا گیا، ورنہ فی نفسہٖ ان چیزوں کی مخالفت بھی نہیں کی گئی، مخالفت اس عمل کی گئی جو لوگوں کو شرک میں مبتلا کرنے والا ہو۔ دین اسلام نے مختلف انداز میں مسلمانوں کو اس بات کی تاکید کی ہے کہ وہ صرف اللہ ہی کو اپنا معبود مانیں اور اللہ ہی کو اپنا مستعان سمجھیں، اللہ ہی پر ایمان لانا اور اللہ ہی پر بھروسہ کرنا توحید کی روح ہے۔ اسی وجہ سے ان تعویذوں اور جھاڑ پھونک کے طریقوں کی زبردست مخالفت کی گئی جن میں غیر اللہ سے مدد طلب کی جاتی ہے اور غیر اللہ کے سامنے اپنا دامن پھیلایا جاتا تھا۔ یہ ایک صورت تھی اور دوسری صورت حال یہ بھی کہ لوگ جھاڑ پھونک اور تعویذ گنڈوں میں مبتلا تھے اور لوگوں کے گلوں میں نہ صرف تعویذ بلکہ تمیمہ بھی لٹکے ہوئے تھے۔ مسلمانوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی سے بچنے کے لئے تعویذات اور جھاڑ پھونک سے توبہ کر لی تھی، لیکن عام لوگ ان چیزوں کی ضرورت محسوس کرتے تھے۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ محسوس کیا کہ مسلم سماج میں بھی تعویذات اور جھاڑ پھونک کی ضرورت محسوس کی جارہی ہے تو آپؐ نے تعویذوں اور منتروں کی تحقیق کر کے ان تعویذوں اور منتروں کی اجازت دیدی جو شرکیہ کلمات سے پاک صاف تھے۔

جن حضرات نے سیرت رسولؐ کے چند اوراق پڑھے ہیں اور انہیں یہ پڑھنے کو ملا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تعویذوں کی اور جھاڑ پھونک کی ممانعت کر دی ہے، انہوں نے اس سے زیادہ پڑھنے کی ضرورت محسوس نہیں کی اور انہوں نے جھاڑ پھونک اور تعویذ گنڈوں کی مخالفت میں دھوکہ کھالیا اور انہوں نے روحانی عملیات کی مخالفتوں کی جگالی شروع کر دی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انسانوں کے نبض شناس تھے، انہوں نے ان لوگوں کے لئے جو تعویذات اور جھاڑ پھونک میں اپنی عمریں گزار چکے تھے انہیں اس کا "نعم البدل" عطا کیا اور انہیں ایسے وظائف اور ایسے جائز منتروں کی طرف راغب کیا، جو بھی تھے اور جو اللہ کے قریب کرنے والے بھی تھے۔

تابعین کے دور میں باقاعدہ روحانی عملیات کا سلسلہ شروع ہو گیا اور علاج کے ایسے جائز طریقے ایجاد کر لئے گئے جو نفع بخش بھی

تھے، نجات دہندہ بھی اور لوگوں کو اللہ کی قربت عطا کرنے والے بھی تھے۔ ان تعویذوں کی اور ان جھاڑ پھونک کی مخالفت کرنا جو خالصتاً آیات قرآنی اور اسماء الٰہی پر مشتمل ہوں نہ صرف حماقت ہے بلکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان اجازتوں کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے جو آپؐ نے تعویذوں اور جھاڑ پھونک کے لئے صحابہ کو عطا کردی تھیں۔ آج کے مخالفین وہ صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادہ سے زیادہ اطاعت کرنے والے نہیں تھے بھلا یہ کیسے ممکن تھا کہ رسول اللہ نے اجازت نہ دی ہو اور صحابہ نے تعویذ اور جھاڑ پھونک شروع کردی ہو۔ جب کوئی انسان خود صاحب تقویٰ، توحید پرست اور عقل کل سمجھنے کی حماقتوں میں مبتلا ہوجاتا ہے تب ہی اس طرح کی صورت حال پیدا ہوتی ہے اور وہ آنکھیں بند کرکے مخالفت کی لاٹھی چلانا شروع کردیتا ہے اور اسے یہ سوچنے اور دیکھنے کی بھی توفیق نہیں ہوتی کہ اس کی لاٹھی کن بزرگوں اور کن ہستیوں کے سروں پر پڑ رہی ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا منتر پڑھوانے کے لئے ترغیب دینا

عن ام سلمه رضی الله قالت ان النبی صلی الله علیه وسلم رای فی بیتها جارية فی وجهها سنعة تعنی صفرة فقال اشترقوا لها فان بها النظرة.

(متفق علیہ، بحوالہ مشکوٰۃ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکی کو ان کے گھر میں دیکھا جس کے چہرے میں سنعہ یعنی زردی چھائی ہوئی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس پر منتر پڑھواؤ (یعنی جھاڑ پھونک کے ذریعہ علاج کراؤ) کیونکہ اس کو نظر لگی ہوئی ہے۔ جامع عرض کرتا ہے کہ درج بالا حدیث کی شرح بھی شارحین حدیث فرماتے ہیں کہ مذکورہ لڑکی پر کسی جن کی نظر بد کا اثر تھا۔ (ملاحظہ ہو زاد المعاد ۴/۱۶۴)

اندازہ کیجئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف یہ تسلیم کیا کہ نظر بد انسان کے چہرے کو خراب کردیتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا کہ اسکا علاج کسی دوا یا کسی جڑی بوٹی سے ممکن نہیں ہے بلکہ اس کی جھاڑ پھونک کراؤ تب ہی اس کا چہرہ درست ہوگا۔ شارحین حدیث نے اس بات کی طرف بھی اشارہ کیا ہے کہ اس لڑکی کو کسی انسان کی نظر نہیں لگی تھی بلکہ اس لڑکی کو کسی جن کی نظر لگی تھی۔

چنانچہ حضرات علماء فرماتے ہیں۔ نظر الجن انفذ من اسنة الرماح۔ بعض جنات کی نظر برچھے کی نوک سے بھی زیادہ تیز ہوتی ہے۔ اعاذنا اللّٰه منها۔

نظر کے بارے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ یہ پہاڑ کو بھی پھاڑ دیتی ہے اور نظر کو جھاڑنے کے لئے جھاڑ پھونک کی اجازت دی ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ استعیذوا باللّٰه من العین فان العین حقّ نظر بد سے اللہ کی پناہ مانگو اس لئے کہ نظر کا لگنا حق ہے۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ العین حق لو کَانَ شیءٌ سابق القدر لسبقَہ العَینِ وَاِذَا استُغسِلتُم فَاغسِلُوا۔ نظر بد حق ہے اگر کوئی چیز تقدیر پر سبقت کرنے والی ہوتی تو وہ نظر ہوتی اور جب نظر بد اتارنے کے لئے تم سے کوئی غسل کے لئے کہے تو غسل کرلو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کَانَ اذا اشتکی رسوْلُ اللّٰه صلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ نزل جبرئیل۔ وقال بِسمِ اللّٰه یُبرِیکَ وَمِن کُلِّ داءٍ یَشفِیکَ وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَد۔

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو جبرئیل علیہ السلام آتے اور یہ دعا پڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر دم کرتے۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ اسماء بنت عمیسؓ سے فرمایا۔ مَا بِی نَرىٰ اجسام بَنَات اَخِی ضَارِبَةً (نحیفةً) تُصِیبُهُم الحاجة قالت لَا وَلٰکِنَّ العین تسرعُ اِلَیهِم قَالَ ارقیهم قالت فعرضت علیه فقَالَ ارقیهِم۔

کیا وجہ ہے کہ میں اپنے بھائی کی بیٹیوں کے جسموں کو لاغر و کمزور دیکھ رہا ہوں کیا انہیں تنگ دستی لاحق ہے، سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا۔ نہیں بلکہ یہ بچے بہت جلد نظر کا شکار ہوجاتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم انہیں دم کردیا کرو۔ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا۔ میں نے اپنا دم (عمل) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

[illegible] عیب ہے تم دم کردیا کرو۔

[illegible] صحیح احادیث سے یہ بات ثابت ہے کہ نظر بد اور حسد [illegible] تکلیف میں ڈالتے ہیں اس لئے ان سے پناہ مانگنے کی تاکید کی [illegible] ہے۔ [illegible] سد اگرچہ حسد کی آگ میں خود ۲۴ گھنٹے جلتا ہے لیکن اس کے [illegible] کی بری نظر سے دوسروں کو بھی نقصان پہنچتا ہے۔ اسی لئے حق [illegible] ہے۔ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدْ. (اے اللہ) حاسد [illegible] سے بچا جب وہ حسد کرے۔

[illegible] بد اور حسد سے نجات پانے کے لئے بہت سے اذکار احادیث [illegible] میں موجود ہیں اور ان سے نجات پانے کے لئے جائز جھاڑ پھونک [illegible] اجازت دی گئی۔ ہمارے علماء اور اکابرین کی اکثریت جھاڑ پھونک [illegible] مصروف رہی اور انہوں نے تعویذات اور جھاڑ پھونک کے ذریعہ عوام [illegible] قریب کرکے ان کی اصلاح کا بھی کارنامہ انجام دیا۔ اس حقیقت [illegible] کرنا ممکن نہیں ہے کہ تعویذ گنڈوں اور روحانی عملیات کے ذریعہ [illegible] دعوت کی ذمہ داری بہت مؤثر انداز میں ادا کرسکتے ہیں۔ [illegible] مسلمین عورتیں اپنے بچوں پر نمازیوں کا دم کرانے کے لئے آج بھی مسجد کے دروازے پر کھڑی رہتی ہیں اور انہیں یقین ہوتا ہے کہ [illegible] کے پھونک مارنے سے ان کے بچے بیماریوں سے چھٹکارہ [illegible] کرلیں گے۔ کاش تعویذ گنڈوں اور جھاڑ پھونک کو ایک تحریک کی [illegible] جاری رکھا جائے اور دین کی دعوت کا فریضہ اس طرح بھی ادا کیا [illegible] ہے۔ انسان کو احسان کا بندہ قرار دیا گیا ہے۔ اگر ہم انسانوں پر روحانی [illegible] کا احسان کریں تو انہیں کلام الٰہی کی تاثیرات کا بھی اندازہ ہوگا اور [illegible] دل بھی پسیجیں گے اور انہیں کلام الٰہی سے محبت بھی ہوگی۔ لاریب [illegible] اسلام کی اشاعت خدمت اور محبت کے ذریعہ ہوئی۔ اگر آج بھی ہم [illegible] طریقوں کو اپنائیں، مخلوق سے محبت بھی کریں اور مخلوق کی خدمت بھی [illegible] آج بھی بھٹکے ہوئے لوگ حلقہ بگوش اسلام ہوسکتے ہیں۔ ہمارا یہ [illegible] ذریوں سے اسلام پھیل جائے گا اور دعوت دین کی ذمہ داریاں [illegible] محض خام خیالی ہے۔

تعویذ کے بارے میں ائمہ کی رائے

[illegible] بن عبدالبر تحریر فرماتے ہیں۔

وَقد قَالَ مَالکُ رحمة اللہ لا باس بتعلق الکتب التی فیھا اسماء اللّٰہ عز وجل علٰی احناق المرضی علٰی وجہ التبرک بھا اذالم یرد معلقھا بتعلقھا مدافعہ العین وھٰذا معناہ قبل ان ینزل بہ شیء من العین ولو نزل بہ شیء من العین جاز الرقی عند مالک. (التمہید ابن عبدالبر، ج،۱۷،ص،۱۶،موسسۃ، القرطبہ وزارۃ الاوقاف، المغرب)

امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ جب تعویذ باندھنے سے یہ ارادہ نہ ہو کہ اس سے نظر نہیں لگے گی یا کوئی بیماری نہیں ہوگی تو تعویذ لٹکانا جائز ہے، کسی بھی تندرست آدمی کے گلے میں تعویذ لٹکانا جائز نہیں ہے اور کسی مصیبت کے نازل ہونے کے بعد گلے میں تعویذ لٹکانا جائز ہے، جب کہ تعویذ میں اللہ تعالیٰ کے اسماء لکھے ہوں اور اس توقع پر تعویذ لٹکایا جائے کہ مصیبت ٹل جائے گی اور شفا حاصل ہوگی۔

امام نوویؒ تحریر فرماتے ہیں۔

وقد یستدل للاباحۃ بحدیث عمرو بن شعیب عن ربیع جدہ. (المجموع شرح المھذب النوری، جد۲،ص،۸۸،دارالفکر بیروت ۱۴۱۷ھ ۱۹۹۷ء) یعنی امام نوویؒ نے کہا کہ عمرو ابن شعیب کی حدیث سے تعویذ کے جواز کی دلیل ملتی ہے۔

امام ابن حجر عسقلانی تحریر فرماتے ہیں۔

ھٰذا کلہ فی تعلیق التمائم وغیرھا مما لیس فیہ قرآن ونحوہ فاما فیہ ذکر اللّٰہ فلان نھی نبہ فانہ انما یجعل لتبرک فیہ والتعوذ باسماءِہٖ وذکرہٖ وکذالک لا نھی عما یعلق الاجل الزینۃ مالم یبلغ الخیلاء او السرف. (فتح الباری شرح صحیح البخاری، الحافظ ابن حجر، ج،۶،ص،۱۴۲، دارالفکر بیروت)

وہ تمائم جن میں قرآن اور ذکر اللہ کے الفاظ ہوں ان کے استعمال میں کوئی حرج نہیں ہے کیوں کہ وہ تبرک کے مانند ہیں اور ان تعویذوں میں اللہ کا ذکر ہوتا ہے۔

امام احمد دردیر رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۲۰۱ھ/۱۷۸۷ء) تحریر فرماتے ہیں۔ تجوز (التمیعۃ) ای الورقۃ المشعولۃ وبشیء من ذالک المذکور من اسماء تعالٰی والقرآن لمریض وصحیح وحائض ونفساء وبھیمۃ بعد جعلھا فیما یقبھا (الشرح الصغیر

للدر دیرومع حاشیہ الصادی ج۴،ص ۶۸۷ دارالمعارف القاہرہ)

تمائم جن میں اللہ کے نام اور قرآن کے الفاظ ہوں ان کا استعمال مریض، تندرست حائضہ عورتیں نفاس والی عورتیں اور جانوروں کے لئے بھی دیئے جاسکتے ہیں، بشرطیکہ وہ کسی حفاظت والی چیز میں بند ہوں۔

یہ بات بھی جانتے ہیں کہ تعویذ کو موم جامہ کرنے کے بعد یا کسی مضبوط یا اسٹک میں بند کرنے کے بعد پھر اس پر کپڑا چڑھایا جاتا ہے تاکہ وہ محفوظ رہے۔ اسی بات کی طرف امام محترم نے اشارہ کیا ہے کہ اگر اللہ کے کلام پر مشتمل تعویذ اچھی طرح کسی خول میں بند ہو تو پھر اس کو گلے میں لٹکانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

عام طور پر یہ اعتراض بھی مخالفین کی طرف سے اچھالا جاتا ہے کہ جب تعویذ میں اللہ کے نام یا قرآن حکیم آیات درج ہوں تو پھر ان کو گلے میں لٹکا کر بیت الخلا وغیرہ میں جانا کیسے جائز ہوسکتا ہے۔ اس بارے میں ائمہ کی رائے یہ ہے۔

ناپاکی کی حالت میں تعویذ کا استعمال

سعید ابن مسیبؒ کی رائے، امام بغویؒ تحریر فرماتے ہیں۔

وسئل سعید ابن مسیب عن الصحف الصغار یکتب فیہ القران فیعلق علی النساء والصبیان؟ فقال لا باس بذالک اذا جعل فی کبر من ورق او حدید او یخرز علیہ

(شرح السنہ البغوی، ج۱۲،ص ۱۵۸، المکتبہ الاسلامی بیروت)

سعید ابن مسیب سے سوال کیا گیا کہ عورتوں اور چھوٹے بچوں کے گلے میں ایسے تعویذ لٹکائے جائیں جن میں قرآن مجید لکھا ہوا ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ جب وہ تعویذ چمڑے میں یا لوہے کے ڈبیہ میں ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یہ بات کون نہیں جانتا کہ ہر تعویذ کو موم جامہ کے بعد کپڑے میں، چمڑے میں یا چاندی کی ڈبیہ میں رکھ کر پھر گلے میں ڈالا جاتا ہے اور بعد کے ماہرین عملیات نے تو قرآنی آیات کو اعداد میں بدل کر تعویذ بنانا شروع کردیئے ہیں تاکہ کسی بھی طرح کی بے ادبی کا احتمال باقی نہ رہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

قَالَ مالک لا باس بما یعلق علی النساء الحیض والصبیان من القرآن اذا جعل فی کن کقصبۃ حدید او جلدا یحرز علیہ۔

(المجموع شرح المہذب النووی، ج۲،ص ۸۸، دارالفکر بیروت)

اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ حائضہ عورتوں اور بچوں کے گلے میں تعویذ لٹکایا جائے بشرطیکہ تعویذ کسی لوہے یا چمڑے میں بند ہو۔

امام طحاویؒ (متوفی ۱۲۳۱ھ/۱۸۱۶ء) لکھتے ہیں۔

وفی الھندیہ لاباس بتعلیق التعویذ ولکن ینزع عندالخلاء والقران وغرائب اذا ارادت الحراء ان تصنع التعویذ لیحبھا وزوجھا بعد ماکان بغبضھا ذکر فی الجامع مع الاصفران ذالک حرام لایحل۔

(حاشیہ الطحاوی علی الدرالمختار، ج۴،ص ۱۸۳، دارالمعرفۃ بیروت)

ہندیہ میں مذکور ہے کہ تعویذ لٹکانا جائز ہے لیکن بیت الخلا جاتے وقت یا وظیفۂ زوجیت ادا کرتے وقت تعویذ کو ہٹا دینا چاہئے۔

(نوٹ) یہ ممانعت اس صورت میں ہے جب تعویذ کسی ڈبیہ میں یا خول میں بند نہ ہو، ان روایات سے ان معترضین کا رد ہوجاتا ہے جو یہ شور مچاتے ہیں کہ اللہ کا کلام گلے میں لٹکا کر لوگ بیت الخلا میں جاتے ہیں یا ناپاکی کی حالت میں تعویذوں کا استعمال کرتے ہیں۔ سچ بات یہ ہے کہ اس دنیا میں کسی بھی بارے میں اعتراض کرنا سب سے آسان بات ہے۔ تعویذوں کی مخالفت کرنے والوں نے بھی جو اعتراضات اٹھائے ہیں وہ اسی قبیل کے ہیں اور ان میں کسی طرح کا دم نہیں ہے، بڑے بڑے ائمہ نے یہ فرمادیا ہے کہ اگر تعویذ کو اچھی طرح پیک کرلیا جائے تو پھر اس کی بے ادبی کا احتمال باقی نہیں رہتا اور وہم کا دنیا میں کوئی علاج نہیں ہے۔ تعویذ پر اعتراض کرنے والے ایک اور روایت اپنے سروں پر اٹھاتے پھرتے ہیں۔

فرمان نبوی یہ ہے کہ من علق شیئاً وُکلَ الیہ یعنی جو شخص کوئی چیز لٹکاتا یا باندھتا ہے وہ اسی چیز کے سپرد کردیا جاتا ہے۔

یہ تو ظاہر ہے کہ تعویذ قسم قسم کے ہوتے ہیں، کچھ تعویذ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ان میں مشکوک کلمات کا ذکر ہوتا ہے۔ کچھ تعویذ ایسے ہوتے ہیں جن میں کھلے طور پر غیر اللہ سے مدد مانگی جاتی ہے، کچھ منتروں میں لات وعزیٰ اور دوسرے بتوں اور دوسری شیطانی طاقتوں کا ذکر ہوتا

… بات ہے کہ یہ تمام تعویذ ناجائز ہوتے ہیں اور ان تعویذوں
… اگر کوئی مدد طلب کرے تو مدد وطلب کرنے والا گناہگار
ہے۔ اس طرح کے تعویذوں کو اپنے گلے میں لٹکانا ایمان اور توحید
… باعث خطرہ ہے۔ اور اگر اسی طرح کے تعویذوں کو استعمال کرنے
… ان ہی چیزوں کے حوالے کر دیا جائے تو یقیناً بہت بڑے خسارے
… نقصان کی بات ہے۔ اس لئے ان تعویذوں سے احتراز کرنا اور آخری
حد تک محتاط رہنا ہر صاحب ایمان کے لئے ضروری ہے، لیکن جن
تعویذوں میں آیات قرآنی ہوں یا جو تعویذ اسماء الٰہی پر مشتمل ہوں ان کے
استعمال کرنے والے اگر ان ہی چیزوں کے یعنی قرآن حکیم کے یا اسماء
حسنیٰ کے حوالے کر دیئے جائیں تو اس میں نقصان ہی کیا ہے، یہ تو بہت
خوش نصیبی کی بات ہے کہ تعویذوں کی بدولت ہمیں قرآن اور اسماء الٰہی کی
… نصیب ہو جائے۔

علامہ قرطبیؒ کی توجیہہ

علامہ قرطبیؒ نے فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم مَن عَلَّقَ شَیْئاً
وُکِلَ اِلَیْہ۔ یعنی جو شخص کوئی چیز لٹکاتا یا باندھتا ہے اس کو اسی چیز کے سپرد
کر دیا جاتا ہے کہ پس منظر کو پیش کرتے ہوئے یہ توجیہہ فرمائی ہے اور
حضرت ابن مسعودؓ سے جو روایات (بھی تعویذات سے کراہت کے
متعلق مروی ہیں) ممکن ہے کہ آپ ایسے کلمات تعویذات مراد لیتے ہوں
جو کلام الٰہی کے علاوہ مراقین اور کاہنوں کے کلمات سے ماخوذ ہوں جن کا
باندھنا مکروہ کیوں کہ قرآن حکیم کے ذریعہ شفا طلبی چاہے تعویذ اٹھانے کی
صورت میں ہو یا بغیر لٹکائے یہ شرک نہیں ہے۔ (جب کہ حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کا ارشاد ہے من لم یستشف بالقرآن فلا شفاءَ اللّٰہ تعالیٰ)
… آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ مَن عَلَّقَ شَیْئاً وُکِلَ اِلَیْہ۔ (کا
مطلب یہ ہوگا) کہ جو شخص کلام الٰہی کی آیات لٹکائے تو بہت مناسب ہے
… قرآن حکیم (اس کو اپنے حوالے کر لیں) اور اس کی حفاظت واعانت
… اس کو کسی اور چیز کے حوالے کر دیں کیوں کہ خود کلام الٰہی
… بے حد محبوب ہے اور قرآن حکیم سے شفا کی امید رکھنے والا
… پر بھروسہ کر رہا ہے نہ کہ غیر خدا پر۔ (قرطبی)
کلام الٰہی پر بھروسہ رب العالمین ہی پر بھروسہ کرنے کے مترادف
ہے اس لئے یہ یقینی بات ہے کہ جو قرآن کریم پر بھروسہ کرے گا تو حدیث
رسولؐ کے مطابق اس کو قرآن ہی کے حوالے کر دیا جائے گا اور جس کو
قرآن کے حوالے کر دیا جائے گا اس کے تو وارے کے نیارے ہو جائیں گے،
اس کو وہ عظمتیں حاصل ہو جائیں گی کہ جن عظمتوں کے حاصل ہونے
کے بعد پھر کسی عظمت کی ضرورت نہیں رہتی۔ اصحاب رسولؐ اکثر یہ دعا مانگا
کرتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلِ القُرآن لنا فی الدنیا قریناً وفی القبر
مونسًا وعلی الصِّراطِ نوراً وفی الجنة رفیقاً ومن النَّار سترًا
وحجاباً والی الْخیراتِ کُلِّھا دَلِیلاً فَاکتبنا علی التّمام
وارزقنا اداءً بالْقَلبِ وَاللِّسان وحُبَّ الْخیرِ والسَّعادةِ
والبشارةَ من الایمان۔

جن مسلمانوں کے گلے میں ایسے تعویذ لٹکے ہوں گے جن میں
قرآنی آیات کے عمل ہوں وہ مسلمان یقیناً قرآن حکیم کی قربتیں اور
عظمتیں اپنے دامن میں سمیٹ لیں گے اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ
وسلم کے فرمان کے مطابق یہ مسلمان قرآن حکیم کے حوالے کر دیئے
جائیں گے، پھر قرآن حکیم دنیا میں بھی ان کا دستگیر ہوگا، قبر میں بھی ان
کا مونس ہوگا، پل صراط پر بھی ان کا معاون ہوگا۔

قرآن انہیں دوزخ سے بھی نجات دلائے گا اور ان کی روحوں ان
کے دلوں اور ان کی زبانوں کو روشن کرنے کا بھی ذریعہ بنے گا اور دنیا
وآخرت کی تمام عظمتیں، تمام سعادتیں اور تمام بشارتیں ان کے دامن میں
سمٹ جائیں گی۔ اللہ ہم سب کو مشرکانہ عملیات سے محفوظ رکھے اور ہر ہر
معاملے میں ہمیں شرک کے اور گمراہی سے دور رہنے کی توفیق دے۔

تعویذ لٹکانے کے بارے میں فقہاء وشافعیہ کا نظریہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص تمیمہ لٹکائے اللہ
اس کا مقصد پورا نہ فرمائے، اس کی تشریح کرتے ہوئے امام بیہقی، امام
شافعیؒ نے فرمایا۔

وھٰذا ایضاً یرجعُ معناهُ الٰی مَاقال ابو عبیده وَقَدْ
یُحتملُ اَن یَّکُونَ ذَالک وَمَا اَشبھَهُ مِنَ النھی والکراھیه
لِمَنْ تعلقھا وھو یریٰ تمام العافیه وَزوالِ العلة مفاعلی ما
کان اھل الجاھلیة یصنعون فاما من تعلقھا متبرکاً بذکر اللّٰه
تعالٰی یھا وھو یعلم ان لا کاشف الا اللّٰه ولا دافع منه سورۃ

فلا باس بها انشاء الله.

یہ حدیث بھی اس معنیٰ کی طرف بولتی ہے جو ابوعبیدہ نے بیان کیا اور احتمال ہے کہ یہ اور اس کے مشابہ دوسری احادیث جن میں تعویذ لٹکانے کی ممانعت اور کراہیت مذکور ہے۔ اس شخص کی خدمت میں ہیں جو شفا کا دارومدار تعویذ پر سمجھتا ہے۔ (اور ان کو موثر بالذات سمجھتا ہے) جیسا کہ اہل جاہلیت کرتے تھے، رہا وہ شخص جو تعویذات کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے برکت حاصل کرنے کی خاطر لٹکاتا ہے اور یقین رکھتا ہے کہ شفا دینے والا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں اور مصیبت کو دفع کرنے والا اللہ کے سوا کوئی نہیں تو انشاء اللہ اس کو تعویذ لٹکانے میں کوئی حرج نہیں۔

(سنن الکبریٰ للبیہقی، ج۹، ص۵۸۹)

اس کے بعد امام بیہقیؒ نے تعویذات کے جواز اور عدم جواز پر بہت سی احادیث لکھی اور آخر میں فرمایا۔ وهذا كُلُّهٗ يرجعُ الى ما قُلنا منْ انهُ انْ رقىَ بِمَا لا يُعْرَف اَوْ عَلٰى مَاكَانَ من اهل الجاهلية منْ اضانة العافية الى الرقى لم يُجز وَانْ رقىٰ بكتاب الله اوْ بما يُعرَف مِنْ ذكر الله متبركاً به وهو يرىٰ نزول السّماء منَ الله تعالىٰ فلا باس به وبالله التوفيق.

یہ سب اسی معنیٰ کی طرف بولتی ہیں جو اوپر بیان ہوا ہے کہ اگر تعویذ سمجھ میں نہ آئے یا اس میں اہل جاہلیت کا کلام ہو یا شفا کی نسبت حقیقتاً تعویذ کی طرف کی جائے تو ناجائز ہے اور اگر تعویذ کتاب اللہ یا اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ہو جس کے معانی معلوم ہوں اور اس سے حصول برکت مقصود ہو اور تعویذ لٹکانے والا شخص شفا کو اللہ کی جانب سے سمجھیں تو کوئی حرج نہیں۔ اللہ تعالیٰ سمجھ عطا کرے۔

(سنن الکبریٰ للبیہقی، ج۹، ص۵۹۰)

امام بیہقیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید ابن جبیر رضی اللہ عنہ اپنے لڑکے کے لئے تعویذ لکھتے تھے نیز آپ فرماتے ہیں کہ نافع ابن یزید نے یحییٰ ابن سعید سے دم کرنے اور تعویذ لٹکانے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا۔

كانَ سعيد ابن المسيب يامُرُ
بتعليق القرآن وقال لا باس به

سعید ابن میسبؒ قرآن حکیم سے تعویذ لکھنے اور لٹکانے کا حکم دیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

(سنن الکبریٰ للبیہقی، ج۹، ص۵۹۰)

امام ابن عساکر شافعیؒ (متوفی ۵۷۱ھ) لکھتے ہیں کہ ابراہیم ابن وعیم نے عثمان ابن محمد القادری سے فرمایا کہ ان آیات کو اپنے اوپر لازم کرلو جن کے ذریعہ اللہ جن اور جنون کے مرض کو دفع کردیتا ہے تم انہیں ہر روز پڑھا کرو جو شکایت بھی ہوگی دفع ہوجائے گی، وہ آیات یہ ہیں۔

سورۂ بقرہ کی آیت ۱۶۳، آیت الکرسی سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات، سورۂ اعراف کی آیات ۵۴، ۵۵، اور ۵۶ اور سورۂ حشر کی آخری آیات عثمان ابن محمد نے ان آیات کو اپنے اوپر لازم کرلیا تو ہر بیماری سے بری ہوگئے اور ابراہیم ابن وعیمہ فرمایا کرتے تھے یہ آیت تو ماپنے بچوں کے لئے رات کو ڈرنے اور جنوں سے بچاؤ کے لئے لکھا کرو۔

(مختصر تاریخ دمشق ابن عساکر، ج۴، ص۱۷۱)

امام زرتشی شافعیؒ (متوفی ۷۹۴ھ لکھتے ہیں) امام شافعیؒ کی خدمت میں ایک شخص نے آشوب چشم کی شکایت کی تو آپ نے اس کو ایک کاغذ پر یہ لکھ کر بھیجا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ . فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ . لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ.

اس شخص نے وہ تعویذ پہن لیا تو وہ بیماری سے بری ہوگیا۔

(البرہان، ج۲، ص۶۴)

محی السنۃ ابو محمد حسین ابن مسعود البغوی الشافعیؒ (متوفی ۵۱۶ھ) لکھتے ہیں، حماد نے کہا ابراہیم نخعی ہر اس چیز کو مکروہ سمجھتے تھے جو کسی بچے یا بڑے کو لٹکائی جائے اور کہتے تھے کہ یہ تمائم سے ہے اور سیدہ عائشہؓ فرماتی تھیں وہ تمیمہ نہیں جو نزول تکلیف کے بعد لٹکایا جائے بلکہ تعویذ وہ ہے جو نزول مصیبت کے بعد لٹکائے جس سے تقدیر کو ٹالا جانا مقصود نہ ہو۔ جو تعویذ قرآن حکیم کی آیات پر مشتمل ہوں ان کا شمار جائز تعویذات میں ہوتا ہے اور ان کے لٹکانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(شرح سنۃ، ج۶، ص۲۵۸)

تعویذ لٹکانے کے بارے میں فقہاءِ مالکیہ کا نظریہ

امام قیروانی مالکیؒ (متوفی ۳۸۶ھ) لکھتے ہیں کہ امام مالکؒ سے پوچھا گیا کہ تجارت والے شخص کے لئے قرآن لکھا جاسکتا ہے؟

...یہ اس میں کوئی حرج نہیں پاکیزہ کلام سے دم کرنے اور ایسا تعویذ لٹکانے میں فرمایا اس میں کوئی مضائقہ نہیں جس میں قرآن اور ذکر ...ہو بشرطیکہ اس پر چمڑہ چڑھا دیا گیا ہو۔

مزید فرماتے ہیں۔

حضرت لیثؒ فرماتے ہیں، نفاس والی عورتیں اور جنبی مردوں پر تعویذ کے استعمال کرتے ہیں، کوئی حرج نہیں، جب کہ جن تعویذوں میں ...ن حکیم مرقوم ہو وہ کسی خول میں چمڑے میں یا لوہے میں بند ہوں لیکن ...نے فرمایا تھا کہ میں لوہے کے خول کو لکیروں میں سمجھتا ہوں۔ اکثر حضرت چمڑے اور چاندی کی ڈبیہ کو فوقیت دی ہے۔

(کتاب الجامع، ص، ۲۳۷)

تعویذ لٹکانے کے بارے میں فقہاء کا نظریہ

علماء حنابلہ کا نظریہ پیش کرنے کے لئے یہاں صرف ابن قیم حنبلی کا نظریہ پیش کیا جارہا ہے۔ علامہ ابن قیم، علامہ ابن تیمیہ کے شاگرد ہیں، یہ ...خود بھی تعویذ لکھتے رہے لکھ کر پیتے اور پلاتے رہیں اور لٹکاتے رہے نیز یہ لوگ جن بھی اتارتے رہے، غرضیکہ ہر طرح کے اثرات اور امراض کے لئے دم کرتے رہے اور تعویذ دیتے رہے۔ کوئی اس بات کا حوالہ دیکھنا چاہے تو ابن قیم کی کتاب (الطب النبوی) اور زاد المعاد کی چوتھی جلد فتاویٰ ابن تیمیہ کو دیکھ لیں وہاں صاف صاف یہ لکھا ہے کہ تعویذ شرک اور بدعت نہیں ہے۔

امام مروزی کہتے ہیں کہ امام احمد ابن حنبلؒ کے سامنے بیان کیا گیا ...میں نے سنا ابو المنذر عمر و ابن مجمع نے کہا کہ ہمیں یونس ابن حبان نے بتایا ...میں نے ابوجعفر محمود بن علی (امام باقرؒ) سے پوچھا کہ کیا تعویذ لٹکانا ...ہے تو انہوں نے فرمایا اگر تعویذ کتاب اللہ سے ہو یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام سے ہو اس کو لٹکاؤ اور اس کے ذریعہ جتنا تم سے ہو سکے ...میں نے عرض کیا میں بادی کے بخار کے لئے یہ تعویذ لکھ ...

...للہ وبالله ومحمدٌ رسُوْل الله يا نَارُ كُوْنِي بَرْدًا وَسلامًا على ابْرَاهِيم سے لے کر فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ جبرئيل وميكائيل واسرافيل اشفِ صاحبَ هٰذا الكتاب بحولك وقوّتك وَ جبروتك اِلٰهَ الحق آمين۔

آپ نے فرمایا، کوئی حرج نہیں۔

امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ امام احمد ابن حنبلؒ کو میرے بارے میں خبر پہنچی کہ مجھے بخار ہے تو انہوں نے میرے لئے یہی تعویذ لکھ کر بھیجا۔

تعویذ لٹکانے کے بارے میں ابن تیمیہ کا نظریہ

ابن تیمیہؒ لکھتے ہیں۔

وَيَجوز ان يكتب للمصاب وغيره من المرتضى شيئًا من كتاب اللّٰه وذكره بالمداد المباح ويغسل ويسقى كما نصّ على ذالك احمد وغيره۔

(مجموعہ الفتاوی لابن تیمیہ ج،۱۹، ص،۳۷)

اور جائز ہے کہ مصیبت زدہ اور دوسرے مریضوں کے لئے اللہ کی کتاب اور اس کے ذکر سے مباح روشنائی سے تعویذ لکھا جائے اور اسے دھویا اور پلایا جائے جیسا کہ امام احمد اور دیگر علماء نے اس کی تصریح فرمائی ہے۔

تعویذ لٹکانے کے بارے میں علماء احناف کا نظریہ

احناف بلا نازل ہونے سے پہلے بھی اور بلا نازل ہونے کے بعد تعویذ لٹکانے کو جائز سمجھتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ جو تعویذ کلام الٰہی اور اسماء الٰہی پر مشتمل ہوں اس کو لکھنا، اس کو دھو کر پینا، اس کو گلے میں لٹکانا قطعاً جائز ہے۔

علامہ شہاب ابن سید محمود آلوسی حنفیؒ (متوفی ۱۲۷۰ھ) لکھتے ہیں۔

امام مالکؒ نے فرمایا مریضوں کے گلے میں بطور تبرک ان تعویذوں کے لٹکانے میں کوئی حرج نہیں جن میں اسماء الٰہی ہوں اور نزول بلا کے بعد تعویذ لٹکانے میں کوئی حرج نہیں کیوں کہ اس کے ذریعہ کشادگی اور شفا کی امید ہے۔

سعید ابن میسبؒ کے نزدیک قرآن حکیم سے لکھا ہوا تعویذ کسی چیز میں محفوظ کر کے لٹکانا جائز ہے اور اس میں آپ نے نزول تکلیف سے قبل یا بعد کی کوئی قید نہیں لگائی۔ امام باقرؒ نے بچوں کے گلے میں تعویذ لٹکانے کو مطلقاً جائز مانا ہے اور امام ابن سیرینؒ اس تعویذ کو لٹکانے میں کوئی حرج

نہیں سمجھتے تھے جو قرآن حکیم سے لیا گیا ہو اور اسی سوچ وفکر پر تمام لوگ چلے آرہے ہیں۔ (روح المعانی، ج،۸،ص،۱۳۹)

علامہ ابن قیمؒ نے کئی دعاءِ ماثورہ نقل کرکے یہ لکھا ہے کہ یہ تمام دعائیں جن کی منفعت اور افادیت کا اندازہ معلوم ہو چکا ہے یہ سب نظر بد کو روکتی ہیں اور نظر بد لگ جانے کے بعد نظر بد کو دفع بھی کرتی ہیں، ان کا اثر اتنا ہوتا ہے کہ جتنا ان کے پڑھنے والے کا ایمان ہو، ان کی قوت نفس، قوت توکل اور دل کا اثبات قوی ہوتا ہے، یہ دعائیں ہتھیار ہیں اور ہتھیار صرف اس شخص کے لئے ہوتا ہے جو چلانا جانتا ہو۔

ایک دوسرے مقام پر یہ لکھا ہے کہ دم اور تعویذ صحت کے محافظ بھی ہیں اور مرض کو زائل کرنے والے بھی۔ (زاد المعاد ج،۴،ص،۱۶۸)

تعویذ لٹکانے کے بارے میں علماءِ دیوبند کا نظریہ

شیخ الحدیث علامہ زکریا سہارنپوری صاحب فضائل اعمال (متوفی ۱۴۰۲ھ) فتاویٰ شامی ج،۹،ص،۵۲۳ کی ایک عبارت کو دلیل بناتے ہوئے لکھتے ہیں۔

قرآن سے حصول شفا کے سلسلے میں اختلاف کیا گیا ہے کہ مریض یا ڈسے ہوئے پر سورۂ فاتحہ پڑھا جائے یا کسی کاغذ پر لکھی جائے اور اس کو مریض کے گلے میں لٹکا دیا جائے یا کسی پلیٹ پر لکھ کر پھر اسے دھوکر مریض کو پلایا جائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ خود دم فرمایا کرتے تھے اور آج تک لوگوں کا عمل جواز پر ہے اور اس بارے میں احادیث وارد ہیں اور اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ جنبی اور حیض والی والی عورت تعویذ کو بازو وغیرہ پر باندھیں جب کہ تعویذ موم جامہ کیا ہوا ہو۔ (اوجز المسالک، ج،۱۴،ص،۳۷۳)

حضرت مفتی شفیع صاحبؒ معارف القرآن میں فرماتے ہیں کہ آیات قرآنی پڑھ کر مریض پر دم کرنا اور تعویذ لکھ کر گلے میں ڈالنا، امراض کے لئے باعث شفا ہوتا ہے۔ روایات اس پر شاہد ہیں۔ مزید یہ بھی فرمایا کہ آیات قرآنی لکھ کر مریضوں کے گلے میں لٹکانا احادیث سے ثابت ہے۔ (معارف القرآن، ج،۵،ص،۵۲۲)

ان کے علاوہ بے شمار علماءِ دیوبند تعویذ لکھ کر گلے میں ڈالنے، گھروں میں لٹکانے، پلیٹ پر لکھ کر دھوکر پلانے کو جائز مانا ہے اور تعویذوں کے ذریعہ اللہ کے بندوں کی زبردست خدمت کی ہے اور تعویذ کے موضوع پر قابل قدر کتابیں بھی تحریر فرمائی ہیں۔ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی اشرف العملیات، اعمال قرآنی، مولانا ابراہیم دہلویؒ کی طب روحانی، شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ کی بیاض الحسین، علامہ انور شاہ کشمیریؒ کی گنجینۂ اسرار، دارالعلوم دیوبند کے سابق صدر مدرس حضرت مولانا یعقوب نانوتویؒ کی بیاض یعقوبی وغیرہ برسہابرس سے کتب خانوں میں موجود ہیں اور کثیر لوگ ان سے استفادہ کررہے ہیں۔ اگر تعویذ گنڈے شرک یا بدعت ہوتے تو اتنے عظیم لوگ تعویذوں پر کتابیں نہیں لکھتے، یہ وہ لوگ ہیں جن کے تقوے اور جن کی خداترسی پر شک کرنا بھی گناہ کبیرہ ہے۔

تعویذ لٹکانے کے بارے میں غیر مقلدین کا نظریہ

علامہ وحید الزماں "سنن ابی داؤد" کی پہلی حدیث کے تحت لکھتے ہیں۔ منتر گنڈہ جب شرک ہوگا جب ان کو بالاستقلال مؤثر (خود اثر کی صلاحیت رکھنے والا) جانے لیکن وہ تعویذ جس میں اسماء الٰہی ہوں ان کو لٹکانا بچوں کے لئے درست ہے۔ (حاشیہ سنن ابی داؤد، ج،۳،ص،۲۰۰)

تعویذ لٹکانے کی اصل

حضرت امام احمد ابن حنبلؒ فرماتے ہیں۔ عمر وابن شعیب بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں چند کلمات سکھائے جنہیں ہم نیند میں گھبراہٹ سے بچنے کے لئے سوتے وقت پڑھا کرتے تھے وہ کلمات یہ ہیں۔

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَسُوءِ عِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُوا۔

میں اللہ تعالیٰ کے غضب اس کے سخت سزا اور شیطانوں کے چمٹ جانے اور ان کی شرارتوں سے اللہ کے کلمات کاملہ سے اس کی پناہ میں آتا ہوں۔ عمر وابن شعیب کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہؓ اپنی بالغ اولاد کو یہ دعا سکھاتے تھے تاکہ وہ سوتے وقت پڑھا کریں اور چھوٹے بچے جن کو یہ کلمات یاد نہیں ہوسکتے تھے، ان کے لئے یہ کلمات لکھ کر ان کے گلے میں لٹکا دیا کرتے تھے۔

امام احمدؒ کے علاوہ یہ حدیث امام بخاریؒ، امام ترمذیؒ، امام ابوداؤدؒ،

... بن شیبہؒ، امام حاکمؒ، امام بیہقی، امام ابن السنی، امام ابوالولید، امام ... تبریزی، امام نووی، امام منذری، ابن حجر عسقلانی، امام عینی، ... الدین رازی، حافظ ابن کثیر، علامہ ابن تیمیہ، علامہ ابن قیم وغیرہ نے بھی نقل کی ہے۔

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلویؒ کی خدمات اور رائے

حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب نے بھی روحانی خدمت ... دی اور اللہ کے ضرورت مند بندوں کی روحانی مدد کی۔ اس سلسلے میں ان کا روحانی عملیات کا ذخیرہ ''شمع شبستاں'' جو کہ اقبال نوری صاحب نے مرتب کیا ہے۔ سبھی کتب خانوں میں دستیاب ہے، وہ کھل کر اس بات کے قائل ہیں کہ جو تعویذات کلام الٰہی اور اسماء الٰہی پر مشتمل ہوں ان کے جائز ہونے میں کوئی شک نہیں ہے، ان تعویذوں پر انگلی اٹھانا گناہ ہے اور کلام الٰہی اور اسماء الٰہی کی توہین ہے۔ جو لوگ تعویذوں کی تاثیر کے قائل نہیں ہیں ان کے بارے میں مولانا احمد رضا خاں صاحبؒ فرماتے ہیں، صحیح تعویذات اسماء الٰہی اور کلام الٰہی سے ماخوذ ہوتے ہیں۔ ان کا انکار کرنے والوں کو بہتر جواب وہی ہے جو حضرت شیخ ابوسعید الخیر قدس سرہٗ نے ایک ملحد کو دیا تھا، جس نے تعویذوں کی تاثیر کا انکار کیا تھا۔

حضرت قدس سرہٗ نے فرمایا۔ تو عجیب گدھا ہے، تو تعویذوں کی تاثیر کا منکر ہے تو یہ سمجھتا ہے کہ کلام الٰہی میں کوئی اثر نہیں ہے۔ وہ شخص بڑا مغرور تھا، اپنے بارے میں یہ الفاظ سن کر چراغ پا ہو گیا، اس کا چہرہ غصے سے تمتمانے لگا، اس کی گردن کی رگیں پھول گئیں۔ حضرت قدس سرہٗ نے ... سے کہا میرے چند الفاظ کا مجھ پر یہ اثر ہوا کہ تو پورا کا پورا گرم ہو گیا۔ کیا اللہ کے کلام کا یہ اثر نہیں ہے کہ وہ بخار کی گرمی کو ٹھنڈا کر دے؟

(فتاویٰ رضویہ، ج ۲۴، ص ۲۰۶)

تعویذوں کی حقانیت کی سب سے بڑی دلیل

امام جلال الدین سیوطیؒ خصائص کبریٰ میں جلد ۲، ص ۹۸ پر رقم ... ہیں کہ حضرت ابودجانہؓ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنات کی شکایت کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابودجانہؓ کے لئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ یہ کلمات لکھو۔ لاریب یہ کلمات ایک طرح کا تعویذ ہی تھے اور یہ تعویذ آج تک جنات اور ان کی شرارتوں کے خلاف استعمال ہو رہا ہے۔ یہ تعویذ ہاشمی روحانی مرکز فاؤنڈیشن دیوبند کی طرف سے بھی ''نامۂ مبارک'' کے نام سے ضرورت مندوں کو دیا جاتا ہے اور ہمیشہ تیر بہدف ثابت ہوتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. اِلٰى مَنْ يَّطْرُقُ مِنَ الْعُمَّارِ وَالزُّوَّارِ وَالسَّائِحِيْنَ اِلَّا طَارِقٍ يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ يَارَحْمٰن. اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْحَقِّ سَعَةً فَاِنْ تَكُ عَاشِقًا مُوْلِعًا اَوْ فَاجِرًا مُّقْتَحِمًا اَوْ دَاعِيًا حَقًّا اَوْ مُبْطِلًا فَهٰذَا كِتَابُ اللّٰهِ يَنْطِقُ عَلَيْنَا وَعَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ وَرُسُلُنَا يَكْتُبُوْنَ مَاتَمْكُرُوْنَ اُتْرُكُوْا صَاحِبَ كِتَابِيْ هٰذَا وَانْطَلِقُوْا اِلٰى عَبَدَةِ الْاَصْنَامِ وَاِلٰى مَنْ يَّزْعَمُ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ تُغْلَبُوْنَ. حٰمٓ لَا يُنْصَرُوْنَ حٰمٓ عٓسٓقٓ تَفَرَّقَ اَعْدَاءُ اللّٰهِ وَبَلَغَ حُجَّةُ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ. فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ. وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ.

جنات کے نام یہ خط جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے لکھوا کر حضرت ابودجانہ رضی اللہ عنہ کو دیا تھا۔ یہ تعویذوں کی مشروعیت کے لئے سب سے بڑی دلیل ہے۔ گلے میں جو بھی تعویذ لٹکائے جاتے ہیں وہ بھی ایک طرح کی سفارش ہوتی ہے، ایک درخواست ہوتی ہے جو بارگاہ خداوندی میں کی جاتی ہے۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنات کے نام جو خط لکھا تھا وہ بھی ایک طرح کی عرضی تھی اور اس عرضی کا یہ اثر ہوا تھا کہ جنات نے انسانوں کو ستانا بند کر دیا تھا۔ تعویذ یقیناً بالذات مؤثر نہیں ہوتے بلکہ وہ ایک طرح کا سبب ہوتے ہیں اور اسی سبب کو اختیار کرنے کے بعد اللہ کی مدد آتی ہے۔ اللہ کا فضل ہوتا ہے اور تعویذ باندھنے والوں کو شفا اور صحت نصیب ہوتی ہے۔

مخالفین تعویذ ''تمیمہ'' کو بہت اٹھاتے پھرتے ہیں، وہ تمیمہ کو تعویذ سمجھتے ہیں اور تعویذ باور کرانے کی ہر ممکن جدوجہد کرتے ہیں جب کہ تمیمہ

الگ چیز ہے اور تعویذ بالکل برعکس ہے۔

رُقی اور تمیمہ احادیث کی روشنی میں

یہاں یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ رقیٰ (را پر پیش اور قاف پر کھڑا زبر) دراصل رقیۃ بروزن سمعۃ و رقعۃ) کی جمع ہے، جس کے معنی افسون کے ہیں، ہماری زبان میں اس کو منتر نیز روزمرہ اور عاملین کی بول چال میں جھاڑ پھونک بھی کہا جاتا ہے اور تمیمہ اصل میں پوتھ اور منکے کو کہتے ہیں لیکن تعویذ کے معنی میں مستعمل ہے، اس کی جمع تمائم آتی ہے۔

(حل التشبیہات، ص، ۱۰۶)

تمیمہ اور تعویذ میں فرق

حضرت علامہ مولانا علی بن سلطان محمد القاری الحنفیؒ (متوفی ۱۰۱۴ھ) تمیمہ کی توضیح میں لکھتے ہیں، تمائم تمیمہ کی جمع ہے اور یہ وہ تعویذ ہے جو بچوں پر لٹکایا جاتا ہے۔ امام قرطبیؒ نے اس کو مطلق رکھا، لیکن انصاف یہ ہے کہ اس کو مقید کیا جائے کہ جس میں آیات قرآنی اسماء الٰہیہ اور دعاءِ ماثورہ نہ ہوں وہ تمیمہ ہے۔ تمیمہ کے بارے میں تحقیق یہ ہے کہ وہ پتھر، سیپ اور کوڑیاں ہیں جنہیں مشرکین عرب اپنے بچوں پر نظر بد سے بچاؤ کے لئے لٹکاتے تھے اور یہ باطل ہے پھر اہل لغت نے اس کو معنوی وسعت دی، حتیٰ کہ ہر تعویذ کو تمیمہ کہا جانے لگا۔ اس کا ذکر بعض شارحین نے کیا ہے۔ (مرقاۃ شرح مشکوۃ ج، ۸، ص، ۳۱۸)

ملا علی قاریؒ کی تحقیق سے یہ معلوم ہوا کہ اصل میں تمیمہ اس کو کہتے ہیں کہ جس میں اسماء الٰہیہ اور قرآنی آیات اور دعاءِ ماثورہ نہ ہوں۔ دوسرا قول یہ ہے کہ وہ پتھر اور کوڑیاں ہیں جنہیں مشرکین عرب اپنے بچوں کے گلوں میں اس لئے لٹکاتے تھے تاکہ انہیں کسی کی نظر نہ لگے۔

یہ تھا تمیمہ اور یہ وہی تمیمہ ہے، جس کی مخالفت کی گئی تھی۔ افسوسناک بات یہ ہے کہ اس تمیمہ کو مخالفین عملیات نے تعویذ کا درجہ دیدیا اور مخالفت کی جگالی شروع کردی۔ ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں کہ ادلتے بدلتے زمانہ میں تمیمہ کو تعویذ کہا جانے لگا۔ مگر اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ عوام کی غلطیوں کے باعث کسی جائز عمل کو بھی ناجائز کہہ دیا جائے جس طرح لفظ منتر، گنڈے کا استعمال جادو کرنی کرتوت اور ناجائز قسم کے ٹوٹکوں پر ہوتا ہے اسی طرح بہت سے لوگوں نے جائز قسم کے تعویذوں کو بھی جادو ٹونا اور ٹوٹکوں سے تعبیر کرنا شروع کردیا جو بہت بڑا ستم ہے اور روحانی عملیات کے ساتھ کھلی ناانصافی ہے۔

راقم الحروف کہتا ہے کہ تعویذوں کی زیادہ تر مخالفت ان لوگوں کی طرف سے ہوتی ہے جو علم وعمل میں کورے ہوتے ہیں، لیکن دنیا انہیں کسی قابل سمجھنے لگتی ہے تو وہ بزعم خود صاحب تقویٰ بن کر توحید کی لاٹھی سنبھال لیتے ہیں، وہ توحید جس پر ان کا عمل کماحقہٗ ہوتا بھی نہیں اور ان کی یہ لاٹھی جب گھومتی ہے تو اس میں بڑے بڑے بزرگوں اور دانشوروں کے سر پھوٹ جاتے ہیں۔

مسلم شریف کی پہلی حدیث یہ ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری طرف کوئی بات ایسی منسوب کردی جو جھوٹی ہو تو اس نے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالیا، العیاذ باللہ۔ اللہ کی پناہ ہزار بار، اللہ کی پناہ۔ دین کے جو خود ساختہ ٹھیکیدار آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف یہ بات منسوب کرتے ہیں کہ آپؐ نے تعویذوں کی مخالفت کی ہے اور تعویذ پہننے والے کو مشرک کہا ہے تو سوچئے آخرت میں ایسے ٹھیکیداروں پر کیا گزرتی ہے، اب تک کی بحث سے یہ تو ثابت ہوہی گیا کہ تعویذوں کے بارے میں ائمہ میں اور صحابہ میں قدرے اختلاف ہے لیکن یہ بالکل ثابت نہیں ہوتا کہ تعویذوں کی کوئی حقیقت ہی نہیں ہے اور تعویذ صرف شرک اور نافرمانی کے قبیل سے ہیں۔

جس طرح کے بچکانہ الزام تعویذوں پر لگائے جاتے ہیں اس طرح کے بچکانہ الزام سے ملت کا کوئی طبقہ اور اس طبقے کے سینکڑوں اقدامات شرک کے زد میں آتے ہیں اور وہ تمام حضرات جو تعویذوں کے پیچھے لاٹھی اٹھائے پھر رہے ہیں ان کے سیکڑوں عمل منجملہٗ بدعت قرار پاتے ہیں۔ دوسروں کی آخرت پر وار کرتے ہوئے نام نہاد پرہیزگاروں کو اپنے گریبان میں بھی جھانک لینا چاہئے کہ دوسروں پر پھبتیاں کسنے والے خود کتنے پانی میں ہیں۔

کس قدر تکلیف دہ بات ہے کہ تمیمہ کو زبردستی تعویذ کا نام دے دیا گیا ہے اور بزرگوں کو بھی دائرہ شرک میں دھکیل دیا گیا ہے، تمیمہ کا رواج صرف دورِ رسول میں ہی نہیں تھا تمیمہ کا رواج پچھڑی قوموں میں آج بھی ہے۔ آج بھی آدی واسی جیسے لوگ اپنے گلے میں سیپیاں، کوڑیاں، بلیڈ،

تعویذ، جوتے اور بلا لٹکاتے ہیں، بہت سے لوگ تانت کی بنی ہوئی چیزیں پہنتے ہیں، یہ سب تمیمے کے ضمن میں آتی ہیں۔ ان تمام کو ان تعویذوں سے تشبیہ دینا جن پر قرآنی آیات لکھی ہوں یا جن پر اللہ کے نام لکھے ہوں تو وہ فریب دہی ہے اور اس طرح کی فریب دہی کے بارے میں حدیث میں صاف صاف یہ آتا ہے کہ مَنْ غَشَّا فَلَيْسَ مِنَّا. جس نے فریب دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

امام نوویؒ فرماتے ہیں تمائم تمیمہ کی جمع ہے اس کی اصل وہ سیپیاں ہیں جنہیں اہل عرب اپنے بچوں کے گلے میں نظر بد کے دفاع کے لئے لٹکاتے تھے اور ان میں تاثیر کا اعتقاد رکھتے تھے اور تقدیر کو ٹالنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ یہ اعتقاد زمانہ جاہلیت میں تھا۔ اس میں وہ تعویذ داخل نہیں ہیں جن میں اللہ عزوجل کے اسماء اور اس کا کلام ہو اور نہ اس میں وہ شخص داخل ہے جو ان تعویذوں کو ذکر الٰہی سے برکت حاصل کرنے کی نیت سے لٹکائے اور اللہ کو مشکل کشا جانتے ہوئے لٹکائے۔

(فیض التعویذ ج۴، ص ۱۷۷۳)

اس تفصیل سے یہ بات دو اور دو چار کی طرح واضح ہوجاتی ہے کہ تعویذ اور تمیمہ دو الگ چیزیں ہیں، تمیمہ جائز نہیں ہے اور تعویذ کا استعمال جن میں اللہ کا کلام اور اللہ کے نام مذکور ہوں قطعاً جائز ہیں اور ان کی مخالفت کرنا کلام الٰہی اور اسماء الٰہی کی مخالفت کرنے کے برابر ہے۔ تمیمہ کو کچھ لوگوں نے چونکہ بہت زیادہ سر پر اٹھالیا ہے اور اس تمیمہ کو لے کر صحیح تعویذات کو ایڑی چوٹی کا زور لگا کر بدنام کرنے کی کوشش کی ہے اس لئے مناسب ہے کہ اس موضوع پر مزید اکابرین کے اقوال نقل کئے جائیں تاکہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہوجائے۔

امام ابن سیرینؒ (متوفی ۶۰۶ھ/۱۲۰۱ء) تمیمہ کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ التمائم التعاويذ والحروز وعقدها تعليقها على الانسان جامع الاصول في احاديث الرسول ابن الاثير. ج۴، ص ۷۳۳۔ (دارالکتب الحکمیہ بیروت ۱۴۱۸ھ)

تمائم کے معنی ہیں تعاویذ اور خرز (ڈوری میں پروئی ہوئی سیپیاں، منکے) اور عقد کے معنی ہیں گلے میں لٹکانا۔

امام بغویؒ فرماتے ہیں التمائم جمع التميمه وهي حزرات كانت العرب يعلقها على اولادهم يتقون بها العين بزعمهم فابطلها وروى ان النبي صلى الله عليه وسلم قطع التميمه من عنق الفضل ابن عباس الشرع.

(شرح السنۃ البغوی ج۱۲، ص ۱۶۸، المکتب الاسلامی بیروت)

تمائم جمع ہے تمیمہ کی اور یہ ان سیپیوں اور کتابوں کو کہتے ہیں جن کو عرب اپنے بچوں کے گلے میں لٹکاتے تھے ان کا اعتقاد تھا کہ اس سے نظر نہیں لگتی، شریعت نے اس کو باطل قرار دیا ہے۔

روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فضل ابن عباسؓ کے گلے سے تمیمہ کو کاٹ دیا تھا۔

امام بیہقیؒ فرماتے ہیں۔

التميمه يقال انها خروزة كانو يتقلولها يرون انها تدفع عليم الأفات ويقال فلانة تعلق فيها العوذ.

(سنن الکبریٰ البیہقی، ج۹، ص ۳۵۰، مکتبہ دارالباز مکہ مکرمہ)

تمیمہ ان سیپیوں اور کوڑیوں کو کہتے ہیں کہ جن کو زمانہ جاہلیت میں گلوں میں لٹکاتے تھے اور ان کا عقیدہ یہ ہوتا تھا کہ ان سے مصائب دور ہوتے ہیں۔ شیخ شمس الحق عظیم آبادی (متوفی ۱۳۲۹ھ/۱۹۱۱ء) تحریر فرماتے ہیں۔ (التمائم) جمع التميمه وهي التعويذ التي لايكون فيها اسماء الله تعالىٰ واياته المتلوه والدعوات ثورى تعلق على الصبى قال في النهايه التمائم جمع تميمه وهي خرزات كانت العرب تعلقها علىٰ اولادهم يتقون بها الجن في زعيهم باطلها الاسلام. (عون المعبود شمس الحق عظیم آبادی، رقم الحدیث ۳۸۸۳ دارالفکر بیروت)

تمائم جمع تمیمہ ان تعویذوں کو کہتے ہیں کہ جن میں اللہ کا نام نہ ہو قرآن کی آیت ہو نہ دعاءِ ماثورہ اور ان کو بچوں کے گلے میں لٹکایا جائے۔ نہایہ میں مذکورہ ہے کہ تمیمہ ان سیپیوں اور کوڑیوں کو کہتے ہیں کہ جن کو عرب اپنے بچوں کے گلے میں لٹکاتے تھے اور ان کا یہ عقیدہ تھا کہ اس سے بچوں کو نظر نہیں لگتی۔ شریعت نے اس کو باطل قرار دیا۔ امام طاہر پٹنیؒ (متوفی ۹۸۶ھ/۱۵۷۸ء) تحریر فرماتے ہیں کہ وعقد التمائم اى تعليق التعاويز الحزر. (مجمع بحار الانوار محمد بن طاہر ج۱، ص ۲۷۴، دارالایمان المدینۃ المنورہ) عقد التمائم کے معنی میں ڈوری میں پروئی ہوئی سیپیوں اور کوڑیوں کو گلے میں لٹکانا۔

قرآن کی آیات اور اسماء الٰہی کو تمائم نہیں کہا جاسکتا

امام بغویؒ تحریر فرماتے ہیں۔ وقال عطا لا یعد من التمائم مایکتب من القرآن. (شرح السنۃ البغوی ج۱۲، ص۱۸۸، المکتب الاسلامی، بیروت) عطا نے کہا کہ جو تعویذ قرآن مجید سے لکھا جائے اس کو تمائم میں شمار نہیں کیا جائے گا۔ امام سید ابن عابد بن شاتی تحریر فرماتے ہیں۔

وقیل ھی الخرزۃ التی تعلقھا الجاھلیہ وفی المقرب وبعضھم بتوھم ان المعاذات ھی التمائم ولیس کذالک اذا کتب فیھا القران او اسماء اللّٰہ تعالیٰ ویقال رقاہ الراقی رقیاء رقیہ اذا عوزہ ونفث فی عودتھہ۔

(ردالمختار ابن عابدین، ج۹، ص۵۲۳، دارالکتب العلمیہ بیروت)

تمیمہ وہ کوڑیاں ہیں جن کو زمانہ جاہلیت میں گلے میں لٹکاتے تھے اور مذکور ہے کہ تعویذات ہی تمائم ہیں، اس طرح نہیں ہے کہ تمیمہ صرف کوڑیاں ہیں اور تعویذات میں جب قرآن مجید یا اسماء الٰہی لکھے جائیں تو ان کے استعمال میں کوئی حرج نہیں۔ اس گفتگو سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ کوڑیوں اور سیپیوں کو تمیمہ کہتے ہیں، کاغذ چمڑہ اور دیگر چیزیں جن پر قرآن شریف کی آیات لکھی ہوں، ان کو تعویذ کہا جاتا ہے۔

جو لوگ تعویذوں کو تمیمہ کہتے ہیں وہ یقیناً غلطی پر ہیں اور یقیناً قرآن حکیم اور اسماء الٰہی کی توہین کے مرتکب ہوتے ہیں، وہ کتنے بھی اہم ہوں ان کی اتباع کر کے گمراہ نہیں ہونا چاہیے۔

ان روایات کا جائزہ جو تعویذوں کی ممانعت میں وارد ہوئی ہیں

آیئے اب ان روایات پر نظر ڈالیں جن روایات سے تعویذوں کی ممانعت ثابت ہوتی ہے۔ سب سے پہلے یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ دین اسلام آہستہ آہستہ پھیلا ہے اور آہستہ آہستہ حلال وحرام کے مسائل نافذ ہوئے ہیں۔ اسلام کے شروع میں کچھ باتیں قطعاً ناجائز تھیں، بعد میں ان میں نرمی برتی گئی، جب کہ اسلام کے شروع میں کچھ چیزیں جائز تھیں بعد میں انہیں ناجائز قرار دیا گیا۔ اگر سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم شروع سے آخر تک ذہن میں نہیں ہوگی تو بات سمجھ میں نہیں آئے گی، کتنی ہی آیات منسوخ ہوگئی تھی اور کتنی ہی سنتیں متروک کردی گئی تھیں اور یہ سب کچھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم ہی پر ہوتا تھا، مثلاً تراویح میں شراب صرف نماز کی حالت میں پینی ممنوع تھی، بعد میں شراب کو مطلقاً حرام کردیا گیا، شروع میں صرف کالا کتا پالنا ممنوع تھا بعد میں ہر کتے کو خواہ وہ کسی بھی رنگ کا ہو ممنوع قرار دیدیا گیا۔ بعینہ یہی حال تعویذوں کا بھی ہے۔ شروع شروع میں تعویذوں کی مخالفت کی گئی کیوں کہ جھاڑ پھونک کا کام زیادہ تر یہودی کرتے تھے اور ان سے علاج کرنے کا مطلب اپنے عقیدے کو پامال کرنا تھا اس لئے شدید جھاڑ پھونک کی شدید مخالفت کی گئی اور آہستہ آہستہ اس کی اجازت دیدی گئی، بالخصوص اس وقت جب جھاڑ پھونک کرنے والے صحابہ میں بھی پیدا ہوگئے اور سورۂ فاتحہ کو سورۃ الرقیہ قرار دے دیا گیا۔ حقائق کو ذہن نشین کرنے کے لئے کچھ احادیث اور فقہاء کی رائے کو ہم سوال وجواب کی صورت میں نقل کرتے ہیں، انشاء اللہ اس انداز سے بات ناظرین کے دل ودماغ میں اتر جائے گی اور حقیقت منقح ہوجائے گی۔

سوال: اس حدیث کے کیا معنی ہیں جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمائم کو شرک بتایا ہے؟

جواب: اس حدیث کو امام ابوداؤدؒ نے اپنی سنن میں نقل کیا ہے جس کا ذکر ہم رقیہ کے باب میں کرچکے ہیں۔ اس حدیث میں تمائم یعنی سیپیوں اور کوڑیوں کی ممانعت ہے نہ کہ تعویذ کی۔

سوال: اس حدیث کا کیا مطلب ہے جس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گلے میں کچھ پہننے سے منع فرمایا ہے۔

جواب: اس حدیث کو امام ابوداؤدؒ نے اپنی سنن میں نقل کیا ہے۔

قال لی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یاا ویفع لعل الحیاۃ ستطول بک بعدی فاخبر الناس انہ من عقد لحیتہ او تقلد وترا او استنجی برجیع دابۃ او عظم فان محمد صلّی اللّٰہ علیہ وسلم منہ بری. (سنن ابوداؤد کتاب الطہارۃ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اویفع! تمہاری عمر دراز ہو اور میرے بعد بھی اگر تم زندہ رہو تو لوگوں کو بتادینا کہ جس نے اپنی داڑھی میں گرہ لگائی یا گلے میں کچھ لٹکایا جانور کے گوبر یا ہاڈی سے استنجا کیا تو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بیزار ہیں۔

امام قرطبیؒ اس حدیث کا مفہوم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

...ه كته تحذير مما كان اهل الجاهلية يصنعونه من تعليق التمائم والقلائد ويظنون انها تقيهم وتصرف عنهم البلاء وذلك لا يصرفه الا الله عزوجل وهو المعافى والمبتلى لا شريك له فنهاهم رسول الله صلّى الله عليه وسلم عما كانوا يصنعون من ذالك في جاهليتهم وعن عائشة قالت ما تعلق بعد نزول البلاء فليس من التمائم.

(تفسیر الجامع اور حکام القرآن القرطبی سورۂ بنی اسرائیل)

ان تمام کی ممانعت دورِ جاہلیت کی وجہ سے تھی جب لوگ تمائم اور تعویذ اس عقیدے سے پہنتے تھے کہ یہ مصیبت کو دور کرے گا جب کہ حق یہ ہے صرف اللہ ہی حفاظت فرماتا ہے اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ممانعت فرمائی۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اگر مصیبت نازل ہونے کے بعد جو تعویذ لٹکایا جائے وہ تمیمہ نہیں ہے۔

سوال: اس حدیث کے کیا معنی ہیں جس میں عبداللہ ابن مسعودؓ نے بیوی کے گلے سے دھاگہ نکال کر فرمایا کہ یہ سب شرک ہے۔

جواب: امام حاکمؒ حدیث بیان کرتے ہیں کہ عن زینب امراة عبدالله ابن مسعودؓ ان عبدالله راعي في عنقي خيطاً فقال ما هذا قلت خيط رقي لي فيه قالت فاخذه ثم قطعه ثم قال انتم آل عبدالله لاغنياء عن الشرك (رواہ ابن حبان والحاکم)

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دم کرنا تمائم لٹکانا اور میاں بیوی کے لئے جادو کرنا شرک ہے۔ حضرت عبداللہؓ کی بیوی نے کہا آپ اس طرح کیوں کہتے ہیں خدا کی قسم میری آنکھ میں کچھ پڑ گیا تھا، میں فلاں یہودی کے پاس جایا کرتی تھی وہ میری آنکھ پر دم کرتا تھا اور وہ جب مجھ پر دم کرتا تھا تو مجھے آرام آجاتا تھا۔ حضرت عبداللہؓ نے کہا کہ یہ شیطان کا عمل تھا وہ اپنے ہاتھ سے آنکھ میں چھوتا تھا اور جب وہ یہودی دم کرتا تو وہ اپنے ہاتھ کو ہٹالیتا تھا۔

امام بیہقی اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

...لكن هيته تعلقها وهو يرئ تمام العافيه وزوال العلة منها على ما كان اهل الجاهلية يصنعون فاما من تعليقها متبركاً بذكر الله تعالى فيها وهو يعلم ان لا كاشف الا الله ولا دافع عنه سواه فلا باس بها انشآء الله.

(سنن الکبریٰ للبیہقی ج۹، ص۳۵۰، مکتبہ دارالباز مکہ مکرمہ)

اس قسم کی احادیث میں ان تمائم کو شرک فرمایا ہے جن کو لٹکانے والوں کا یہ عقیدہ ہو کہ مکمل عافیت اور بیماری اور مکمل زوال ان تمائم کی وجہ سے ہوگا۔ جیسا کہ زمانۂ جاہلیت میں مشرکین کا عقیدہ تھا لیکن جس نے اللہ تعالیٰ کے ذکر سے برکت حاصل کرنے کے لئے تعویذ کو لٹکایا اور اس کا یہ اعتقاد ہو کہ مصیبت ٹالنے والا اور مرض کو دور کرنے والا صرف اللہ عز وجل ہے تو تعویذ لٹکانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام بیہقی فرماتے ہیں۔ والذی روی عن ابن مسعودؓ مرفوعاً ان الرقى والتمائم والقوله شرك فانما ارادو والله اعلم. ما كان من الرقى والتمائم بخير لسان العربيه مالا يدرى. (السنن الصغیر للبیہقی، ج۲، ص۴۲۳، دارالکتب العلمیہ بیروت)

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ دم اور تمائم شرک ہے اس سے ان کی یہ مراد ہے کہ وہ دم اور تعویذ وغیرہ شرک ہیں جو عربی میں نہ ہوں اور ان کے معنی غیر معلوم ہوں۔

سوال: اس حدیث کے کیا معنی ہیں جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمائم کو ناپسند فرمایا۔

جواب: اس حدیث کو امام ابوداوُدؒ نے اپنی سنن میں روایت کیا ہے۔ حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دس باتوں کو ناپسند فرمایا کرتے تھے، خلق کی زردی سفید بالوں کو بدلنا ٹخنوں سے نیچے پاجامہ پہننا، سونے کی انگوٹھی پہننا، غیروں کو دکھانے کے لئے عورتوں کا سنگھار کرنا، گوٹوں سے کھیلنا، معوذات کے سوا اور چیزوں سے دم کرنا، گنڈے باندھنا، دوسری جگہ پانی ڈالنا یا غلط جگہ پانی (منی) ڈالنا اور بچے کی صحت بگاڑ دینا۔ (سنن ابوداوُد، کتاب الخاتم)

اولاً یہ حدیث ضعیف اور منکر ہے، دوسرے یہ کہ اس حدیث میں تمائم کی ممانعت ہے نہ کہ تعویذ کی۔

سوال: اس حدیث کے کیا معنی ہیں جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کی بیعت قبول نہیں فرمائی جس کے گلے میں تمیمہ تھا۔

جواب: اس حدیث کو امام احمد ابن حنبلؒ نے مسند امام احمد میں نقل کیا ہے۔ حدثنا عبدالصمد بن عبدالوارث حدثنا

عبدالعزیز ابن مسلم حدثنا یزید ابن ابی منصور عن وخین الحجری عقبہ ابن عامر الجھنی ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اقبل الیہ رھط قبل تسعة و امسک عن واحد فقالو یارسول اللّٰہ بالعبث تسعة و ترکت ھٰذا قال ان علیہ تمیمہ فادخل یدہ فقطعھا فبایعۂ وقال من علق تمیمة فقد اشرک

(مسند امام احمد)

عقبہ ابن عامر روایت کرتے ہیں کہ ایک گروہ (لوگوں کا) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیعت کے لئے حاضر ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے نو لوگوں کی بیعت قبول کرلی۔ ان لوگوں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے ہم سب کی بیعت قبول کرلی لیکن ایک کی قبول کی نہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شخص تمیمہ پہنے ہوئے ہے۔ اس شخص نے کرتے میں ہاتھ ڈال کر اسے توڑ دیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بیعت قبول فرمالی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے تمیمہ پہنا اس نے شرک کیا۔ اس بات کے سبھی قائل ہیں کہ تمیمہ ناجائز ہے کیوں کہ سیپ، پتھر اور کوڑی کو تمیمہ کہتے ہیں۔ اس کے ناجائز ہونے میں کوئی شک نہیں، قرآن حدیث پر مشتمل دعاؤں کو تعویذ کہا جاتا ہے جو صحابہ کے عمل اور علماء کے فتاووں سے درست ثابت ہے۔ تمیمہ اور تعویذ میں کھلا فرق ہے اور متعدد روایات سے یہ ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمیمہ کی ہی مخالفت کی اور دورِ جاہلیت تمیمہ ہی عرب میں رائج تھا۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ ہندوستان کے بعض علاقوں میں یہ تمیمہ آج بھی عورتوں اور بچوں کے گلے میں دکھائی دیتا ہے اور اس کا استعمال آج بھی کفار و مشرکین ہی کرتے ہیں، اس کو تعویذ سمجھنا یا بتانا کوری ابلہی ہے۔

سوال: اس حدیث کے کیا معنی ہیں جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ اس شخص کے مقصد کو پورا نہ کرے جس نے تمیمہ لٹکایا۔

جواب: اس حدیث کو احمد ابن حنبلؒ نے مسند احمد میں نقل کیا ہے۔

حدثنا ابو عبدالرحمن اخبرنا حیٰوۃ اخبرنا خالد ابن عبید قال سمعت مشرح بن ھامان یقول سمعت عقبہ ابن عامر یقول سمعت رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلم یقول من تعلق تمیمة فلا اَتم اللّٰہ لہ و من تعلق ودعة فلا دع اللّٰہ لہ.

حضرت عقبہ ابن عامرؓ بیان کرتے ہیں کہ جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے تمیم کو لٹکایا اللہ اس کے مقصد کو پورا نہ کرے اور جس نے سیپ لٹکائی اللہ اس کی حفاظت نہ کرے۔ امام ابن اثیر جوزیؒ فرماتے ہیں۔

والحدیث الأخر من علق تمیمة فلا اُتم اللّٰہ لہ کانھم کانو یعتقدون انھا تمام الدواء والشفآء انما جعلھا شرکاً لانھم ارادو بھا دفع المتادیرُ الکتوبة علیھم فطلبوا دفع الاذیٰ من غیر اللّٰہ الذی ھو دافعه.

(النھایہ ابن اثیر جوزی، ج ۱، ص ۱۹۳، دار الکتب العلمیہ بیروت)

حدیث میں تمائم کو شرک کہا گیا ہے کیوں کہ زمانہ جاہلیت میں کفار تمائم کے متعلق مکمل دوا اور شفا کا اعتقاد رکھتے تھے اور ان کا یہ عقیدہ تھا کہ یہ تمائم اللہ کی لکھی ہوئی تقدیر کو ٹال دیتے ہیں اور وہ غیر اللہ کی مدد سے مصائب کو دور کرنا چاہتے تھے۔

سوال: عبداللہ ابن علیم کی حدیث سے کیا مراد ہے؟

جواب: امام ترمذیؒ نقل فرماتے ہیں۔

حدثنا محمد ابن مدویہ حدثنا عبیداللّٰہ بن موسیٰ عن محمد بن عبدالرحمن ابن ابی لیلیٰ عن عیسیٰ اخیہ قال دخلت علی عبداللّٰہ ابن حکیم ابی معید الجھنی اعودہ وبہ حمرۃ فقلنا من تعلق شیئًا وُکلَ الیہ.

(سنن الترمذی کتاب الطب باب ماجاء فی کراہیة التعلیق)

عیسیٰ ابن عبدالرحمٰن ابن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں۔ میں عبداللہ ابن عکیم ابومعید الجہنی کی عیادت کرنے کے لئے گیا ان پر ورم تھا، ہم نے کہا آپ کوئی چیز کیوں نہیں لٹکاتے۔ انہوں نے کہا کہ موت اس سے زیادہ قریب ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے کسی چیز کو لٹکایا وہ اسی کے سپرد کر دیا جائے گا۔

(نوٹ) حضرت عبداللہ ابن عکیم کی ملاقات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے اس لئے یہ روایت مرفوع ہے۔

امام بیہقیؒ تحریر فرماتے ہیں۔

والکراھیة فیمن تعلھا وھو یریٰ تمام العافیه وزوال

... ما كان اهل الجاهلية يصنعون فامّا من تعلقها ... تعالىٰ فيها وهو يعلم ان لا كاشف الاالله ولا ... فلا باس بها انشاء الله.

(سنن کبریٰ للبیہقی ج ۹، ص ۳۵۰، مکتبہ دارالباز مکہ مکرمہ)

... شرک فرمایا جن تعویذات کو لٹکانے کا یہ اعتقاد ہو کہ مکمل ... کا مکمل زوال ان تعویذات کی وجہ سے ہوگا جیسا کہ زمانہ ... میں مشرکین کا عقیدہ تھا لیکن جس نے اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ... کرنے کے لئے تعویذ کو لٹکایا اور اس کا یہ اعتقاد ہو کہ مصیبت ... اور مرض کو دور کرنے والا صرف اللہ عزوجل ہے تو پھر تعویذ ... میں کوئی حرج نہیں۔

... طیبیؒ فرماتے ہیں۔

... اور کوڑی لٹکانے پر آپ نے شرک کا اطلاق اس لئے فرمایا کہ ... میں ان کے لٹکانے کا جو طریقہ معروف اور مروج تھا وہ ... تھا کیوں کہ ان کے متعلق ان کا اعتقاد شرک کی طرف سے ...

سوال: اس حدیث کے کیا معنی ہیں کہ جس شخص نے تمیمہ کو لٹکایا وہ ... میں گیا۔ اس حدیث پر گفتگو کی جا چکی ہے یہ ایک مرفوع ... ہے۔ محدثین نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔

... قرطبیؒ تحریر فرماتے ہیں۔

... الاستشفا بالقرآن معلقاً وغير معلق لايكون شركاء ... عليه السلام من علق شيئاً وكل اليه فمن علق القرآن ... الله يكله الى غيره.

(تفسیر الجامع مع الاحکام القرآن القرطبی سورۂ بنی اسرائیل)

... اعتراض کیا جائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ... نے گلے میں کسی چیز کو لٹکایا وہ اسی کے سپرد کیا جائے گا تو جس ... اپنے گلے میں لٹکایا تو امید کی جاسکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ... گے اس کو کسی کے سپرد نہیں کریں گے کیوں کہ قرآن ... میں اللہ ہی پر توکل ہوتا ہے اور اللہ ہی کی طرف ...

... سے یہ بات اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمیمہ کی مخالفت کی تھی اور تمیمہ کا اطلاق ہرگز ہرگز تعویذ پر نہیں ہوتا۔

تمیمہ کہتے ہیں کہ سیپی، کوڑی اور مخصوص قسم کے پتھروں کو۔ ان کے بارے میں زمانہ جاہلیت میں عقیدہ یہ تھا کہ یہ چیزیں بلاؤں سے محفوظ رکھتی ہیں۔ تعویذ جو قرآن اور اسماء حسنیٰ پر مشتمل ہوتے ہیں ان کے بارے میں اہل ایمان کا عقیدہ یہ ہے کہ ہر ایک سبب اور وسیلہ کا درجہ رکھتے ہیں اور ان کی برکت اللہ امراض سے شفا دیتا ہے اور مصائب سے نجات دلاتا ہے دونوں چیزوں میں اور دونوں طرح کی سوچوں میں زمین وآسمان کا فرق ہے، جو لوگ تعویذوں کی مخالفت کرتے وقت تمیمہ کا تذکرہ کرتے ہیں وہ ناانصافی بلکہ ستم ڈھانے کی باتیں کرتے ہیں۔ تمیمہ سرتاپا شرک اور اس سے متعلق عقیدہ سرتاپا باطل ہے اور تعویذ اللہ کے کلام سے قرابت پیدا کرنے کا ذریعہ ہے اور اللہ کی پر توکل ہونے کی بنا پر سرتاپا جائز ہے اور ذریعہ ہدایت ہے۔ مخالفین تعویذ اگر لاعلمی کی بنا پر مخالفت کرتے رہیں تو وہ اس تفصیل کو پڑھیں سدھر جائیں گے اور تائب ہو جائیں گے لیکن اگر ان کی مخالفت برائے مخالفت ہے اور انہیں تعویذوں سے للہی بغض ہے تو دفتر کے دفتر بھی ان کی اصلاح نہ کر سکیں گے اس لئے سوتے ہوئے کو جگانا آسان ہے لیکن جو سونے کی ایکٹنگ کر رہا ہو اس کو جگانا ناممکن ہے۔

اکابرین امت کا روحانی اثاثہ ملاحظہ کیجئے

قرآن حکیم میں اصحاب کہف کا ذکر ہے اور بطور خاص رب العالمین اصحاب کہف کا ذکر قرآن حکیم میں کیا ہے۔ ان کے ناموں میں اختلاف ہے۔ راقم الحروف نے اختلاف کو نظر انداز کرتے ہوئے ان ناموں کو اہمیت دی ہے۔

يمليخا، مكسلمينا، كشفوطط، اذر فطيونس، كشافطيونس، تبيونس، يوانس بوس و كلبهم قطمير.

اکابرین کا ان ناموں سے استفادہ کرنے کا طریقہ کار یہ رہا۔

الٰهي بحرمت يمليخا، مكسلمينا، كشفوطط، اذر فطيونس، كشافطيونس، تبيونس، يوانس بوس و كلبهم قطمير وعلى الله قصد السبيل ومنها جائر ولو شآء لهدٰكم اجمعين. برحمتك ياارحم الرّاحمين.

تعویذات اور دم کی برکات میں مولانا محمد بشیر فاروقی لکھتے ہیں۔

اصحاب کہف کے ناموں کی تاثیر وخواص۔

یہ اسماء لکھ کر اگر دروازے پر لٹکا دیئے جائیں تو مکان لٹنے اور جلنے سے محفوظ رہے۔ ان ناموں کی برکت کشتی اور پانی کا جہاز ڈوبنے سے محفوظ رہتا ہے۔ ان ناموں کی برکت سے معذور (بھاگا ہوا) واپس آجاتا ہے۔ اگر کہیں آگ لگی ہو اور ان ناموں کو کپڑے پر لکھ کر وہاں ڈال دیا جائے تو آگ بجھ جاتی ہے۔ بچے کے رونے، بچے کے سوکھنے اور بادی کے بخار کو دفع کرنے، خشکی اور تری میں غرق ہونے سے قیدیوں کو نجات دلانے وغیرہ میں یہ اسماء تیر کی طرح کام کرتے ہیں اور ان کی برکت حیرت وانگیز نتائج ظاہر ہوتے ہیں۔

تفسیر صاوی میں حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ اصحاب کہف کا نام ۹ کاموں کے لئے مفید ثابت ہوتے ہیں۔

(۱) بھاگے ہوئے شخص کو واپس بلانے کے لئے (۲) آگ بجھانے کے لئے کپڑے پر لکھ کر آگ میں ڈالیں (۳) رونے والے بچوں کے لئے (۴) دردِ سر کے لئے (۵) ام الصبیان سے نجات کے لئے (۶) خشکی اور تری میں حادثہ سے محفوظ رہنے کے لئے (۷) مال وجان کی حفاظت کے لئے (۸) گناہوں سے حفاظت کے لئے (۹) عقل میں اضافہ کرنے کے لئے۔ (تفسیر صاوی، ج،۳،ص،۹)

جنات کو دفع کرنے کے لئے

حضرت شاہ ولی اللہؒ نے فرمایا کہ جنات کو دفع کرنے کے لئے اصحاب کہف کے نام لکھ کر گھر کی دیواروں پر لگا دیں، اب ہاشمی روحانی مرکز فاؤنڈیشن دیوبند نے ان ناموں سے استفادہ کرنے کے لئے ایک گھڑی بھی تیار کر لی ہے جس کے بے انتہا فوائد ظاہر ہو رہے ہیں اور لوگوں کو جنات کی شرارتوں سے نجات مل رہی ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہؒ نے فرمایا کہ اگر کسی عورت کے اولاد نرینہ نہ ہوتی ہو تو حمل کے تین ماہ کے اندر اندر ہرن کی جھلی پر گلاب وزعفران سے یہ عبارت لکھ کر حاملہ کے گلے میں ڈالیں، انشاءاللہ لڑکا پیدا ہوگا۔

عبارت یہ ہے۔

بحق مریم عیسیٰ ابنا صالحاً

لعدیل العمر علیٰ محمد وآلہ

دردِ زہ کی دعا

فتح الملک الحمید میں بروایت حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول ہے۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے جنگل میں کسی وحشی جانور (مادہ) کو دیکھا جو دردِ زہ سے تڑپ رہی تھی اور اس کے بچہ پیدا نہیں ہو رہا تھا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ فضل خدا سے حضرت مریم پیدا ہوئیں، حضرت مریم سے عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔ اے مولا تو بھی اللہ کے فضل سے پیدا ہو جا، یہ پڑھ کر آپ نے اس مادہ پر دم کیا اور فوراً ہی بچہ پیدا ہو گیا۔

سانپ کا زہر اتارنے کی دعا

امام عارف باللہ کمال الدین دمیریؒ نے سانپ کا زہر اتارنے کے لئے یہ دعا تحریر کی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ محمّد فی المرسلین نوح نوح قَالَ لکم نوح من ذکرنی فلاتدعوہ۔ (حیاۃ الحیوان)

تجربہ شاہد ہے کہ اگر کسی کے سانپ کاٹ لے تو نیم کی ایک ٹہنی پڑھ کر اس پر ۴۰ مرتبہ یہ دعا پڑھ کر اگر سانپ نے جس جگہ کاٹا ہو وہاں ۴۰ ہی مرتبہ وہ ٹہنی پھیر دیں تو زہر اتر جاتا ہے۔

فقہاء کرام کے ناموں کا تعویذ

امام دمیریؒ بعض اہل خیر حضرات سے روایت کیا ہے کہ مدینہ منورہ کے ان سات فقہاء کے نام لکھ کر اگر کسی اناج میں رکھ دیئے جائیں تو اناج میں کیڑا نہیں لگے گا، دیمک جیسے جانوروں سے بھی گھر محفوظ رہے گا۔

انّ اسماء الفقھاء السبعۃ الذین کانو بالمدینۃ الشریفۃ اذا کتبت فی الرقعۃ وجعلت فی القم فانتہ لا یسوس مادامت الرّقعۃ فیہ۔

یعنی ساتوں فقہا کے نام لکھ کر اگر گیہوں میں رکھ دیئے جائیں تو جب تک یہ پرچہ گیہوں میں رہے گا تو انہیں گھن نہیں لگے گا۔

وہ ساتوں نام یہ ہیں۔ (۱) عبیداللہؒ (۲) عروہؒ (۳) قاسمؒ (۴) سعید (۵) ابوبکر (۶) سلیمان (۷) خارجہ۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا تعویذ لکھ کر عطا کرنا

حضرت امام جلال الدین سیوطیؒ نے ''کتاب الاتقان'' میں حضرت محدث ابن السنیؒ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ جب حضرت فاطمہؓ کو درد زہ ہوتا تھا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ یہ آیات لکھوا کر حضرت فاطمہؓ کے ہاتھ میں دے دیا کرتے تھے۔ ان آیات کی برکت سے آسانی سے ولادت ہوجاتی تھی۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم. اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ. یُغْشِی الَّیْلَ النَّھَارَ یَطْلُبُهٗ حَثِیْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ. تَبٰرَکَ اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْن.

مرض کے ازالہ کے لئے مجرب عمل

حضرت امام بیہقیؒ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے سورۂ انعام کے بارے میں فرمایا کہ جب بھی یہ سورت کسی بیمار پر پڑھی گئی تو اللہ تعالیٰ نے اس کو شفا بخشی۔

(شعب الایمان، ج۲، ص۴۷۱)

امام سیوطیؒ فرماتے ہیں، معوذتین اور دیگر اسماء الٰہیہ طب روحانی میں جب یہ سورتیں یہ اسماء بزرگوں کی زبان پر جاری ہوں تو باذن اللہ شفا نصیب ہوتی ہے اور جب زبان کی تاثیر میں کمی واقع ہوئی تب لوگوں نے دواؤں کا سہارا لینا شروع کیا۔

امام سیوطیؒ نے فرمایا ہے کہ اگر قرآن پڑھ کر پہاڑ پر بھی دم کیا جائے تو وہ اپنی جگہ سے ہٹ جاتا ہے۔ (الاتقان، ج۲، ص۴)

علامہ ابن قیمؒ دم کی تعریف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ دم کرنے والے کی روحانی کیفیت جتنی زیادہ ہوگی اتنی ہی تاثیر دم کی ظاہر ہوگی۔ (زاد المعاد، ج۴، ص۱۶۵)

قرآن کریم اور اسماء الٰہیہ گھول کر پینا

علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر قرطبی میں اور علامہ صاوی رحمۃ اللہ علیہ نے حاشیہ صاوی علی التفسیر جلالین اور امام بیہقی علیہ الرحمہ نے کتاب الدعوات میں حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل فرمائی ہے۔ کہ جس عورت کے ہاں بچے کی ولادت مشکل ہو تو وہ ایک پرچہ میں یہ تعویذ (یہ کلمات اور دو آیتیں) لکھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم. لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْم. سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم. کَاَنَّھُمْ یَوْمَ یَرَوْنَ مَا یُوْعَدُوْنَ لَمْ یَلْبَثُوْا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّھَارٍ بَلٰغٌ فَھَلْ یُھْلَکُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْن. کَاَنَّھُمْ یَوْمَ یَرَوْنَھَا لَمْ یَلْبَثُوْا اِلَّا عَشِیَّةً اَوْ ضُحٰھَا. اسے پانی میں گھول کر پی لے۔ (الاتقان، ج۲، ص۴۳۹، مکتبہ غوثیہ کراچی)

بچے کی پیدائش میں آسانی کے لئے تعویذ

امام خلال کہتے ہیں کہ ہمیں ابوبکر الزری نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ امام احمد ابن حنبلؒ کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ اے عبداللہ دو دن سے ایک عورت بچے کی ولادت کی مشکل میں مبتلا ہے، آپ اس کے لئے ایک تعویذ لکھ کر دے دیں۔ آپ نے فرمایا تم ایک پیالہ اور زعفران لے کر آؤ۔ امام مروزی فرماتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبلؒ کو بہت سے لوگوں کے لئے یہ تعویذ لکھتے ہوئے دیکھا ہے اور انہوں نے حضرت عکرمہؓ سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک گائے کے قریب سے گزرے جس پر اس کے بچے کی ولادت مشکل ہوگئی تھی۔ گائے نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف فریاد کی نظروں سے دیکھا کہ جیسے وہ کہہ رہی ہو اے اللہ کے نبی میرے لئے دعا فرمادیں کہ مجھے اس تکلیف سے نجات مل جائے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ کلمات کہے۔

یاخالق النفس من النفس وما مخلص النفس من النفس وما مخرج النفس من الفنس خلّصھا

اے جان سے جان پیدا کرنے والے اور جان کو جان سے پیدا کرنے والے اور جان کو جان سے خلاصی دینے والے اور جان کو جان سے نکالنے والے اس کو خلاصی عطا فرما۔

آپ فرماتے ہیں کہ گائے نے اسی وقت بچہ جن دیا۔ آپ فرماتے

ہیں کہ اگر کوئی عورت دردِ زہ کی تکلیف میں مبتلا ہو تو اس کو بھی یہ کلمات لکھ کر دیدو۔

علامہ ابن قیمؒ نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ دَم کے بارے میں جتنی بھی دعائیں منقول ہیں ان سب کو تعویذ کی صورت میں لکھ کر بنانا مفید ہے۔ (زادالمعاد، ج ۴، ص ۳۲۸)

بادی کے بخار کے لئے تعویذ

زادالمعاد میں ہے کہ بادی کے بخار کو دفع کرنے کے لئے ایک کاغذ پر تین بار یہ لکھا جائے۔ بسم الله فرّت بسم الله مرّت بسم الله قلّت. ہر روز ایک کاغذ پانی میں پی لیں یا منگل لیں۔
(زادالمعارج، جلد ۴ صفحہ ۳۲۹)

آیات شفا سے علاج

شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے مدارج النبوۃ میں اور امام ابن الحاجؒ نے شرک وبدعت کی رد میں ایک کتاب لکھی ہے اس کتاب میں لکھتے ہیں۔ ابوالقاسم قشیریؒ سے منقول ہے وہ فرماتے ہیں کہ ان کا بچہ بیمار ہو گیا اس کی بیماری اتنی سخت تھی کہ وہ قریب المرگ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بچے کا حال عرض کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم آیات شفا سے دور کیوں رہتے ہو، کیوں ان آیات سے فائدہ نہیں اٹھاتے اور ان کے ذریعہ شفا کیوں نہیں حاصل کرتے۔ اسی وقت میری آنکھ کھل گئی اور میں غور کرنے لگا اور میں نے قرآن حکیم اٹھایا تو میں نے ان آیات شفا کو ۶ جگہ پایا وہ آیات یہ ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ ○ وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوبِهِمْ. (سورہ توبہ آیت ۱۴، ۱۵)

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُم مَّوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ○ (سورہ یونس، آیت ۵۷)

يَخْرُجُ مِن بُطُونِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ. (سورہ حجرات، آیت ۶۹)

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا ○ (سوۃ الاسراء، آیت ۸۲)

وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ ○ (سورۃ الشعراء، آیت ۸۰)

قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَآءٌ. (سورہ حٰم سجدہ آیت ۴۴)

ابوالقاسم قشیریؒ فرماتے ہیں۔ میں نے آیات شفا کو لکھا پانی میں گھول کر بچے کو پلا دیا اور وہ بچہ اسی وقت شفا پا گیا، گویا کہ اس کے پاؤں سے گرہ کھول دی گئی ہو۔

(مدارج النبوہ المرخل لابن الحاج المالکی، ج ۴، ص ۳۲۷)

امام سبکیؒ نے ان آیات کو مجرب فرمایا ہے، آپ فرماتے ہیں۔ میں نے بہت سے مشائخ کرام کو دیکھا کہ انہوں نے یہ آیات مریض کے لئے لکھیں اور برتن میں ڈال کر شفا کی امید پر پلائیں۔ یہ آیات علامہ زرکشی، امام قسطلانی، شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ، علامہ اسماعیل حقی، علامہ آلوسیؒ نے بھی ذکر فرمائی ہے۔

مختلف تعویذات کے استعمال کا طریقہ

امام الحاجؒ نے متذکرہ بالا اور دیگر متعدد تعویذات کا ذکر کر کے آخر میں طریقہ استعمال یوں بیان فرمایا ہے۔

ان کے استعمال کی ترکیب یہ ہے کہ تعویذات کسی صاف برتن (طشتری یا چینی کی پلیٹ وغیرہ) میں لکھے جائیں، پھر اس برتن کو صاف پانی سے دھویا جائے یا تعویذ کاغذ پر بنا کر اس کو پانی میں حل کر لیا جائے پھر اس پانی کو نہار منہ پی لیا جائے اور اس پانی سے جسم کا مسح کیا جائے۔

(المدخل لابن الحاج المالکی، ج ۴، ص ۳۲۸)

وَمَا زَالَ الاشياخ مِنَ الاكابر رحمة الله عليهم يكتبون الآيات من القرآن والادعية فيستونها لمرضا هم يجدون العافيه عليها.

امام الحاجؒ فرماتے ہیں کہ ہمیشہ سے مشائخ کبار قرآن حکیم کی آیات اور دعائیں لکھتے اور مریضوں کو پلاتے آئے ہیں اور مریض ان سے شفایاب ہو جاتے ہیں۔ (المدخل لابن الحاج المالکی، ج ۴، ۳۲۸)

دل کی سختی دور کرنے کا تعویذ

امام حاکمؒ فرماتے ہیں کہ امام ابوجعفر محمد ابن علی یعنی امام باقرؒ نے فرمایا۔ مَنْ وَجَدَ فِي قَلْبِهِ قَسْوَةً فَلْيَكْتُبْ يٰسٓ وَالْقُرْآن . فی جام بزعفران ثم یشربهٗ. جو شخص اپنے قلب میں سختی پائے اسے چاہئے کہ وہ

زعفران سے سورۂ یٰسین ایک پیالہ (یا پلیٹ) میں لکھ کر پی لے۔

(مستدرک للحاکم، ج۳، ص۲۱۰)

امام حاکم کے علاوہ امام حکیم ترمذیؒ، امام بیہقیؒ اور امام سیوطیؒ نے بھی یہ طریقہ ذکر فرمایا ہے۔ امام حکیم ترمذی فرماتے ہیں۔ عن مجاهد قال لاباس ان یکتب القرآن ثم یغسلهٗ ویسقی المریض.

امام مجاہد فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ قرآن حکیم لکھا جائے پھر اس کو دھوکر پلایا جائے۔ (نوادر الاصول، ج۳، ص۲۵۸)

محی السنہ امام بغویؒ لکھتے ہیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتی تھیں کہ تعویذ پانی میں ڈالا جائے پھر اس سے مریض کا علاج کیا جائے اور امام مجاہد نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں کہ قرآن لکھ کر اس کو دھوکر مریض کو پلایا جائے اور حضرت ابن عباسؓ نے حکم فرمایا کہ جس عورت کے ہاں بچے کی ولادت دشوار ہو اس کے لئے دو آیتیں اور کچھ کلمات لکھے جائیں پھر انہیں پانی میں گھول کر پلایا جائے اور ایوب کہتے ہیں کہ میں نے ابو قلابہ کو دیکھا کہ انہوں نے تعویذ لکھا پھر کسی جنون زدہ کو گھول کر پلایا۔

(شرح السنہ، ج۶، ص۲۵۴)

میٹھی چیز پر قرآن کریم لکھ کر اسے کھانے کا جواز

امام سیوطیؒ لکھتے ہیں کہ امام نوویؒ نے شرح مہذب میں فرمایا کہ اگر قرآن کسی برتن میں لکھا جائے پھر اسے دھوکر مریض کو پلایا جائے تو حسن بصریؒ، مجاہدؒ، ابو قلابہؒ، اور اوزاعیؒ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں اور امام نخعی نے اس کو مکروہ کہا۔ امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے مذہب کا تقاضہ ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں، پس بالتحقیق قاضی حسین اور بغویؒ وغیرہ نے فرمایا کہ اگر قرآنی آیات مٹھائی اور طعام پر لکھی جائیں تو اس کو کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ (الاتقان، ج۲، ص۲۵۶) اس بحث میں امام بغویؒ کی عبارت میں یہ بات سامنے آئی کہ حضرت ابراہیم نخعیؒ قرآنی آیات کو کسی چیز میں سی کر پہننا مکروہ سمجھتے تھے۔ امام نوویؒ نے بھی حضرت نخعیؒ سے کراہیت کا قول نقل کیا ہے لیکن امام بغویؒ کا ابن سیرینؒ کو بھی اس عمل کے مانعین میں شمار کرنا سمجھ میں نہیں آتا کیوں کہ وہ تو اس سے بھی بڑی چیز کے قائل ہیں، یعنی تعویذ لٹکانے کے اسی طرح یعنی اہل علم کا امام مجاہد اور حسن بصریؒ کو مانعین میں شامل کرنا بھی تسامح ہے کیوں کہ یہ دونوں حضرات جواز کے قائل ہیں اور ان کے جواز کا قائل ان بزرگوں نے نقل کیا ہے اور عدم جواز نقل کرنے والوں سے پہلے کا ہے۔ جن حضرات نے امام مجاہدؒ اور حسن بصریؒ کو غلطی سے مانعین میں شمار کیا ہے وہ حضرات خود بڑی شدت کے ساتھ تمام جائز صورتوں کے قائل اور مؤید ہیں۔

قرآنی آیات کو گھول کر پینے کا حکم

امام زرکشیؒ لکھتے ہیں، شیخ ابن عبدالسلام نے جس چیز پر قرآن لکھا ہو اس کے پینے پر ممانعت کا قول دیا ہے اس لئے کہ وہ باطنی نجاست سے مل جاتی ہے، لیکن ان کے قول میں نظر ہے کیوں کہ وہ چیز معدہ میں ہے اس کے لئے کوئی حکم نہیں اور جنہوں نے اس کے جواز کی صراحت فرمائی ہے وہ امام بغویؒ کے شاگرد ہیں۔ امام ابن اصلاح نے فرمایا کہ اس کاغذ کا نگلنا جائز نہیں جس میں قرآن حکیم کی آیت ہو ہاں اگر اس کو دھوکر پیا جائے تو جائز ہے اور قاضی حسین اور امام رافعی نے قطعیت کے ساتھ اس کے کھانے کو جائز قرار دیا جس پر قرآن مجید لکھا ہو۔

(برہان فی علوم القرآن، ج۲، ص۱۰۵)

اس تفصیل سے یہ بات تو مترشح ہو جاتی ہے کہ تعویذوں کے درمیان اکثر ائمہ اور اکثر علماء میں اختلاف رہا ہے لیکن علماء اور ائمہ کی اکثریت تعویذوں کے جواز کے قائل ہیں اور احادیث سے بھی یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ تعویذ کرنا، تعویذ گلے میں لٹکانا، تعویذوں کا پانی گھروں اور فیکٹریوں میں چھڑکنا اور تعویذ طشتریوں پر لکھ کر ان کو دھوکر پینا شرعاً جائز ہے۔

اکا دکا روایتوں سے تعویذوں کی جو ممنوعیت واضح ہوتی ہے وہ شروع کی روایتوں میں ہے اور شروع شروع میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو لوگ آتے تھے وہ دور جاہلیت کے کاہنوں اور نجومیوں سے متاثر ہوا کرتے تھے اور ان ہی کے دیئے ہوئے تعویذ ان کے گلوں میں ہوتے جو مشرکانہ کلمات پر مشتمل ہوتے تھے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی شدید مخالفت کی اور ان تعویذوں کو گلے سے نکال کر پھینک دیا۔ ان میں سے وہ تمیمہ بھی تھا جو کوڑیوں اور تانت سے تیار ہوتا تھا اور جس کے بارے میں مشرکین کا یہ عقیدہ تھا کہ اس سے بلائیں دور

ہوجاتی ہیں اور ان سے بری تقدیر بدل جاتی ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ ایک مشرکانہ سوچ تھی اور اس کی مخالفت کرنا ضروری تھا۔ اس طرح کی روایات کے پیش نظر تعویذ کی مخالفت کرنا اور ان تعویذوں کی بھی مخالفت کرنا جو آیات قرآنی اور اسماء حسنیٰ پر مشتمل ہوں محض ہٹ دھرمی ہے اور تعویذ اور جھاڑ پھونک سے للہی بغض کے مترادف ہے۔

آئندہ ہم روحانی عملیات پر مزید روشنی ڈالیں گے اور یہ بتائیں گے کہ اکابرین کی ایک بڑی جماعت روحانی عملیات کے ذریعہ اللہ کے بندوں کی خدمت بھی کرتی رہی اور دین کی دعوت کا فریضہ بھی انجام دیتی رہی۔ تعویذ گنڈوں کی مخالفت محض کا مطلب یہ ہے کہ ہم اپنے بزرگوں کی زبردست خدمات کو جن سے کتابیں بھری ہوئی ہیں انکار کررہے ہیں اور اپنے علم پر گھمنڈ کرکے عوام کو گمراہ کرنے میں مصروف ہیں۔ یہ تقویٰ نہیں یہ نفس پرستی ہے اور اس کا نقصان براہ راست دعوت دین کو پہنچ رہا ہے۔

☆☆☆

اولیاء اللہ کے ۶۰ مجرب اعمال

۱۔ ایک دعا آپ کے مسائل کا حل

علامہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شیخ ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تحریر کردہ کتاب ''نورالیقین واشارۃ اہل التمکین''میں لکھا کہ جن اوصاف وخصوصیات سے اولیاء اللہ کو مخصوص کیا گیا ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ) جب کوئی کسی حاجت کی قبولیت کا ارادہ کرے تو جمعرات کی شام کو غسل کرے اور اپنی نماز کی جگہ اعتکاف کی نیت کر کے بیٹھ جائے۔ حتیٰ کہ مغرب کی نماز پڑھے اور پھر ذکر کرتا رہے۔ حتیٰ کہ عشاء کی نماز بھی پڑھ لے اور اس کے بعد جتنی طاقت ہو نماز میں مشغول رہے۔ جب وتروں کے آخری سجدہ میں پہنچے تو سجدہ میں ہی سو مرتبہ ''یَارَبِّ یَارَحْمٰنُ یَارَحِیْمُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ'' کہے۔

اللہ کے حکم سے اس کی حاجت پوری ہوگی۔ (الدرالنظیم:۳۸)

۲۔ حاجت برآری کے لئے امام غزالی کا عمل

تین دن روزے رکھو، ریاضت کی شرطوں کے ساتھ اور تیسرے روزے صبح کی نماز کے بعد اسماء کے حروف کو جدا جدا مشک، عرق گلاب، زعفران یا بارش کے پانی دائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر، بائیں ہاتھ سے لکھے۔ اسی طرح بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر دائیں ہاتھ سے لکھو۔ پھر دو رکعت نماز پڑھو اور اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف اٹھاؤ (یعنی دعا کے لئے پھیلاؤ) اور اللہ تعالیٰ سے سچی اور خالص نیت سے سوال کرو۔

ضروری ہے کہ نیت اور عمل ساتھ ساتھ ہوں۔ اور نیت (توجہ) شروع سے آخر تک کسی دوسری حاجت کی جانب مبذول نہ ہو اور اپنی حاجت اور ضرورت کا نام لے کر دعا کرے۔ اور کہے ''یا اللہ! آپ ان تمام اسماء کے وسیلے سے میری حاجت کو پورا فرمادیں''اور اس مذکورہ دعا کو پڑھو گے تو تم اپنی مجلس دعا سے فارغ بھی نہیں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری حاجت کو پورا فرادیں گے اور بغیر کسی شک کے دعا مقبول ہوگی۔ اور مندرجہ ذیل نقش کو لکھ کر اپنے سجدے کی جگہ رکھ دو اور اسماء یہ ہیں:

احس سعطف

۴	۹	۲
۳	۵	۷
۸	۱	۶

ع ص ح

۳۔ ہر مطلب پورا ہونے کے لئے شیخ ابن عربی کا عمل

اگر کسی کو حاجت ہو تو نماز مغرب، فرض وسنت سے فارغ ہو کر اسی مقام پر جہاں اس نے نماز پڑھی ہے، سورۃ فاتحہ چالیس (۴۰) بار بسم وصل میم کے پڑھے اور اس طرح دعا کرے کہ ''اے اللہ! تیرا علم کافی ہے، اس امر سے کہ سوال سور فاتحہ کی حرمت سے میرا سوال پورا فرما۔ سورۃ فاتحہ کی حرمت سے مجھے بخش اور میری مراد پوری فرما'' حق تعالیٰ ضرور حاجت پوری فرمادیں گے۔

۴۔ ہر مشکل حل کے لئے باکمال حل

(۱) اگر کسی کو کوئی مشکل پیش آئے تو سورۂ یٰسین شریف پڑھیں۔ اور مبین پر پہنچ کر سات بار سورۂ فاتحہ مع تسمیہ اول وآخر درود شریف کے ساتھ پڑھیں۔

۵۔ تمام حوائج ومصائب کے حل کے لئے

(۲) تین سو اکتالیس (۳۴۱) مرتبہ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ. نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ، ہر روز صبح کی نماز کے بعد پابندی سے پڑھیں۔

۶۔ ہر مشکل کے حل کے لئے بابرکت عمل

آیت کریمہ کو ایک سو گیارہ مرتبہ بعد نماز عشاء، اول و آخر گیارہ بار درود شریف کے ساتھ پڑھ کر اپنی حاجت اور پریشانی کے خاتمے کی دعا کی جائے۔ انشاء اللہ مقصد حاصل ہوگا۔

۸۔ ہر پریشانی سے نجات کے لئے

جب کسی پریشانی یا کسی کی ایذا رسانی سے تکلیف ہو یا کوئی حل نہ ہونے والی مشکل درپیش ہو تو کثرت سے یہ دعا پڑھیں: یَااَللّٰهُ یَارَحْمٰنُ یَارَحِیْمُ یَاذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ ۔ انشاء اللہ تعالیٰ پریشانی سے نجات ہوگی اور اطمینان قلب حاصل ہوگا۔

۹۔ پریشانی و مصائب سے نکلنے کے لئے آزمودہ عمل

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ۔ ایک سو چالیس مرتبہ پڑھیں۔

۱۰۔ تکالیف کے خاتمہ کے لئے آزمودہ عمل

سورۂ یٰسین یوں پڑھے کہ ہر مبین پر یَااَللّٰهُ یَارَحْمٰنُ یَارَحِیْمُ ۔ گیارہ دفعہ پڑھے اور جب کلمہ کن پر پہنچے تو یَااَللّٰهُ یَاغَنِیُّ یَامُغْنِیُّ یَافَتَّاحُ پڑھ کر ختم کردے۔ انشاء اللہ سب تکالیف کا خاتمہ ہوجائے گا۔

۱۱۔ مصائب حل مشکلات دور!۔

مصائب دور کرنے کے لئے مندرجہ ذیل دعا بارہ ہزار دفعہ روزانہ بارہ دن تک متواتر اس طرح پڑھنی چاہئے کہ اگر دن میں یہ تعداد پوری نہ سکے تو شام کے بعد نیند سے پہلے پوری کرلے۔ دعا یہ ہے۔ ''یَابَدِیْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ یَابَدِیْعُ''

۱۲۔ مشکل مسائل کے حل کے لئے وظیفہ شیخ المشائخ کا عمل

جناب میاں واجد محمود سرگانہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ خواجہ صاحب رحمہ اللہ کی مجلس میں بیٹھا تھا۔ ایک ساتھی حضرتؒ کے قریب ہوا اور اپنی گھریلو بیماری، کاروباری، معاشی اور رشتہ داروں کے سلوک کی دردبھری کہانی سنائی، جس سے قریب لوگوں کا بھی دل بھر آیا اور پھر عرض کیا ''حضرت جی! ان تمام پریشانیوں سے نکلنے کے لئے وظیفہ بتائیں'' حضرت والا (رحمتہ اللہ) نے عشاء کی نماز کے بعد ایک سو ایک مرتبہ سورۂ اخلاص بمع بسم اللہ پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے کے لئے کہا کہ ''اے اللہ تعالیٰ! اس کلام پاک کی برکت سے میرے مسائل حل فرما'' اللہ تعالیٰ مہربانی کرے گا اور پھر اجتماعی دعا بھی مانگی۔

۱۳۔ تمام مشکلات پانی ہوگئیں

حافظ الحدیثؒ فرماتے تھے کہ رئیس المفسرین حضرت مولانا حسین علی رحمہ اللہ یہ اشعار پڑھتے تھے جبکہ علاقہ کے رئیس و سردار مخالف ہوگئے تھے۔ (اور حضرت بستی کے قریب دوسری جگہ پر جاکر بیٹھے) اس لئے یہ اشعار سات مرتبہ روزانہ پڑھیں۔

یَامَنْ یَّرٰی مَافِی الضَّمِیْرِ وَیَسْمَعُ
اے وہ ذات جو باطن کی چیزوں کو دیکھتی و سنتی ہے
یَامَنْ یُّرْجٰی فِی الشَّدَائِدِ کُلِّهَا
اے وہ ذات جس سے تمام مصیبتوں میں امید رکھی جاتی ہے
مَامَنْ خَزَائِنُ فَضْلِهٖ فِیْ قَوْلِ کُنْ
اے وہ ذات کہ اس کے فضل کے خزانے اس کے قول کن میں ہیں
مَالِیْ سِوٰی فَقْرِیْ اِلَیْکَ وَسِیْلَةٌ
میرے لئے احتیاجی کے سوا تیری طرف کوئی وسیلہ نہیں
مَالِیْ سِوٰی قَرْعِیْ لِبَابِکَ حِیْلَةٌ
تیرے دروازے کے کھٹکھٹانے کے سوا کوئی حیلہ نہیں
اِنْ کَانَ لَا یَرْجُوْکَ اِلَّا مُحْسِنٌ
اگر تیری رحمت کے نیک دکار ہی امیدوار ہوں
حَاشَالِجُوْدِکَ اَنْ تُقْنِطَ عَاصِیًا
تیری سخاوت سے بعید ہے کہ تو کسی گناہ گار کو نا امید کرے
وَمَنِ الَّذِیْ اَدْعُوْا وَاَهْتِفُ بِاسْمِهٖ
اور کون جس کو پکاروں اور جس کے نام کے ساتھ مانگوں

اَنْتَ الْمُعِدُّ لِكُلِّ مَايُتَوَقَّعُ

تو ہی عطا کرنے والا ہے ہر اس چیز کو جس کی امید کی جاتی ہے

يَامَنْ اِلَيْهِ الْمُشْتَكٰى وَالْمَفْزَعُ

اے وہ ذات جس کی طرف فریاد کی جاتی ہے اور جو جائے پناہ ہے

اُمْنُنْ فَاِنَّ الْخَيْرَ عِنْدَكَ اَجْمَعُ

احسان فرما کیونکہ تمام بھلائی تیرے پاس ہے

فَبِالْاِ فْتِقَارِ اِلَيْكَ اَيْدِىْ اَرْفَعُ

تیری طرف احتیاجی کے ساتھ اپنے ہاتھ کو اٹھاتا ہوں

فَلَئِنْ رُدِدْتُّ فَاَىَّ بَابٍ اَقْرَعُ

اگر مجھے رد کر دیا گیا تو کون سا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا

فَالْمُذْنِبُ الْعَاصِىْ اِلٰى مَنْ يَّرْجِعُ

تو گناہ گار گناہ کا ارتکاب کرنے والا کس کی طرف رجوع کرے

اَلْفَضْلُ اَجْزَلُ وَالْمَوَاهِبُ اَوْسَعُ

تیرا فضل بہت زیادہ ہے اور تیرے عطایا بہت وسیع ہیں

اِنْ كَانَ فَضْلُكَ عَنْ فَقِيْرٍ كَ يُمْنَعُ

اگر تیرا فضل تیرے محتاج سے روک دیا جائے

ثُمَّ الصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِىِّ وَاٰلِهٖ

پھر حضور ﷺ اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما

ہر مشکل کے لئے ان اشعار کو صبح وشام پڑھا کرے، اول آخر درود شریف پڑھیں۔

يَا مَنْ يُجِيْبُ دُعَاءَ الْمُضْطَرِّ فِى الظُّلَمِ

وَيَا كَاشِفَ الضُّرِّ وَالْبَلْوٰى مَعَ السُّقَمِ

قَدْ نَامَ وَفْدُكَ حَوْلَ الْبَيْتِ وَانْتَبِهُوْا

وَعَيْنُ جُوْدِكَ يَامَوْلَاىَ لَمْ تَنِمِ

فَهَبْ لِىْ بِجُوْدِكَ فَضْلَ الْعَفْوِ عَنْ زُلَلِىْ

يَا مَنْ اِلَيْهِ رَجَاءُ الْخَلْقِ فِى الْحَرَمِ

وَاِنْ كَانَ عَفْوُكَ يَرْجُوْهُ ذُوْ خطا

فمن يجود على العاصين بالنعمه

۱۴۔ مسائل کے حل کیلئے ولایت علی پھلتی ؒ کا عمل

اس دعا کو سات یوم تک لکھ کر دریا میں ڈالے۔ يَا حَنَّانُ. يَامَنَّانُ يَاسُلْطَانُ. يَا غُفْرَانُ . يَابَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، يَاذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بِرَحْمَتِكَ يَااَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

۱۵۔ دینی ودنیاوی حاجات کے لئے شاہ کلیم اللہ ؒ کا عمل

صبح کی نماز کے بعد دینی ودنیاوی حاجات کے لئے ستر بار يَاوَهَّابُ اور یہ پڑھیں اَللّٰهُمَّ زِدْنُوْرَنَا وَزِدْسُرُوْرَنَا وَزِدْ حُضُوْرَنَا وَزِدْ مَعْرِفَتَنَا وَزِدْ طَاعَتَنَا وَزِدْ عَتَنَا وَزِدْ نِعْمَتَنَاوَزِدْ مَحَبَّتَنَا وَزِدْ عِشْقَنَا وَزِدْ شَوْقَنَاوَزِدْ ذَوْقَنَا وَزِدْ عِلْمَنَا وَزِدْ نَايَامَوْ لَانَا بِرَحْمَتِكَ يَااَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

۱۶۔ مشکلات سے نجات کے لئے عمل

حضرت مولانا سید شاہ صاحب ؒ فرماتے ہیں کہ جمیع مقاصد حل مشکلات دینی ودنیاوی یہ عمل نہایت مجرب ہے۔

اول وآخر درود شریف سومرتبہ درمیان میں حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ صرف پانچ سومرتبہ روزانہ پڑھنا چاہئے۔ حتیٰ کہ مقصد حاصل ہو جائے اور مشکلات حل ہو جائیں۔ اس ختم کا ثواب بروح پر فتوح حضرت ممدوح رحمہ اللہ کو بخش کر اپنی مشکلات کے حل کے لئے بواسطہ جناب ایشا بارگاہ الٰہی جل شانہ سے استدعا کرے۔ انشاء اللہ مشکل دور ہوگی۔

۱۷۔ مصیبت سے نجات

مصیبت سے نجات کے لئے سورۂ فاتحہ اس طرح پڑھے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی میم کو الحمد کے لام سے ملا دے۔ اتوار کے دن فجر کی سنت فرض کے درمیانی وقفہ میں شروع کرے۔ پہلے دن ستر بار اور دوسرے دن ساٹھ بار اور تیسرے دن پچاس بار، اسی طرح ہر روز

دس بار کم کرتے جائیں یہاں تک کہ ہفتہ کے دن دس بار پڑھے۔ انشاء اللہ جو حاجت ہوگی، پوری ہوگی۔ جو مصیبت ہوگی، دور ہو جائے گی۔

۱۸۔ سورۂ قریش پڑھیں اور کمال دیکھیں

☆ سورۂ قریش اگر روزانہ مداومت سے ستر بار پڑھے تو انشاء اللہ مشکل حل ہو جاگی۔

☆ حل مشکلات کے لئے اسم ذات اللہ کو چار ہزار مرتبہ پڑھے تو انشاء اللہ مشکل حل ہوگی۔

۱۹۔ ہر حاجت پوری ہونے کا عمل

حضرت مولانا عاشق الٰہی رحمہ اللہ میرٹھیؒ فرماتے ہیں کہ سورۂ واقعہ کو ایک ہی مجلس میں اکتالیس بار (۴۱) پڑھنے سے حاجت پوری ہو۔ بالخصوص جو رزق سے متعلق ہو۔ (یہ عمل اگر حالات زیادہ خراب ہیں تو لگاتار ہر شب جمعہ کو تین ماہ تک کیا جائے اور پھر چھوڑ دیا جائے۔ انشاء اللہ حالات بہتر ہو جائیں گے۔ عام حالات میں ہر ماہ دو بار یہ عمل کرنا کافی رہتا ہے۔

ہر قسم کے کشائش رزق حضرت گنگوہیؒ کا عمل

جو لوگ پریشانی میں مبتلا ہوتے تھے، ان کو آپ اکثر حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ. پانچ سو (۵۰۰) مرتبہ نماز عشاء کے بعد سوتے وقت پڑھنے کے لئے تعلیم فرماتے تھے۔ اور اگر اس وقت نہ ہو سکے تو جس وقت بھی ممکن ہو سکے۔ اور ایک دفعہ نہ ہو سکے تو متفرق اوقات میں اس تعداد کو پورا کر کے دعا مانگ لیا کریں اور اگر پانچ سو مرتبہ نہ ہو سکے تو ایک سو مرتبہ ضرور پڑھ لیا کریں۔ اور اگر سائل بہت ہی زیادہ پریشان ہوتا تو تعداد اٹھا دیتے اور یوں فرماتے تھے ''چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے، وضو بے وضو۔ اس کو جتنا ہو سکے پڑھتے رہو'' سینکڑوں نے اس پر عمل کیا اور کامیاب ہوئے۔

۲۱۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی نور اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں کہ مندرجہ ذیل کلمات پانچ سو (۵۰۰) مرتبہ بعد نماز عشاء روزانہ پڑھے۔ اول و آخر درود شریف ایک سو بار پڑھے۔ جب تک کام پورا نہ ہو، پڑھتا رہے۔ پڑھنے میں پابندی کرے، ناغہ نہ کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ ہر مشکل آسان اور ہر کام پورا ہو جائے گا۔

وہ کلمات یہ ہیں۔

یَاخَفِیَّ الْاَلْطَافِ اَدْرِکْنِیْ بِلُطْفِکَ الْحَقُّ۔

۲۲۔ حضرت مولانا محمد یٰسین رحمہ اللہ، برائے ہر مہم و حاجت

''یَابَدِیْعُ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ یَابَدِیْعُ'' بارہ سو (۱۲۰۰) مرتبہ (۱۲) روز تک پڑھے۔

۲۳۔ برائے ہر مہم و حاجت

سورۂ یٰسین مہینہ کے پہلے یکشنبہ کے روز بعد نماز صبح، طلوع آفتاب سے پہلے اس طرح پڑھے کہ جب اس سورت میں پہلے مبین پر پہنچے تو پھر از سر نو سورت شروع کرے۔ اور جب دوسرے مبین پر پہنچے تو پھر از سر نو شروع کرے۔ جب تیسرے مبین پر پہنچے تو از سر نو شروع کرے۔ اس سورت میں سات مرتبہ مبین آیا ہے۔ اس طرح سات مرتبہ یہ سورت پڑھی جائے گی اور عمل طلوع آفتاب سے پہلے ختم کیا جائے۔ کم از کم سات روز یہ عمل بلاناغہ جاری رکھے۔

۲۴۔ بلاومصیبت سے نجات کے لئے

سورۂ قریش ستر (۷۰) مرتبہ اور یَاسَلَامُ سو (۱۰۰) مرتبہ پڑھے۔

۲۵۔ ہر حاجت پوری ہو، ہر مشکل سے نجات کے لئے مفتی محمد شفیعؒ کا عمل

سات یوم روزانہ سات سو چھیاسی (۷۸۶) مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر اپنے مقصد کی دعا کریں۔ انشاء اللہ کیسی ہی مشکل ہو، حل ہوگی۔ کوئی بھی حاجت ہو، پوری ہوگی۔

۲۶۔ ہر مشکل اور حاجت کے لئے

جو شخص بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو بارہ ہزار (۱۲۰۰۰) مرتبہ اس طرح پڑھے کہ ہر ہزار پورا کرنے کے بعد درود شریف کم از کم ایک مرتبہ ضرور پڑھے اور اپنے لئے اور اپنے مقصد کے لئے دعا کرے۔ پھر ایک ہزار مرتبہ پڑھ کر درود شریف پڑھنے کے بعد دعا کرے۔ اسی طرح بارہ ہزار

مرتبہ پڑھنے کے بعد درود شریف پڑھ کر دعا کرے۔ اس طرح بارہ تعداد پوری کرلے۔ اور بارہ مرتبہ دعا مانگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہر مشکل آسان ہوگی اور ہر حاجت پوری ہوجائے گی۔

۲۷۔ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب دہلویؒ،

ہر ضرورت اور حاجت پوری ہو

"اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَعَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ" (سورۃ تغابن) اس مبارک آیت کا ہمیشہ ایک ہزار مرتبہ پڑھنا، ہر ایک ضرورت اور حاجت کو پورا کرنے کے لئے اکسیر اعظم ہے۔

۲۸۔ کوئی حاجت اٹکی نہ رہے

جو کوئی ہر فرض نماز کے بعد یَا رَافِعُ اکیس (۲۱) مرتبہ ہمیشہ پڑھے گا، انشاء اللہ اس کی کوئی حاجت اٹکی نہ رہے گی۔

۲۹۔ مصیبت دور ہو

"بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَابَدِیْعُ" ستر ہزار (۷۰۰۰۰) مرتبہ باوضو روبقبلہ بیٹھ کر پڑھے۔ انشاء اللہ مصیبت رفع ہو۔

۳۰۔ رنج ومصیبت سے نجات

جس شخص کو کوئی رنج یا مصیبت پیش آئے، ایک سوتیس (۱۳۰) مرتبہ یَا صَبُوْرُ کو پڑھ کر جناب الٰہی میں دعا کرے۔ انشاء اللہ، رنج مصیبت سے نجات نصیب ہوگی۔

۳۱۔ غیب سے مدد کا دروازہ کھلنے کے لئے

حضرت مولانا محمد عمر پالن پوری نور اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں کہ آیت وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ۔
بعد نماز عشاء ایک سو ایک دفعہ پڑھنے سے غیب سے مدد کا دروازہ کھلتا ہے۔

۳۲۔ غیب سے مدد کا دروازہ کھلنے کے لئے

یَفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰہِ یَنْصُرُ مَنْ یَّشَآءُ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ (روم:۴-۵) ہر جائز مراد کے لئے اور ہر مشکل کی آسانی کے لئے اس آیت کو ایک سو تیرہ (۱۱۳) دفعہ پڑھیں۔

۳۳۔ گھریلو پریشانیوں سے نجات کا عمل

ایک صاحب کے گھر کے حالات بہت خراب تھے اور برابر حضرت مولانا قاری صدیق حسن باندوی قدس سرہٗ کی خدمت میں اپنے حالات لکھ کر دعا کی درخواست کرتے رہتے۔ حضرت نے ان کے لئے جواب تحریر فرمایا: آپ ان سے تاکید کردیں کے نماز کی پابندی کریں اور کسی نماز کے بعد اول وآخر درود شریف کے ساتھ یَا رَحِیْمُ ایک سو پچیس بار پڑھ کر دعا کرلیا کریں۔ اللہ پاک فضل فرمائے۔

۳۴۔ جملہ پریشانیوں کے لئے

ایک مدرسہ کے ذمہ دار نے مدرسہ سے متعلق بڑی پریشانیاں لکھیں یہ بھی لکھا کہ مدرسہ کافی مقروض ہے۔ زمین بھی مدرسہ کے لئے لینا ہے۔ کوئی نظم نہیں۔ اس کے علاوہ بھی شخصی اور مدرسہ کی پریشانیاں لکھیں۔ حضرت مولانا قاری سید صدیق احمد باندوی قدس سرہٗ نے جواب تحریر فرمایا: دعا کررہا ہوں۔ اللہ پاک تمام مقاصد حسنہ میں کامیاب فرمائے۔ روزانہ سورۂ یٰسین شریف کا ختم کرایا جائے اور دعا کی جائے۔ انشاء اللہ غیب سے سامان ہوگا۔

۳۵۔ مختلف قسم کی پریشانیوں اور مرادوں کے لئے

ایک صاحب نے بہت ہی زیادہ پریشانیوں کا اظہار کیا اور لکھا کہ حضرت اب آپ ہی بتلائے کہ میں کیا کروں؟ حضرت مولانا قاری سید صدیق احمد صاحب باندوی قدس سرہٗ نے جواب تحریر فرمایا: پریشانی کا علاج خدا سے دعا ہے۔ جس دن فرصت ہو، دو رکعت نفل پڑھ کر اسی مجلس میں قبلہ رو ہوکر پانچ سو بار درود شریف پڑھ کر دعا کریں یَا عَزِیْزُ یَا لَطِیْفُ ایک سو گیارہ بار پڑھا کریں۔ انشاء اللہ پریشانی دور ہوگی۔

۳۶۔ مختلف قسم کی پریشانیوں اور مرادوں کے لئے

ایک صاحب نے مختلف قسم کی تمام پریشانیاں لکھیں اور بڑی مایوسی ظاہر کی۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا: دعا کررہا ہوں، اللہ پاک فضل فرمائے اور تمام پریشانیاں دور فرمائے۔ ایک مجرب عمل مشائخ کا

بیٹھ کر پانچ سو بار درود شریف پڑھ کر اپنے تمام حالات کے لئے دعا کر لیا کیجئے ہر نماز کے بعد اول و آخر درود شریف کے ساتھ یَا فَتَّاحُ ایک سو پچیس (۱۲۵) بار پڑھ کر دعا کر لیا کیجئے۔

۳۷۔ برائے حاجات حضرت مولانا عبدالحلیم زروبویؒ کا عمل

درود شریف تین سو پینسٹھ (۳۶۵) بار پڑھے۔

"لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ. لَامَلْجَأَ وَلَامَنْجَأَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَى اللّٰهِ" یہ عمل عصر کے وقت بہتر ہے۔

۳۸۔ عمل برائے حل ہر مشکل

درود شریف ایک سو مرتبہ "حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ" پانچ سو مرتبہ، درود شریف ایک سو مرتبہ پڑھ کر دعا مانگے۔

۳۹۔ برائے نجات از مصائب

سورۂ یٰسین تین بار اس طرح پڑھیں کہ جب پہلے مبین پر پہنچیں تو اپنی مشکل دور ہونے کی دعا کریں۔ پھر ابتدا سے سورت کو پڑھیں اور دوسرے مبین پر پہنچ کر دعا مانگیں۔ اس طرح سات مبینوں پر دعا مانگیں اور آٹھویں بار سورت شروع کر کے ختم کریں۔ یہ ایک بار ہوا۔ اس طرح تین بار کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ سات یوم میں کیسی ہی مشکل ہوگی، اللہ تعالیٰ نجات عطا فرمائیں گے۔

۴۰۔ سخت مشکل سے نجات

آیت کریمہ کو بارہ روز تک روزانہ بارہ ہزار (۱۲۰۰۰) مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ، بڑی سے بڑی مشکل سے نجات ملے گی۔

۴۱۔ مشکل سے نجات

آیت کریمہ کو چالیس روز تک روزانہ بارہ سو (۱۲۰۰) مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ، جو بھی مشکل ہوگی، حل ہوگی۔

۴۲۔ پریشانی سے نجات

"یَابَدِیْعُ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ یَابَدِیْعُ" چالیس روز تک روزانہ وقت مقررہ پر سات ہزار بار پڑھے۔ انشاء اللہ کیسی ہی سخت سے سخت مشکل ہو، اللہ تعالیٰ کے فضل سے حل ہوگی۔

۴۳۔ ایک ہی نشست میں مشکل سے نجات

سورۂ واقعہ کو ایک ہی نشست میں اکتالیس بار پڑھیں، انشاء اللہ جو بھی مشکل ہوگی، اس سے نجات ملے گی۔

۴۴۔ پریشانیوں سے نجات

دو رکعت نماز پڑھیں اور سلام کے بعد قبلہ رخ دوزانو بیٹھ کر سورۂ الم نشرح کو ایک سو باون بار پڑھیں اور اپنی پریشانی سے نجات کی دعا کریں۔ انشاء اللہ پریشانی دور ہوگی۔

۴۵۔ رزق کی فراوانی کے لئے مفتی فریدؒ کا عمل

نماز عصر کے بعد اول و آخر تین بار درود شریف پڑھ کر اٹھارہ مرتبہ یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ بِرَحْمَتِكَ اَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَاَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ كُلَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔

۴۶۔ ہر حاجت روائی کے لئے مولانا ظفر احمد قادری کا عمل

حاجت پوری ہونے اور مشکلات سے نجات کے لئے یہ عمل بہت مجرب ہے۔ سورۂ فاتحہ سات بار اور یہ درود شریف دو سو مرتبہ "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ" اور پانچ سو بار یَاخَفِیَّ اللُّطْفِ اَدْرِكْنِیْ بِلُطْفِكَ الْخَفِیِّ۔ سورۂ فاتحہ سات بار اور مذکورہ درود شریف دو سو بار اور یا قاضی الحاجات (ایک سو) بار پڑھے اور اپنی حاجت گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ سے مانگے۔ بہت جلد امید بر آوے گی۔

۴۷۔ وظیفہ مشکل کشا

حضرت مولانا شاہ عین القضاۃ رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: روزانہ نماز تہجد ادا کریں۔ یہاں تک کہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں۔ ہر آیت کو سو مرتبہ پڑھیں اور سجدہ میں جا کر دعا کریں۔

(۱) لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ

(۱) لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ

(۲) رَبِّ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ

(۳) وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ

(۴) حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ

(۵) یَارَبِّ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ

اسی سے ملتا جلتا ایک عمل شیخ الاسلامؒ سے بھی منقول ہے جو نیچے درج کیا جاتا ہے۔

۴۸۔ نماز قضاء حاجات وحل مشکلات

یہ نماز بہت مجرب ہے۔ شب جمعہ کو کرلیں تو بہت مفید ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہر آفت سے حفاظت اور ہر حاجت پوری ہوگی۔ نماز یہ ہے: چار رکعت کی نیت کر کے نماز شروع کرے۔ پہلی رکعت میں الحمد شریف کے بعد ''اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ فَسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّیْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَکَذٰلِکَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ'' سو مرتبہ پڑھ کر رکعت پوری کرے۔ دوسری رکعت میں الحمد کے بعد ''رَبِّ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ'' سو مرتبہ پڑھ کر رکعت پوری کرے تیسری رکعت میں الحمد کے بعد سو مرتبہ ''وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ'' پڑھے۔ چوتھی رکعت میں الحمد کے بعد سو مرتبہ ''حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ'' پڑھ کر نماز پوری کرے۔ بعد نماز کے سجدے میں رکھ کر سو مرتبہ ''رَبِّ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ'' پڑھے۔ اپنی حاجت وضرورت اور مقصد کے لئے عاجزی اور زاری سے دعا مانگے۔ (کتاب الداء والدعا ص ۱۰۱)

تنبیہ: ہر رکعت میں آیت مبارکہ پڑھنے سے قبل ایک بار سورۃ اخلاص پڑھ کر پھر سو مرتبہ آیت مبارکہ پڑھیں۔ ہندوستان کے ایک مشہور مفتی صاحب کا فتویٰ بھی ہے کہ یہ نماز بڑی عمدہ ہے اور فقہاء حضرات کی تصریح کے مطابق پہلے ایک بار سورۃ اخلاص پڑھ کر پھر ان آیات مبارکہ کو پڑھیں، بڑا مجرب عمل ہے۔

۴۹۔ ہر قسم کی پریشانی اور مشکلات کے حل کے لئے

جو لوگ کسی عام پریشانی کا ذکر کرتے یا خاص پریشانی مثلاً کاروباری بندش کی شکایت کرتے تو ایسے لوگوں کو ''حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ'' تین سو تیرہ (۳۱۳) مرتبہ تعلیم فرماتے۔

۵۰۔ مدد ونصرت کا پہاڑ حاصل کرنے کے لئے

''اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ'' یہ اسم اعظم ہے۔ ہر نماز کے بعد اسم اعظم جتنی زیادہ مرتبہ پڑھ سکیں ضرور پڑھیں۔ نماز کے بعد جب بھی فرصت ملے، پڑھیں۔ اس کے پڑھنے سے ایسے فائدے حاصل ہوں گے جن کا قیاس بھی نہیں کیا جاسکتا۔ کم سے کم اس کا پڑھنے والا زیادہ دیر تک کسی مشکل میں نہیں رہ سکتا اور اس کی ضرورت پوری ہونے میں زیادہ وقت نہیں لگے گا۔ ہر نماز کے بعد ''یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ'' ستر (۷۰) مرتبہ پڑھیں۔ کیسی ہی کٹھن مشکل کیوں نہ ہو، انشاء اللہ بہت جلد دور ہوجائے گی۔

۵۱۔ شہدائے کرام کی سکھائی ہوئی عجیب پرتاثیر دعاء

علامہ ابن النحاس ابوزکریا محمد بن ابراہیم شہید رحمہ اللہ نے اپنی معروف جہادی کتاب ''مشارع الاشواق'' میں ایک ایمان افروز، دلچسپ اور عجیب واقعہ لکھا ہے اور اس واقعہ میں ایک پراثر دعا کا تذکرہ فرمایا ہے۔ یہ واقعہ بندہ کی تالیف فضائل جہاد کامل کے صفحے ۶۱۴ سے لے کر ۶۲۴ پر موجود ہے، وہاں سے ملاحظہ فرمالیں۔ خلاصہ اس کا یہ ہے کہ سات ڈاکوؤں نے اپنے گناہوں سے توبہ کی اور مجاہد بن گئے۔ انہوں نے رومیوں کے خلاف زبردست جنگیں لڑیں اور بارہا انہیں ذلت وشکست سے دوچار کیا۔ پھر ایک لڑائی میں یہ ساتوں گرفتار ہو گئے۔ رومی بادشاہ نے انہیں اسلام چھوڑنے پر مجبور کیا اور مال وشباب کی بڑی بڑی پیشکشیں کیں مگر اللہ تعالیٰ کے وہ مخلص بندے ایمان پر ثابت قدم رہے۔

رومیوں نے ان میں سے چھ کو بے دردی کے ساتھ شہید کردیا۔ ساتواں مجاہد جوان کا امیر تھا، اسے بادشاہ کے وزیر نے مانگ لیا تاکہ وہ اسے اپنی حسین وجمیل لڑکی کے ذریعے فتنے میں ڈال دے اور یہ بہادر شخص ان کے کام آئے۔ وزیر نے مجاہد کو ایک پرتعیش مکان میں ٹھہرایا اور اپنی لڑکی اس کے ساتھ چھوڑ دی۔ وہ مجاہد لڑکی کے ہاتھوں کیا گرفتار ہوتا، وہ لڑکی الٹا اس کی عفت وعبادت دیکھ کر اپنا دل ہار بیٹھی اور اسلام

کی طرف مائل ہوگئی۔ موقع پا کر دونوں بھاگ نکلے۔ سفر لمبا اور پرخطر تھا۔ اچانک ان کے پاس چھ گھڑ سوار آئے۔ مجاہد نے دیکھا تو وہ اس کے اپنے چھ شہید ساتھی تھے۔ ان شہداء نے مجاہد سے ایک دعا کہلوائی۔ ابھی اس نے دعا پڑھی ہی تھی کہ سینکڑوں میل کی مسافت طے ہوگئی اور وہ مسلمانوں کے ملک پہنچ گئے۔ جہاں ان کی شادی ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے انہیں سات بیٹے عطا فرمائے۔ وہ پرتاثیر دعا یہ ہے:

یَاصَمَدًا لَّایَظْلِمُ. یَا قَیُّوْمًا لَایَنَامُ. یَامَلِکًا لَّایُرَامُ. یَاعَزِیْزًا لَّایُضَامُ. یَاجَبَّارًا لَّایَظْلِمُ. یَامُحْتَجِبًا لَّایُرٰی. یَاسَمِیْعًا لَّایَشُکُّ. یَاعَدِلًا لَّایَجُوْرُ. یَادَائِمًا لَایَزُوْلُ. یَاحَلِیْمًا لَّایَلْهُوْ. یَاقَیُّوْمًا لَّایَفْتُرُ. یَا غَنِیًّا لَّایَفْتَقِرُ. یَا مَنِیْعًا لَّایُغْلَبُ. یَاشَدِیْدًا لَّایَضْعُفُ. یَاصَادِقًا لَّایَخْلِفُ. یَابَاسِطَ الْیَدَیْنِ بِالْجُوْدِ وَیَامَنْ هُوَ فِیْ مُلْکِهٖ مَحْمُوْدٌ. یَاعَلِیَّ الْمَکَانِ. یَارَفِیْعَ الشَّانِ. یَا لَااِلٰهَ اِلَّااَنْتَ. یَالَااِلٰهَ اِلَّااَنْتَ.

۵۲۔ ہر مقصد کے لئے سورۂ اخلاص کا مجرب عمل

باوضو قبلہ رخ بیٹھ کر ایک ہزار (۱۰۰۰) مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھیں۔ پہلی مرتبہ پڑھنے سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ لیں۔ پھر باقی بغیر بسم اللہ کے پڑھیں۔ عمل کے اول و آخر میں سات سات مرتبہ درود شریف پڑھ لیں۔ آخر میں اپنے مقصد کی دعا کریں۔ بہت طاقتور اور بعض اہل علم نے اسے ''اسم اعظم'' قرار دیا ہے۔

۵۳۔ ہر قسم کی پریشانیوں کے حل کے لئے اسماء بدرینؓ کا عمل

شیخ الحدیث و دیگر اکابرینؒ کا مجرب عمل ہے کہ اہل بدرؓ کے وسیلہ سے مانگی جانے والی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ ہر پریشانی سے نجات ملتی ہے۔ اس کو پڑھنے کا یہ طریقہ ہے کہ (۱) صبح وشام، و آخر تین مرتبہ درود شریف کے ساتھ ایک مرتبہ اسماء بدرینؓ کا ورد کریں اور پڑھ کر اپنی پریشانیوں سے نجات کی دعا کریں۔

(۲) دعا کرتے وقت پوری توجہ اور آوزادی کے ساتھ ان کا وسیلہ دے کر دعا مانگیں۔ (۳) شروع نام میں نبی کریم ﷺ کے نام کے ساتھ علیہ ﷺ اور ہر صحابی کے نام کے ساتھ ''رضی اللہ عنہ'' ضرور پڑھیں۔ (یہ کتاب عام طور پر بازار میں مل جاتی ہے۔)

۵۴۔ ہر حاجت پوری ہونے کے لئے مفتی احسان صاحب کا عمل

اگر کسی شخص کو کوئی حاجت درپیش ہو تو اسے چاہئے کہ اسماء الحسنیٰ کو روزانہ اکتالیس (۴۱) مرتبہ چالیس (۴۰) دن تک پڑھے اور آخری روز اللہ کے حضور سجدہ ریز ہو کر اپنی حاجت پیش کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس وظیفہ کی برکت سے اس کی حاجت پوری ہوگی۔

۵۵۔ ہر مقصد میں کامیابی

جو شخص خاص مقصد رکھتا ہو لیکن اپنے ارادے اور مقصد میں کامیاب نہ ہوتا ہو تو عشاء کی نماز کے بعد ایک سو بار سورۂ بقرہ کی آخری آیات آمن الرسول سے آخر تک، پڑھے گا۔ اور اس کے اول و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھے گا اور اپنے مقصد میں کامیابی کی دعا کرے گا تو انشاء اللہ تعالیٰ ضرور کامیابی حاصل ہوگی۔ اگر کسی مسجد میں بیٹھ کر عمل کیا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔

۵۶۔ کسی طرح جان نہ چھوٹنے والے کے لئے عمل

اگر کوئی شخص مشکلات میں پھنس گیا ہو اور کسی طرح جان نہ چھوٹتی ہو تو اول و آخر چالیس مرتبہ درود شریف اور درمیان میں تین سو بار سوۂ توبہ کی آخری دو آیات پڑھیں۔ اس عمل کو چالیس یوم پابندی سے پڑھیں۔ اس عمل کے دوران حسب حیثیت صدقہ خیرات بھی کرتے رہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ چالیس دن کے اندر اندر ہی حالات بہتر ہوتے جائیں گے۔ مشکلات حل ہونا شروع ہو جائیں گی۔ بیماریاں دور ہو جائیں گی۔ اور پریشانیاں ازخود ختم ہو جائیں گی۔ مجرب عمل ہے۔

۵۷۔ حل مشکلا کے لئے

جو آدمی پیر کے روز طلوع آفتاب کے وقت سورۃ الکافرون دس بار پڑھ کر کسی مشکل کے حل یا مقصد کے حصول کے لئے دعا مانگے گا، اللہ تعالیٰ اس کی وہ مشکل حل اور مقصد پورا فرما دیں گے۔

۵۸۔قضائے حاجات کے لئے باموکل عمل

اگر آپ کا کوئی کام اٹک گیا ہو اور حل ہو کے نہیں دے رہا یا کوئی مصیبت آپ پڑی ہے اور ٹلنے کا نام نہیں لیتی تو اکیس (۲۱) دن تک سورۃ الاخلاص عشاء کے بعد ایک بار پڑھیں اور آخر میں یہ کلمات کہیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ یَا اَحَدُ یَافَرْدُ یَا صَمَدُ یَامَنْ لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَداً یَامَنْ لَمْ یَلِدْوَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ. اَسْئَلُكَ بِحَقِّ اَسْمَائِكَ الْعِظَامِ وَاَنْبِیَائِكَ الْكِرَامِ اَنْ تُسَخِّرَلِیْ خُدَّامَ هٰذِهِ السُّوْرَةِ الْعَظَمَةِ عَبْدَكَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ وَعَبْدَكَ عَبْدَالصَّمَدِ وَعَبْدَكَ عَبْدَالْوَاحِدِ یَكُوْنُوْنَ لِیْ عَوْنًا عَلٰی قَضَاءِ حَوَائِجِیْ. اَلْعَجَلَ اَلْعَجَلَ. اَلْوَاحَا اَلْوَاحَا. اَلسَّاعَةَ اَلسَّاعَةَ . بَارَكَ اللّٰهُ فِیْكَ وَعَلَیْكُمْ وَصَلَّی اللّٰهُ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمْ.

الوحا سے پہلے دعا ہے، جو رب کریم سے مانگی جاتی ہے اور الواحا سے آخر تک آپ اس سورۃ کے موکلات کو مخاطب کریں گے۔

ف: اکیس دن عمل کر لینے کے بعد ہفتے میں ایک بار اگر اسے دہراتے رہیں تو آپ کے کام خود بخود حل ہوتے جائیں گے اور سورت کے موکلات آپ کی خدمت کی بجا آوری پر مامور رہیں گے۔ اگر ہفتہ وار عمل برقرار نہ رکھ سکیں تو آئندہ جب بھی ضرورت پڑے، جمعہ کے دن سے شروع کر کے جمعرات کے دن تک عمل کر لیں۔ انشاء اللہ سات دن کا عمل ہی کافی ہو جائے گا۔

۵۹۔حل مشکلات کا عمل

بسم اللہ شریف کے توسل سے دعا مانگنے کا ایک اور بھی طریقہ بزرگان دین سے نقل چلا آرہا ہے۔ اس مخصوص دعاء میں بسم اللہ شریف کو شامل کر کے اس کے وسیلے اور برکت سے اپنی حاجات اللہ تعالیٰ کے سامنے رکھی جائیں تو بہت جلد پوری ہوتی ہیں۔ دو رکعت نماز نفل تحفۃ الحاجت پڑھ کر اول و آخر درود شریف حسب توفیق پڑھ کر درمیان میں ایک سو اٹھارہ (۱۱۸) بار یہ دعا پڑھیں اور آخری جملہ: وصلی اللہ۔ سے پہلے جہاں جگہ خالی چھوڑی گئی ہے وہاں اپنے مقصد کی دعا اپنی زبان میں پوری عاجزی وانکساری اور خشوع وخضوع سے مانگ کر آگے دعاء مکمل کرلیں۔ انشاء اللہ ہر مقصد پورا اور ہر حاجت روا ہوگی۔

دعا یہ ہے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. وَبِحَقِّكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. وَبِهَیْبَةِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. وَبِمَنْزِلَةِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. اِرْفَعْ قَدْرِیْ وَیَسِّرْلِیْ اَمْرِیْ وَشْرَحْ صَدْرِیْ یَامَنْ هُوَ كٓهٰیٰعٓصٓ حٰمٓعٓسٓقٓ الٓمٓ الٓمٓصٓ الٓمٓرٰ الٓمٓ اَللّٰهُ لَااِلٰهَ اِلَّاهُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ بِسِرِّالْهَیْبَةِ وَالْقُدْرَةِ الْجَبَرُوْتِ الْعَظَمَةِ اجْعَلْنِیْ مِنْ عِبَادِكَ الْمُتَّقِیْنَ وَاَهْلِ طَاعَتِكَ الْمُحِبِّیْنَ. وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْن.

۶۰۔کام فوری انجام پانے والا عمل

جو شخص فجر کے بعد اس آیت کا روزانہ چالیس (۴۰) بار ورد رکھے، اللہ تعالیٰ اس کی ہر مشکل آسان فرماتے ہیں اور اس کے تمام کام خود بخود ہوتے چلے جاتے ہیں۔ آیت یہ ہے۔

ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَیْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا یَّغْشٰی طَآئِفَةً مِّنْكُمْ وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ یَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَیْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِیَّةِ یَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَیْءٍ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ یُخْفُوْنَ فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا یُبْدُوْنَ لَكَ یَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِیْ بُیُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِیْنَ كُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰی مَضَاجِعِهِمْ وَلِیَبْتَلِیَ اللّٰهُ مَا فِیْ صُدُوْرِكُمْ وَلِیُمَحِّصَ مَا فِیْ قُلُوْبِكُمْ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

☆☆☆

آنحضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ منافق کی چار نشانیاں ہیں

(۱) جب اس کے پاس امانت رکھوائی جائے خیانت کرے

(۲) جب گفتگو کرے تو جھوٹ بولے

(۳) جب عہد کرے تو توڑے۔

(۴) جب کسی سے لڑے تو گالیاں دے۔ (مسلم)

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

ردراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے ردراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا رودراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے، یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا رودراکش جو گول ہونا ضروری ہے، جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے، جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے، ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا، اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے، یہ اللہ کی ایک نعمت ہے، اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہوں۔

(نوٹ) واضح رہے کہ دس سال کے بعد رودراکش کی افادیت متاثر ہو جاتی ہے، دس سال کے بعد اگر رودراکش بدل دیں تو دور اندیشی ہوگی۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلّہ ابوالمعالی، دیوبند

اس نمبر پر رابطہ قائم کریں 09897648829 (اس نمبر پر واٹس اپ بھی کر سکتے ہیں)

احتجاج اور مظاہروں میں

تدبیر کے ساتھ رجوع الی اللہ بھی ضروری ہے

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب
آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ

شہریت ترمیمی قانون (سی اے اے) کے خلاف اس وقت پورا ملک سراپا احتجاج بنا ہوا ہے؛ لیکن حکومت سمجھتی ہے کہ اپنی ضد پر اڑا رہنا، رعایا کے جذبات کو کچل دینا اور آنکھ کان بند کر کے حکومت کرنا کمال کی بات ہے؛ اس لئے وہ ذرا بھی اپنے موقف سے ہٹنے کو تیار نہیں ہے، اسے یہ بات جان لینی چاہئے کہ بدترین حکومت وہ ہے، جو رعایا کی بات سننے پر آمادہ نہ ہو اور جس کو طاقت کا نشہ اتنا بدمست کردے کہ مظلوموں کی آہیں اس کے کانوں سے ٹکرا ٹکرا کر واپس آجائیں، اور یہ بھی سمجھ لینا چاہئے کہ ظلم و جبر ایک غیر فطری چیز ہے اور اس کو آج یا کل ان شاء اللہ ختم ہو کر رہنا ہے، اس سلسلہ میں یونیورسٹیوں کے طلبہ، سیکولر دانشور حضرات، فلم اور کھیل کی دنیا کے لوگ، ملک کے ریٹائرڈ قابل افسران اور میڈیا کے وہ لوگ جن کے ضمیر میں ابھی زندگی کی رمق باقی ہے، قابل تحسین بھی ہیں اور شکریہ کے مستحق بھی کہ وہ پوری جرأت اور حوصلہ کے ساتھ انصاف کی یہ لڑائی لڑ رہے ہیں۔

اسی پس منظر میں برادران اسلام سے عرض ہے کہ اس کائنات میں اللہ تعالیٰ کے دو نظام کارفرما ہیں، ایک: نظامِ اسباب، دوسرے: نظامِ غیب، نظامِ اسباب یہ ہے کہ ظاہری اسباب کے واسطہ سے نتائج ظاہر ہوں، یہ ایک واضح حقیقت ہے، جس کو ہم روز و شب سر کی آنکھوں سے دیکھتے ہیں، اگر کوئی شخص آگ کے شعلہ کو اپنے ہاتھ میں لے لے تو اس کا ہاتھ جلے گا، اور تیرنے سے واقف نہ ہو پھر بھی گہرے دریا میں کود جائے تو یقیناً ڈوب جائے گا، یہ اسباب کا نظام ہے جو پوری کائنات میں کارفرما ہے، اور دنیا میں ہمارے سارے کام اسی ذریعہ سے انجام پاتے ہیں۔

نظامِ غیب کا مطلب یہ ہے کہ کسی چیز کے حاصل ہونے کا جو فطری ذریعہ ہوتا ہے، اس کے بغیر وہ چیز حاصل ہو جائے، یا جو چیز جس بات کا سبب بنتی ہو، اس کا وہ نتیجہ ظاہر نہ ہو پائے، جیسے: آگ میں انسان جل جاتا ہے؛ لیکن اللہ کے حکم سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ نے نہیں جلایا، حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کے ساتھ بحر قلزم میں اتر گئے؛ لیکن سمندر انہیں ڈبو نہیں سکا، انسان اس دنیا میں باپ اور ماں کے واسطہ سے پیدا ہوتا ہے؛ لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام صرف ماں کے ذریعہ پیدا کئے گئے، یہ اللہ تعالیٰ کا غیبی نظام ہے، آخرت کا تو پورا نظم و نسق اسی نظام کے تحت رہے گا؛ لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے دنیا میں بھی وقتاً فوقتاً انسان کو اس نظام کی جھلک دکھائی جاتی ہے۔

اس لئے جیسے حکومت کے ظالمانہ رویہ سے مقابلہ کے لئے سیاسی اور عوامی جد و جہد کی جارہی ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ سے رجوع کا بھی اہتمام کرنا چاہئے، یہ اپنی مہم میں کامیابی حاصل کرنے کا غیبی نظام ہے، قرآن مجید میں مؤمنوں کے لئے آزمائشوں کا ذکر کرتے ہوئے صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنانے کا حکم دیا گیا ہے، اور ان کی شان بتائی گئی ہے کہ جب ان پر کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ کہتے ہیں: ''ہم اللہ کے لئے ہیں اور ہمیں اللہ ہی کی طرف لوٹنا ہے''

إذا أصابتهم مصيبة قالوا إنا لله و إنا اليه راجعون (البقرہ: ۱۵۶)

یعنی مؤمن کی شان یہی ہے کہ خوشی کا موقع ہو یا تکلیف کی گھڑی، ہر حال میں وہ خدا کو یاد رکھے اور اسی سے رجوع کرے۔

اللہ تعالیٰ سے رجوع کرنے کی صورت اللہ تعالیٰ سے دعاء کرنا ہے، یہ مؤمن کا ہتھیار ہے، اور اس سے مصیبتیں دور ہوتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صرف دعاء ہی ایسی چیز ہے، جس سے تقدیر کا فیصلہ بدلتا ہے:

لا یرد القضاء إلا الدعاء

(ترمذی عن سلمان الفارسی، حدیث نمبر: ۲۱۳۹)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بندہ جب بھی

دعاء کرتا ہے یا جو مانگتا ہے، اللہ تعالیٰ وہی عطا فرمادیتے ہیں، یا اسی کے مثل کوئی اور مفید چیز عنایت کرتے ہیں؛ بشرطیکہ وہ گناہ یا قطع رحمی کی دعاء نہ کرے: **ما أحد يدعو بدعاء إلا أعطاه الله ما سأل الخ.**

(مسند احمد عن جابر، حدیث نمبر: ۱۴۸۷۹)

سب سے اہم بات یہ ہے کہ دعاء سے انسان کو اللہ تعالیٰ کی معیت نصیب ہوتی ہے، اور بندہ کو اللہ کا ساتھ مل جائے، اس سے اہم بات اور کیا ہوسکتی ہے؛ چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا بندہ مجھ سے جو گمان رکھتا ہے، میں اسی کے مطابق اس کے ساتھ عمل کرتا ہوں، اور جب وہ مجھ سے دعاء کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں: **أنا عند ظن عبدي بي وأنا معه إذا دعاني.** (مسلم عن ابی ہریرۃ حدیث نمبر: ۲۶۷۵)

خاص کر ظالموں کے ظلم سے چھٹکارے کے لئے دعاء کی بڑی اہمیت ہے، سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام عراق میں نبوت سے نوازے گئے، وہاں ان پر بڑے مظالم ہوئے، انھوں نے عراق سے شام کی طرف ہجرت فرمائی، انہیں مصر سے گزرنا تھا، مصر کا بادشاہ بڑا ظالم وجابر تھا، کوئی شخص اگر اپنی بیوی کے ساتھ گزرتا اور وہ خوبصورت ہوتی تو بادشاہ زبردستی اس کو لے لیتا، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ ان کی بیوی حضرت سارہؓ بھی ہمسفر تھیں، اور اللہ تعالیٰ نے ان کو حسن وجمال سے بھی نوازا تھا، حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پہلے سے خطرہ تھا کہ وہ حضرت سارہؓ کو گرفتار کرلے گا؛ اس لئے انھوں نے حضرت سارہؓ سے فرمایا: اگر بادشاہ تم سے پوچھے کہ مجھ سے کیا رشتہ ہے؟ تو تم اپنے آپ کو میری بہن بتانا؛ کیوں کہ اس وقت دنیا میں ہم ہی دو مسلمان ہیں، اس رشتہ سے ہم بھائی بہن ہوئے، یہ بات اس لئے فرمائی کہ بادشاہ صرف گزرنے والوں کی بیوی کو اپنے تصرف میں لیا کرتا تھا نہ کہ بہن کو؛ مگر آخر وہی ہوا جس کا ڈر تھا، اہل ایمان کے اس مختصر قافلہ کو دیکھ کر اس کی نیت خراب ہوگئی، اور یہ بتانے کے باوجود کہ وہ بیوی نہیں ہیں، بہن ہیں، اس نے حضرت سارہؓ کو گرفتار کرلیا، پھر جب اس نے حضرت سارہؓ کے پاس آنا چاہا تو انھوں نے وضوء کیا، نماز میں مشغول ہوگئیں اور دعاء کی: اے اللہ! آپ کو معلوم ہے کہ میں آپ پر اور آپ کے رسول پر ایمان لائی ہوں اور اپنے شوہر کے سوا میں نے ہر ایک سے اپنی عصمت کو محفوظ رکھا ہے؛ لہٰذا مجھ پر اس کافر کو مسلط نہ فرمائیے، دعاء کرنا تھا کہ وہ ظالم بے ہوش ہوگیا اور پاؤں پٹخنے لگا، حضرت سارہؓ پھر اللہ تعالیٰ سے رجوع ہوئیں کہ اگر یہ مرگیا تو کہا جائے گا: میں نے ہی اسے مار دیا ہے؛ اس لئے اسے ہوش عطا کردیجئے، وہ ہوش میں آگیا، اس طرح تین یا چار بار حضرت سارہؓ کو نشانہ بنانے کی کوشش کی، ہر بار حضرت سارہؓ نے دعاء کی اور وہ اسی کیفیت میں مبتلا ہوا، اخیر میں اس نے تنگ آکر اپنے مصاحبین سے کہا کہ تم لوگوں نے میرے پاس شیطان کو بھیج دیا ہے، ان کو ابراہیم (علیہ السلام) کے حوالہ کردو، نیز حضرت سارہ کا حضرت ابراہیم علیہ السلام سے نکاح کردیا۔ (مسند احمد عن ابی ہریرۃ، حدیث نمبر: ۹۲۴۱)

یہ حدیث بتاتی ہے کہ ظالموں کے تسلط کو روکنے اور ان سے مقابلہ کرنے کے لئے دعاء ایک طاقتور ہتھیار ہے؛ اس لئے موجودہ حالات میں ہمیں ضرور اس کا اہتمام کرنا چاہئے۔

دعاء ہی کی ایک صورت استغفار ہے، یہ بھی مصیبتوں سے نجات پانے کا ایک غیبی نسخہ ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو استغفار کا اہتمام کرے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے مصیبت سے باہر نکلنے کا راستہ بنا دیتے ہیں، ہر فکر سے نجات عطا فرماتے ہیں، اور ایسے طریقہ پر رزق عطا کرتے ہیں، جس کا آدمی کو گمان بھی نہ ہو: **من لزم الاستغفار جعل الله له من كل ضيق مخرجا، ومن كل همّ فرجا، ورزقه من حيث لا يحتسب.**

(سنن ابوداؤد، عن ابن عباس، حدیث نمبر: ۱۵۱۸)

اس لئے استغفار کا بھی خصوصی اہتمام کرنا چاہئے۔

آزمائش کے ایسے حالات کے لئے ایک خاص ذکر بھی مروی ہے، اور وہ ہے: **حسبنا الله ونعم الوكيل**، حدیث میں ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تو انھوں نے یہی پڑھا اور جب مسلمانوں کو ڈرایا گیا کہ دشمن طاقتیں تمہارے خلاف کھڑی ہیں، تم ان سے ڈر کر رہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی پڑھا۔

(بخاری عن ابن عباسؓ کتاب التفسیر، حدیث نمبر: ۴۵۶۳)

قرآن مجید میں صحابہؓ کا عمومی طرز عمل بھی یہی بیان فرمایا گیا ہے کہ جب لوگ انہیں مسلمان کے خلاف مخالفین کے اکٹھا ہونے سے ڈراتے تو وہ کہتے: **حسبنا الله ونعم الوكيل.**

اسی طرح درود شریف کی کثرت کرنی چاہئے؛ کیوں کہ ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا جائے تو اللہ کی طرف سے دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں: من صلی علیه واحدة صلی الله علیه عشرا

(مسلم، باب الصلوۃ علی النبی ﷺ بعد التشہد، حدیث نمبر: ۴۰۸)

رحمتوں کے نازل ہونے میں مصیبتوں کا دور ہونا بھی شامل ہے۔

اس لئے دعاء کے ساتھ ساتھ استغفار، حسبنا الله ونعم الوکیل اور درود شریف کی کثرت کی جائے اور تمام لوگ روزانہ کم سے کم دو رکعت نماز حاجت کا بھی اہتمام کریں؛ تاکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا دروازہ کھلے اور شریروں کی شرارت سے تمام برادران اسلام اور برادران وطن کو نجات حاصل ہو۔

ظالموں کے تسلط سے نجات کے لئے شریعت میں ایک خصوصی دعاء نماز کے ساتھ رکھی گئی ہے، جس کو ''قنوت نازلہ'' کہا جاتا ہے، ایسے مواقع پر خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نماز کا اہتمام فرمایا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابۂ کرامؓ نے بھی مشکل مواقع پر یہ نماز ادا کی ہے، اور اس پر امت کا تعامل رہا ہے، حدیث وفقہ کی کتابوں میں اس کی تفصیل موجود ہے، ابھی دو تین ہفتہ پہلے موجودہ حالات کے پس منظر میں راقم الحروف نے اسی عنوان پر ایک مختصر تحریر لکھی تھی، جو اِن ہی صفحات میں طبع ہوئی تھی، اس دعاء کا بھی فجر کی نماز میں اہتمام کرنا چاہئے۔

حاصل یہ ہے کہ ہمیں اِن حالات سے گھبرانا نہیں چاہئے، اللہ پر بھروسہ رکھنا چاہئے، ایک طرف اسباب کے درجہ میں سیاسی اور احتجاجی کوششیں جاری رہیں اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ کے نظامِ غیب پر یقین کے ساتھ پوری توجہ دی جائے، اور دعاء والتجاء کا عمل بھی جاری رہے، تو جب انسانی کوشش اور تدبیر کے ساتھ رجوع الی اللہ کا عمل جمع ہو جائے تو ان شاء اللہ ضرور کامیابی حاصل ہوگی۔

وبالله التوفیق وهو المستعان.

☆☆☆

کسی کو دکھ دینا ایک قرض ہے جو آپ کو کسی اور کے ہاتھوں ملے گا

سچ تو مگر کہنے دو

صدیوں رہا ہے دشمن دورِ زماں ہمارا

انھوں نے اپنے انتخابی منشور میں جو وعدہ کیا تھا اسے پورا کیا۔ ہم اور ہمارے ہمدرد انہیں ان کے وعدے کی تکمیل سے باز نہیں رکھ سکے اس لئے کہ ہر اعتبار سے ان کے مقابلہ میں ہم کمزور تھے۔ انھوں نے قانون منظور کروالیا۔ اور اب پریشان ہے کیوں کہ انہیں امید تھی کہ اس کی اتنی شدت سے مخالفت کی جائے گی۔ سوال یہ ہے کہ یہ شدت کب تک برقرار رہے گی۔ دفعہ ۳۷۰ کی برخواستگی، طلاق ثلاثہ، رام مندر اور اب شہریت ترمیمی بل کی منظوری اگلا قدم NRC۔ انتخابی وعدوں کی تکمیل سے کتنے فیصد ہندو خوش ہوئے ہوں گے اس سے بحث نہیں ہے۔ بعض معاملات میں مذہبی جذبات غالب آجاتے ہیں اور اس کا سیاسی جماعتیں استحصال کرتی ہیں۔ سنگھ پریوار اور اس کے قبیلے کی جماعتوں نے ایسا ہی کیا۔ مگر وہ اس حقیقت کو فراموش کر گئے کہ کسی شئے کی اہمیت اسی وقت تک رہتی ہے جب تک وہ حاصل نہیں ہوتی۔ جب آپ کے ہاتھ آجاتی تو اس کی قدر و قیمت باقی نہیں رہتی۔ بی جے پی یا این ڈی اے نے جس طرح سے ہندوؤں کے مذہبی جذبات کے استحصال کرتے ہوئے اقتدار حاصل کیا، اس میں رام مندر سب سے اہم مسئلہ تھا۔ انہیں کامیابی اس لئے ملی کہ ہزاروں دیوتاؤں کے ماننے والے ایک مندر کے لئے ایک ہوگئے۔ ایک اللہ کو ماننے والے جو خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں، سب کی رہنمائی کے لئے ایک ہی آسمانی کتاب قرآن مجید ہے وہ اللہ کے گھر کے لئے ایک نہ ہوسکے۔ بلکہ اپنے سیاسی اور مالی مفادات کے لئے کئی خانوں میں بٹ گئے۔ اللہ رب العزت ان کی مدد کیوں کرے گا؟ پھر بھی یہ احسان ہے کہ اس نے عدالت عالیہ کے فیصلے کے بعد سنگ پروار کی بنیادوں میں دراڑیں ڈال دیں۔ مہاراشٹرا میں اقتدار کی کرسی کے لئے ہی سہی، ایک نظریہ، ایک نصب العین مسلم دشمنی میں متحد بی جے پی اور شیو سینا میں وقتی طور پر ہی سہی پھوٹ تو پڑی۔ دنیا کے فیصلے اپنی جگہ آسمانی فیصلے اپنی جگہ۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ جب زمین کے فرعون خدائی کے دعوے کرنے لگتے ہیں تو جو اصل قہار اور جبار ہے وہ اپنے طاقت کی ہلکی سی جھلک دکھا تا ہے۔ ۶ دسمبر ۱۹۹۲ء کو بابری مسجد شہید ہوئی۔ ہم غم میں ڈوبے ہوئے تھے۔ کچھ مہینوں بعد وہ علاقہ جہاں کارسیوکوں نے مسجد کی شہادت کا منصوبہ بندی کرنے کے لئے بہت بڑا کیمپ منعقد کیا تھا۔ وہاں کے لوگ مسلمانوں کی اخلاقی شکست کا جشن منا کر شراب کے نشے میں ڈوبے ہوئے تھے۔ زمین کی ہلکی سی ایک جنبش نے انہیں تو نگل لیا یا تہس نہس کر دیا۔ اس وقت وہاں کی غیر مسلم خواتین نے ان لوگوں کو کوسا جو بابری مسجد کی شہادت کے ذمہ دار تھے۔ ان خواتین کو یہ شدید احساس تھا کہ جو زلزلہ آیا جس سے اس کی مانگیں سونی ہوئیں

> بی جے پی نے ابھی تک جو کچھ بھی کیا وہ عملی طور پر ایک ہی طبقہ کے خلاف کیا۔ کشمیر کے خصوصی موقف کو برخاست کیا گیا اس سے آنے والے برسوں میں کشمیریت ختم کردی جائیگی۔ اردو وہاں کی پہلی سرکاری زبان ہے، ہندی اس کی جگہ لے لے گی۔ کشمیری عوام ہوسکتا ہے کہ اپنے آپ کو حالات کے مطابق ڈھال لیں گے مگر آنے والی نسلیں اور مورخین شاید بی جے پی حکومت کا ذکر فخر سے نہیں کریں گے۔

گودیں اجڑ گیں گھر تباہ ہوئے وہ دراصل بابری مسجد کے شہید کئے جانے پر'' بھگوان''''کا شراپ'' تھا۔ اگر ہمارے غیر مسلم برادران اور این ڈی اے کے قائدین اور کارکن ہوش وحواس میں رہ کر ٹھنڈے دل ودماغ کے ساتھ محاسبہ کریں اور حالات کا جائزہ لیں گے تو انہیں اندازہ ہوگا کہ گزشتہ ساڑھے پانچ چھ سال کے دوران وہ عناصر جو ہماری بربادی کے عزائم کے ساتھ اقتدار حاصل کرتے ہوئے ہندوتو نظریہ کو پروان چڑھا رہے ہیں۔ بظاہر انہیں کامیابی مل رہی ہے مگر ہر قدم پر وہ ٹھوکر بھی کھا رہے ہیں، ہر محاذ پر انہیں سبکی بھی ہورہی ہے بلکہ حالیہ عرصہ کے دوران تو اس بات کے بھی آثار پیدا ہوگئے ہیں کہ اعلیٰ قیادت کے لئے آپس میں بڑے پیمانے پر گروہ بندی ہوجائے گی۔

بی جے پی نے ابھی تک جو کچھ بھی کیا وہ عملی طور پر ایک ہی طبقہ کے خلاف کیا۔ کشمیر کے خصوصی موقف کو برخاست کیا گیا اس سے آنے والے برسوں میں کشمیریت ختم کردی جائیگی۔ اردو وہاں کی پہلی سرکاری زبان ہے، ہندی اس کی جگہ لے لے گی۔ کشمیری عوام ہوسکتا ہے کہ اپنے آپ کو حالات کے مطابق ڈھال لیں گے مگر آنے والی نسلیں اور مورخین شاید بی جے پی حکومت کا ذکر فخر سے نہیں کریں گے۔ ابھی تک کشمیر کا جو موقف تھا، اس سے فیضیاب وہاں کے عوام بلا لحاظ مذہب وقوم ہورہے تھے۔ مگر حکومت نے جو کیا اس میں گیہوں کے ساتھ گھن بھی پس گیا۔

طلاق ثلاثہ قانون بننے کے بعد طلاق کے واقعات میں کمی نہیں آئی۔ یہ ضرور ہے کہ پولیس میں شکایت کم درج ہونے لگی ہے۔ قومی شہریت بل اور اس کے بعد NRC سے بھی عوام کے طبقہ کو وقتی طور پر خوش تو کیا جاسکتا ہے مگر جن مسائل سے توجہ ہٹانے کے لئے یہ سب کیا جارہا ہے، وہ اپنی جگہ برقرار رہیں گے۔ بیروزگاری، مہنگائی کے خاتمہ کے ہم اہل نہیں ہیں۔ اور جب عوام سوال کرنے لگیں گے تو حکومت رام مندر، CAB اور NRC سے انہیں مزید نہیں بہلا سکتی۔ یہ اچھی بات ہے کہ عوام مظلوم غیر مسلم غیر ملکیوں کو انسانی بنیادوں پر شہریت دی جارہی ہے۔

اگر دوسرے ممالک میں مسلمانوں پر ظلم ہورہا ہے تو کیا ان کی مدد کرنا انسانیت کے خلاف ہے۔ چین کے ایغوری مسلمان اور میانمار کے روہنگیا مسلمانوں پر کئے جانے والے مظالم سے کون واقف نہیں ہے۔ میانما کی قومی لیڈر آنگ سانگ سوچی کا آج کیا حال ہوگیا ہے۔ نوبل انعام چھین لیا گیا اور آج بین الاقوامی عدالتی انصاف میں جو بے عزتی اس کی ہورہی ہے آنے والے برسوں میں ہر اس لیڈر کو اس مرحلے سے گزرنا ہے جس نے مسلمانوں پر ظلم وستم کئے۔ غیر مسلم باشندوں کو ضرور ہندوستانی شہریت دیجئے مگر اس کے لئے مسلمانوں کو ان کے حق سے محروم کیا جانا، یا انہیں خوفزدہ کرنا کس حد تک جائز ہے۔ پھر یہ سوال اپنی جگہ برقرار ہے کہ ہم اپنے ملک میں دلتوں کو تو تحفظ انصاف نہیں دے سکے۔ عیسائیوں پر بھی سنگھ پریوار اور ان کے قبیلے کے ارکان نے جو مظالم ڈھائے، بھلا غیر مسلکی شہریوں کے ساتھ ہم کیسے انصاف کرسکے گیں۔ جہاں تک مسلمانوں کا تعلق ہے مسلمان عادی ہیں ہر قسم کے مظالم سہنے اور مکمل تباہ ہوکر دوبارہ نئی ہمت، نئے جذبے کے ساتھ اپنے پیروں پر کھڑے ہونے کے۔ یہی وجہ ہے کہ ۱۹۴۷ء سے لے کر آج تک ہزاروں مسلم کش فساد ہوئے، جہاں مسلمان آبادی معاشی طور پر مرفع حال رہی وہاں فسادات کے ذریعہ معیشت کو تباہ کرکے انہیں محتاج بنانے کی کوشش کی گئی۔ یہ کسی ایک ملک کی کہانی نہیں ہے بلکہ ہر اس ملک کی کہانی ہے جہاں مسلمان اقلیت میں ہیں۔ ایسے ہر ملک میں اسلام دشمن طاقتوں نے جب جب اقتدار ملا تب تب مسلمانوں کو کچلنے کی کوشش کی ان سے ان کی مذہبی شناخت چھیننے کی کوشش کی گئی۔ کچھ برس تو وہ کامیاب رہے مگر نہ تو اسلام مٹایا جاسکا نہ ہی مسلمانوں کو بلکہ جس کسی نے یہ کوشش کی نہ تو اس کا اقتدار رہا، نہ ہی اس کی مملکت سالم رہی، سویت یونین اس کی مثال ہے جہاں ۷۰ برس تک مسلمانوں پر مظالم ڈھائے گئے۔ مساجد بند کردی گئیں تھیں۔ قرآن پر پابندی عائد کی گئی تھیں۔ ان ۷۰ برسوں میں مسلمانوں نے خاموشی کے ساتھ چپکے چپکے اپنے مذہب کی تبدیلی بھی کی۔ اپنی دو تین نسلوں کو قرآن اور اسلام کی تعلیم بھی دی۔ نمازیں بھی پڑھیں اور پھر ۸۰ کے دہے میں اسلام کو مٹانے کی کوشش کرنے والوں کے مجسمہ چوراہوں پر گھسیٹے گئے ان پر جوتوں کی بارش ہوئی اور ۶ نئی اسلامی مملکتیں وجود میں آئیں۔

ہندوستان میں انشاء اللہ ایسا نہیں ہوگا۔ ۳۰ کروڑ مسلمانوں کے ساتھ اگر کسی قسم کے مظالم اور ناانصافی کی کوئی منصوبہ بندی ہے تو انشاء

اللہ یہ ناکام ہوگی کیوں کہ اب مسلمان کسی حد تک خواب غفلت سے جاگنے لگا ہے۔ اگر وہ پوری طرح آنکھیں کھول کر اپنے اطراف واکناف کا جائزہ لیں اور یہ فیصلہ کرلیں کہ پورے عزت ووقار کے ساتھ اپنے حقوق کے ساتھ یہاں رہنا ہے تو اسے دوسروں کی طرح ایک ہونا ہوگا۔ ایک دوسرے کا سہارا بننا ہوگا۔ ایک دوسرے کو ہر اعتبار سے مستحکم کرنا ہوگا۔ اختلاف اپنی جگہ پر مگر جو ضمیر فروش اپنے مفادات کے لئے اقتدار کے ایوانوں کی دہلیز پر حاضری دے کر ملت کا سودا کرتے ہیں انہیں سبق سکھانے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ جب جب ہم ایک ہوئے ہمارے مخالفین نے یا تو ہماری صفوں میں منافقوں کو داخل کرکے ہم میں انتشار پیدا کیا یا پھر ہماری صفوں کے لالچی، مفاد پرستوں کو خرید کر انہیں ہمارے خلاف استعمال کیا۔ ایسے ملت اور قوم کے غداروں کو کیا سزا دی جانی چاہئے اس کا فیصلہ ہمارے علمائے کرام کریں۔ ایوان پارلیمینٹ میں یقیناً اپوزیشن قائدین نے اپنے ضمیر کی آواز بلند کی جس کے لئے ہم ان کے شکر گزار ہیں، راجیہ سبھا میں وزیر داخلہ امیت شاہ نے یہ ضرور کہا ہے کہ شہریت ترمیمی بل سے مسلمانوں کو کوئی نقصا نہیں ہوگا انہیں فکر کرنے یا ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے، امید ہے کہ ان کے یہ الفاظ ٹالنے کے لئے نہیں ہوں گے۔ ارباب اقتدار کو ان کا تعلق چاہے کسی بھی جماعت سے کیوں نہ ہو، یہ بات ذہن نشین کرنی ہوگی کہ دنیا کے کسی بھی مسلم ملک میں ہندوستانی مسلمانوں کو نہ تو پناہ ملے گی نہ ہی وہ دوسرے ملک جانا چاہیں گے۔ وہ اسی سرزمین پر رہیں گے اور اسی میں دفن ہوں گے۔ البتہ دنیا کے تمام اسلامی ممالک اگر ہندوستان کے ساتھ اچھے تعلقات رکھتے ہیں اور یہاں سرمایہ کاری کرتے ہیں تو وہ اس لئے کہ یہ دنیا کی ایک عظیم جمہوریت ہے، جس کا اب تک ایک سیکولر کردار اور یہاں پر ۲۵ تا ۳۰ کروڑ مسلمان کی آبادی ہے جو کسی بھی مسلم ملک کے مقابلے میں کئی گنا زیادہ ہے۔ ہندوستانی مسلمانوں پر اگر کسی قسم کا ظلم ہوتا ہے تو مذہب کی بنیاد پر نہ سہی، انسانیت کی بنیاد پر بین الاقوامی سطح پر احتجاج ہوسکتا ہے اور ہندوستان کی آج کی ساکھ ہے وہ متاثر ہوگی۔ ارباب اقتدار کو ملک کے اندر بھی دیکھنا ہے اور ملک کے باہر بھی جھانک لینا ہے۔

احکام ایام ہفتہ

ہفتہ: شنبہ کی شب میں غذا ترک نہیں کرنی چاہئے۔ جناب امام صادق آل محمد ﷺ سے روایت ہے کہ جو شخص شنبہ یعنی ہفتہ اور یک شنبہ یعنی اتوار کی شب میں پیہم غذا کو ترک کرے تو اس سے ایک ایسی قوت زائل ہوجاتی ہے جو ۴۰ دن تک واپس نہیں آتی۔

اتوار: یک شنبہ کا دن اکثر کاموں کے لئے میانہ ہے لیکن مکان بنانے، درخت لگانے، کھیت میں بیج ڈالنے یا کھیت کو تیار کنے کے لئے خوب ہے۔

پیر: دوشنبہ کا دن ایام ہفتہ میں اس بنا پر منحوس ترین دن ہے کہ اس روز جناب رسول اللہ ﷺ نے اس دنیا سے رحلت فرمائی اور شہادت امام حسینؓ کے بعد دشمنوں نے اسی دن کو عید قرار دیا جو شخص اس دن کی نحوست سے محفوظ رہنا چاہے اسے چاہئے کہ نماز صبح کے بعد سورۂ بلاتی کی تلاوت کرے۔

منگل: سہ شنبہ کا دن طلب حاجت کے لئے خوب ہے اسی دن حضرت داؤد علیہ السلام کے واسطے لوہے کو نرم کردیا۔ اس دن لباس قطع کرنا منحوس ہے ایسے کپڑے عموماً چوری ہوجاتے ہیں اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ منگل کو قطع کیا ہوا لباس پہننے والا اس لباس میں دریا سمند میں ڈوبے گا۔

بدھ: چہار شنبہ کا دن کسی بھی نئے کام کی ابتدا کرنے کے لئے خوب ہے اس دن درخت کی قلم لگانا، جسم سے فاضل اور فاسد خون نکلوانے کے لئے جونک رشاخ لگوانا یا بلڈ بنک کو خون کا عطیہ دینا، مسہل لینا اور حمام جانا خوب ہے۔

جمعرات: پنجشنبہ کا دن خط بنوانے، بال کٹوانے، ناخن کاٹنے اور نیا کپڑا قطع کرنے کے لئے بہت خوب ہے بعض روایات میں ہے کہ اس روز بیمار اگر دوا ترک کردے تو شفایاب ہوتا ہے اس روز قبور مومنین پر جاکر فاتحہ خوانی کرنے کا بڑا ثواب ہے۔

جمعہ: حضرت امام جعفر صادقؑ کا قول ہے کہ شب جمعہ اور جمعہ کے روز صدقہ دینا ہزار صدقہ کے برابر ہے اور محمد ﷺ و آل محمد ﷺ پر درود بھیجنا ہزار گنا ثواب کا باعث ہوتا ہے۔ جمعہ کو مسجد جانا اور نماز ادا کرنا بھی ثواب کثیر کا موجب ہوتا ہے نماز جمعہ سے قبل سفر کرنا مکروہ ہے۔

ابن مظفر شیرازی

کینسر یا سرطان کا روحانی علاج

کسی بھی مرض کے شافی اور یقینی علاج کے لئے حکیم وطبیب وروحانی معالج کے لئے ضروری ہے کہ وہ مرض کی کامل تشخیص کرے۔ اگر تشخیص سوفیصد درست ہوگی تو علاج وشفا بھی سوفیصد ملے گی۔ اس مضمون سے استفادہ حاصل کرنے سے قبل یہ امر ذہن نشین کرلیں کہ کینسر بذات خود کوئی مرض نہ ہے اور نہ ہی اس کی کوئی حقیقت ہے کسی بھی مرض کے بگاڑ، کہنہ پن، ضدی اور ہٹیلا ہوجاتا ہے پرانا ہوکر بگڑ جاتا ہے وہ کینسر بن جاتا ہے۔ اکثر اوقات جسم میں گلٹیا بن جاتی ہیں بعض اوقات پھوڑا بن جاتا ہے جو تربوز کے برابر بھی ہوجاتا ہے۔ سرجن کہتا ہے اسے کاٹ کر پھینک دو کیونکہ سرجری کے سوا اس کا کوئی چارہ کار نہیں ہے لیکن بیسیوں شواہد سے پتا چلتا ہے کہ کاٹنے کے باوجود جراثیم ختم نہیں ہوتے بلکہ آگے سے آگے سفر جاری رکھتے ہیں جس سے موت بھی واقع ہوجاتی ہے۔ کسی بھی مرض کے علاج کے لئے اپنے تخلیق کار سے رجوع کرنا بنیادی شرط ہے کیونکہ شفا صرف اللہ کے پاس ہے۔ میرے تخلیق کار کا فرمان عالی شان کچھ اس طرح ہے۔ ”جب کوئی بیمار ہوتا ہے تو میں ہی اسے شفا دیتا ہوں“ الغرض شفا کا اصل سرچشمہ ذات رب کریم ہے موت وحیات وشفا وہی دیتا ہے۔ جس کے قبضہ قدرت میں ہماری جانیں ہیں۔ اگر طبیب روحانی کامل ہو علوم روحانیہ پر مکمل دسترس رکھتا ہو، باکردار اور راتوں کو جاگنے والا ہو، حب اہل بیت سرشار رہتا ہو۔ رزق حلال کھانے والا سچ گو ہو تو ہر مرض کا کامل اور مکمل علاج کرسکتا ہے۔ اس کے سامنے کوئی مرض مرض نہیں رہتا کیونکہ اس کے پاس چشمہ فیض روحانی سے شفا حاصل کرنے کے راستے موجود ہوتے ہیں۔ اب میں اصل مقصد کی طرف آتا ہوں۔ کینسر کے علاج کے لئے ایک تازہ صاف ستھرا گول بینگن حاصل کریں جسے کیڑا وغیرہ نہ لگا ہو یعنی یہ اندر اور باہر سے درست ہونا لازمی امر ہے۔ بینگن درمیانہ سا ہو بعدازیں دیسی کیکر کے ۳۰ کانٹے حاصل کریں یاد رہے کہ بینگن کی ڈنڈی ساتھ ہونا ضروری ہے۔ اب ایک کانٹے پر ۷ مرتبہ سورۃ الناس پڑھ کر دم کریں اس کانٹے کو ڈنڈی کے پاس کر کے بینگ کے اندر چبھو دیں۔ اس طرح یکے بعد دیگرے ۳۰ کانٹے ایک قطار میں بینگن کے اندر چبھو دیں۔ اور اس بینگن کو مریض کے سونے کی چارپائی کے اوپر لٹکا دیں۔ مریض اکثر وبیشتر وقت اس بینگن کے سائے میں گزارے۔ دس یوم گزرنے کے بعد بینگن کو قبرستان میں دفن کردیں۔ البتہ دفن کرنے سے پہلے ایک نیا بینگن تیار کرلیں تاکہ پرانے بینگن کو اتار کے نیا بینگن فوراً لٹکا دیا جائے اس طرح ۴۰ یوم یہ عمل کرنا ہے۔ یعنی چار بینگن قبرستان میں دفنانے کے بعد ازیں ایک بوتل میں صاف پانی ڈالیں اس پر ۷ مرتبہ سورۃ حمد مع اول وآخر ۲۱ مرتبہ درود بر محمد وآل محمد ﷺ پڑھ کر دم کریں اور روزانہ نہار منہ کلی کرنے کے بعد تین چار گھونٹ پانی مریض کو پلا دیں۔ اگر یہ پانی چشمہ کا ہو یا بارش کا ہو تو زیادہ نتیجہ ملنے کے امکانات ہوں گے۔

اگر اس کے ساتھ ”دھماسیہ بوٹی“ کا عرق بھی پینا شروع کردیں تو سونے پر سہاگہ کا کام دے گی۔ ”دھماسیہ بوٹی“ ایک عام خودرو جڑی بوٹی ہے جو ساون بھادوں میں پیدا ہوجاتی ہے۔ پنساری حضرات کے پاس وافر مقدار میں موجود ہوتی ہے۔ میں اسے ”قدرتی اینٹی بائیوٹک“ کہا کرتا ہوں آدھا پاؤ بوٹی لیں اسے خشک کرلیں اور ایک برتن میں ڈال کر اچھی طرح پکائیں جب ایک پیالی پانی رہ جائے تو پی لیں یہ دن میں تین دفعہ پینا ہے۔ صدقہ پنجتن پاک رب کریم مکمل شفا بخشیں گے۔ بالخصوص چھاتی کے کینسر میں مبتلا خواتین کے لئے یہ علاج تحفہ خداوندی ہے۔ چھاتی سے گلٹیا پھوڑا وغیرہ بالکل ختم ہو جاتا ہے آپریشن کی ضرورت نہیں رہتی جب کہ عورت کی قدرتی خوبصورتی بھی برقرار رہتی ہے۔ اگر کوئی بہن بھائی خدانخواستہ اس مرض میں مبتلا ہے تو اپنا علاج خود کرے۔ وضاحت کے لئے جوابی لفافہ ارسال کرنا ضروری ہے۔

الجھنوں سے نجات کے لئے بہترین اعمال

دینی اور دنیاوی ہر الجھن کے لئے سلجھن

غم وسختی دور کرنے کا نسخہ مجرب۔ اگر غم وفکر میں پریشان ہے، حیرت وقلق میں، تو یہ دعا پڑھے: لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ.

طریقہ: ہر رات ایک سو گیارہ بار پڑھیں (۱۱۱) اول آخر درود شریف سات سات بار پڑھے۔ یہ دعا معظم قیدی کی رہائی کے لئے بھی اسم اعظم کا درجہ رکھتی ہے۔ (بحوالہ کذا فی العینی شرح بخاری شریف، مشکوٰۃ شریف، ص: ۲۱۲، خیر متین شرح حصن حصین، ص: ۱۸۰، کتاب الادعیہ التعویذات از قطب الارشاد شمس شجاع آبادی، ص: ۸)

فوائد: گھریلو پریشانیاں، مالی پریشانیاں، کاروباری پریشانیاں، ذہنی پریشانیاں، قرض کی پریشانیاں، غرضیکہ ہر قسم کی دینی و دنیوی پریشانیوں کے ازالہ کے لئے خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی تمام پریشانیوں کے ازالہ کے لئے اکسیر اعظم تیر بہدف ہے۔ یہ وظیفہ مجرب وبار بار کا آزمودہ ہے۔

فتح وکامیابی کے لئے

ظاہری باطنی دشمنوں سے مقدمات میں فتح وکامیابی، مالی پریشانیوں سے نجات، لاینحل مشکلات سے نجات۔ روزانہ باوضو ایک وقت مقرر کر کے سورۂ قریش ایک سو ایک (۱۰۱) بار، اوّل آخر درود شریف گیارہ بار پڑھ کر عاجزی سے دعا مانگ لیا کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ایک ہفتہ کے اندر اندر تمام پریشانیاں دور ہو جائیں گی۔ تمام مشکلات سے نجات مل جاۓ گی۔ اَطْعَمَهُمْ پر رزق فراخ کی نیت ہو اور اٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ پر دشمنوں حاسدین کا تصور کر کے پڑھ لیا کریں۔ چلتے پھرتے بھی پڑھ سکتے ہیں۔ (عطیہ سراج السالکین حضرت مولانا محمد عبداللہ بہلوی قدس سرہ العزیز)

تمام پریشانیاں دور، رزق ہی رزق پیسے ہی پیسے

ایک عظیم المرتب بزرگ فرماتے ہیں کہ یہ وظیفہ درحقیقت ایک چیک تھا جو بمنزلہ کیش کے مجھے ملا۔ اس کی برکت سے جو چاہتا حل ہو جاتا اور حج کے موقع پر لاکھوں روپئے راہ خدا میں خرچ فرماتے۔

وظیفہ یہ ہے: ہر نماز کے بعد اول وآخر ایک ایک مرتبہ درود شریف ابراہیمی نماز والا اور درمیان میں سات مرتبہ سورۂ قریش پڑھیں۔

حرفِ (ذال) کے حیرت انگیز طلسماتی کرشمات

حرفِ ذال کا منازل قمر کے ساتھ خاص تعلق

اگر کسی کو اعمال کا شوق ہو تو حروف تہجی کے اعمال ہی اس کو کافی ہیں اور ہر ضرورت پر کام آتے ہیں بشرطیکہ اس حروف کی زکات ادا کی جا چکی ہو۔ خواہ وہ اکبر ہو یا اصغر۔ ابجد کے ۲۸ رحروف ہیں۔ منازل قمر بھی ۲۸ ہیں۔ لہٰذا ہر حرف ایک منزل سے تعلق ہے۔ اس حرف کی زکوٰۃ اسی کی منزل میں ادا کی جاتی ہیں یہ آپ کے سامنے (ذ) ذال کا بیان ہے اور (ذ) کے عدد ۷۰۰ ہوتے ہیں۔ حکمائے فلاسفہ کے نزدیک یہ حروف آتشی ہیں اور آخرین ہیں۔ حروف بادی کے ساتھ مل کر تقویت ہوتی ہے، حروف آبی اس کے دشمن ہیں۔ جب یہ اپنے ہی عنصر کے حروف سے ملتے ہیں تو قوی المزاج ہو جاتے ہیں۔ اس حرف کی طبع گرم خشک ہے اور ناطق ہے۔ جب اس کی زکات ادا کرنا چاہیں تو منزل اخبیہ میں جب چاند داخل ہو تو ادا کریں۔ چاند ہر ماہ ایک دفعہ اس منزل میں آتا ہے۔ ایک منزل کا وقت کم و بیش ۲۴ گھنٹے رہتا ہے۔ اس میں زکات ادا کی جا سکتی ہے۔ ایک منزل کا وقت اگلی منزل تک ختم ہو جاتا ہے۔

یاد رہے کہ وہ جنتریاں جو ہندوانہ حساب سے ہوتی ہیں ان کے اوقات میں اور عربی حساب میں فرق ہوتا ہے۔ لہٰذا منازل کے جو اوقات ان جنتریوں میں درج ہوں گے وہ کام نہ دیں گے۔ مسلمانوں کے علم جفر حروف اور علم جفر کا کوئی تعلق ہندوؤں کے حساب سے نہیں۔ جب زکوٰۃ ادا کرنا ہو تو اسے باموکل پڑھتے ہیں۔ اَجِبْ یَا اَهْرَائِیْلُ بِحَقِّ یَاذَا۔

اس منزل کے وقت کے اندر اندر ۴۴۴۴ مرتبہ پڑھ لیں گے تو حرف ذال کی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ اب عامل کو اختیار ہے کہ جب چاہے حرف ذال کے عملیات سے کام لے سکے۔ بوقت زکوٰۃ اور عمل بخور اس کا جلانا ہوگا جو لوبان تر قلفل، انزروت، ریحان اور موتیا ہے۔ کوئی ایک چیز لے لیں جو مل جائے۔

حرف ذال کے نو مجرب اعمال

(۱) جس وقت برج عقرب کے ۱۱ درجہ ۹ دقیقہ طلوع ہوں تو ۹۰ ذال سفال آب نارسیدہ پر لکھ کر دریا میں ڈالے تو غلبہ ہوا یا سردی سے محفوظ رہے۔ (۲) اگر ستر بار ذال مشک و زعفران سے لکھ کر اپنے پاس رکھے تو تمام خلق اللہ میں عزیز و محترم ہوگا اور دشمن اس کے زیر ہوں گے۔ (۳) اگر جمعہ کے دن بعد نماز فجر سات ہزار بار ذال کو پڑھے اور ورد کرے تو تھوڑے ہی عرصہ میں دولت مند ہو جائے گا۔ (۴) حرف ذال کے عدد رقمی ۷۰۰ لفظی ۷۳۱ راور عددی ۵۹۳ ہیں۔ کل ۲۰۲۴ ہوئے مثلث کے لئے ۶۷۱ عدد کامل کو خانہ اول میں رکھ کر نقش آتشی پر کیا۔

۷۸۶

۶۷۸	۶۷۱	۶۷۶
۶۷۳	۶۷۵	۶۷۷
۶۷۴	۶۷۹	۶۷۲

اس نقش کو اسی منزل میں سفال آب نارسیدہ پر لکھ کر پشت پر طالب و مطلوب جن کے اندر محبت کی تاثیر پیدا کرنا ہو تو ان کے اعداد نکال کر ان کا موکل بنائے اور خالی مثلث بنا کر اس موکل کا نام لکھے اور پھر اس ٹھیکری کو حرارت دے یعنی ایسی جگہ رکھے جہاں اسے گرمی ملتی رہے تو ان دونوں میں محبت کے جذبات پیدا ہوں گے۔ (۵) جس شخص کو بلانے کا ارادہ ہو تو سفید ریشم کے کپڑے پر اس حرف کو معہ نام مطلوب اور اس کی ماں کے نام کے ساتھ لکھو۔ یہ کام منزل متعلقہ کرو۔ پھر اس کی بتی بنا کر کورے چراغ میں روشن کرو اور اس کی عزیمت کو پڑھتے جاؤ جس سے زکوٰۃ نکالی ہے۔ انشاء اللہ مطلب حاصل ہوگا۔ (۶) اگر کسی کا غصہ یا پیاس دور کرنا ہو تو اس حرف کو لکھ کر اس شخص کو دو، وہ اسے اپنے پاس رکھے۔ (۷) جو شخص اس کو سات بار چینی کے برتن میں لکھ کر شہد سے دھو کر سات روز پئے بلغم اس کا دور ہو۔ اس کے اعمال سردی وتری کے ہوتے ہیں اس لئے کہ وہ صرف حرارت و یبوست کی تاثیر رکھتا ہے (۸) اگر دائرہ کے اندر لکڑی کے قلم سے ۸۱ بار چینی کے برتن میں لکھے اور شہد سے دھو کر سات روز متواتر نہار نہ پئے اور سردی کی بیماری والے کو پلائے تو نفع ہوگا۔ (۹) اگر اس حرف کے بسط ثانی کو جو اس طرح ہے۔ ذال الف لام۔ اس کو علیحدہ علیحدہ حروف لکھے ذال، ال ف، ل ام یہ نو حروف ہیں، ان کو نقش ۹ در ۹ میں پیر کے روز ساعت مریخ میں لوہے کی تختی پر لکھے اور نقش کے چاروں کونوں پر باہر کی طرف یہ اسم لکھے۔ یا قادر، یا مقتدر، یا قوی، یا قائم اور پھر لوح کو اپنے بازو پر باندھے تو عظیم قوت پیدا ہو۔

طنزیہ مضمون

اذانِ بت کدہ

ابوالخیال فرضی

اگرچہ بت ہیں زمانہ کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الہ الا اللہ

ایک دن میرے اور بانو کے درمیان یہ معاہدہ ہوا کہ اب ہم کسی بات پر بحث نہیں کریں گے کیوں کہ ہماری بحثوں کا بچوں پر بہت برا اثر پڑ رہا ہے، وہ بھی ہر وقت آپس میں بحث کرتے رہتے ہیں۔ ایک دن بچوں میں یہ بحث چھڑ گئی کہ پہلے انڈا پیدا ہوا تھا یا مرغی۔ یہ بحث اس قدر طول پکڑ گئی کہ فجر سے عشاء ہوگئی لیکن بحث ختم نہیں ہوئی بالآخر ہمارے ملک کے نیتاؤں کی طرح ایک دوسرے کے ساتھ باقاعدہ دست گریباں ہوگئے اور ایک دوسرے پر سنگین قسم کے الزامات لگانے لگے۔ اس طرح کی صورت حال دیکھ کر ہم دونوں نے یہ فیصلہ کیا کہ اب ہم دونوں کسی جائز یا ناجائز مسئلے پر بحث نہیں کریں گے لیکن ہم دونوں کی بدنصیبی دیکھئے کہ جس دن سے یہ عہد کیا تھا اس دن سے ہم دونوں کے درمیان بحث ومباحثہ کا سلسلہ اور زیادہ بڑھ گیا ہے اور اب تو ایسے ایسے موضوعات پر بحث ہونے لگی ہے کہ جنہیں موضوع کہتے ہوئے بھی شرم آتی ہے۔ کل ہی کی بات ہے کہ ہم دونوں کے درمیان اس بات پر بحث شروع ہوگئی کہ دال اچھی ہوتی ہے یا سبزی۔ ہم دونوں نے دلائل کے ڈھیر لگا دیئے لیکن نہ وہ مطمئن ہوسکی اور نہ ہی میں۔ پھر رات کو اسی طرح ۳۶ کا آنکڑا بن کر ہم دونوں سو گئے۔ شرمندہ وہ بھی تھی اور شاید شرمندہ میں بھی تھا کیوں کہ ہم دونوں ہی خراٹے نہیں لے پا رہے تھے جو اس بات کی علامت تھی کہ نیند دونوں ہی کو نہیں آرہی تھی۔

اور آج صبح ہم دونوں از سر نو پھر یہ معاہدہ کرنے کے لئے بے قرار تھے کہ آئندہ ہم دونوں ایک دوسرے سے بحث نہیں کریں گے۔ خاموشی کا طلسم توڑتے ہوئے میں نے ہی پہل کی اور میں نہایت ادب واحترام کے ساتھ بولا۔ بیگم میں اس بات پر پوری طرح شرمندہ ہوں کہ کل سبزی کی تعریف میں، میں نے جو کچھ عرض کیا اور سبزیوں کے لئے میں نے جو زمین وآسمان کے قلابے ملائے وہ سب میری نادانی تھی، لیکن مشکل یہ تھی کہ تم نے جو دالوں کی سچی جھوٹی تعریف کی میں اس تعریف کو ہضم نہیں کر پایا، تم بیوی ہو اور میں باقاعدہ اور باضابطہ تمہارا مجازی خدا ہوں، تمہارے اندر یہ سلیقہ ہونا چاہئے کہ میرے رجحانات کا ادب کرو اور اگر میں سبزیوں کو اہمیت دے رہا ہوں تو تم بھی سبزیوں کو ہی اہمیت دو، ویسے بھی سبزیاں ہمیشہ سے باوقار ہوتی ہے اور دالوں کو وہ رتبہ حاصل نہیں ہے جو رتبہ از راہ تقدیر سبزیوں کو حاصل ہے۔

بانو نے مجھے گھور کر دیکھا، کچھ دیر خاموش رہی پھر بولی کہ بحث آپ کرتے ہیں اگر آپ ایک ہونہار شوہر کی طرح میری بات مان لیا کریں اور مجھے خوش کرنے کے لئے بے چاری دال ہی کو کچھ دیر کے لئے کچھ اہمیت دے دیا کریں تو کونسا آپ کا اور آپ کے خاندان کا وقار ٹوٹ جائے گا۔ بحث پھر شروع ہوگئی اور اس وقت تک جاری رہی جب باہر سے کسی نے گھنٹی بجائی، میں نہایت کروفر کے ساتھ دروازے کی طرف گیا، دروازے پر مولوی اگر مگر جلوہ افروز تھے، یہ بھی ہمارے شہر کی بہت بڑی ہستی ہیں، ان کا نام تو نہ جانے کیا رہا ہوگا لیکن چونکہ دورانِ گفتگو یہ بات بات پر اگر مگر بہت کرتے ہیں لہٰذا انہیں لوگ اگر مگر ہی کہنے لگے ہیں۔ انہیں پچھلے دنوں کسی صاحب سیاست نے ''غریب الہند'' کا لقب بھی عطا کیا ہے، میں نے انہیں مبارک باد دیتے ہوئے پوچھا تھا کہ تمہیں یہ لقب کیوں عطا کیا گیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ہمارے ملک میں امیر الہند تو بے شمار ہوگئے ہیں اس لئے انفرادیت کو اہمیت دینے کے لئے مجھے ''غریب الہند'' کا خطاب عطا کیا گیا ہے۔ میں نے ان سے یہ بھی

پوچھا تھا کہ کیا امیر الہند ہندوستان کے سب سے زیادہ امیر انسان کو کہتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ تو خدا ہی جانے کہ امیر الہند کسے کہتے ہیں لیکن یہ عجیب اتفاق ہے کہ ہر امیر الہند اچھا خاصا امیر ہی ہوتا ہے اور اس پر امیر لوگ ہی بھروسہ کرتے ہیں۔

اس وقت آپ کی تشریف آوری کا مقصد کیا ہے؟

مجھے آپ سے اس بد اخلاقی کی امید نہیں تھی۔

میں نے کیا بد اخلاقی کی؟'' میں نے حیرت کا اظہار کیا۔''

وہ کسی غیر شادی شدہ لڑکی کی طرح شرماتے ہوئے بولے، اپنی بیٹھک کھولئے، چائے وغیرہ کا انتظام کیجئے اور حسب عادت کچھ تکلفات کا اہتمام کیجئے تاکہ مجھے مدعا بیان کرنے میں مزہ آئے۔

میں نے انہیں گھور کر دیکھا لیکن انداز گفتگو پر مجھے پیار بھی آیا اور رحم بھی۔ اس لئے میں نے جھٹ پٹ بیٹھک میں انہیں بٹھالیا، کافی دنوں سے کوئی دوست آیا بھی نہیں تھا اور دوستوں کے آنے کا نقد فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ ان کے طفیل میں مجھے بھی کچھ تناول کرنے کو مل جاتا ہے۔ انہیں بٹھا کر میں اندر گھر میں گیا۔ بانو کا تھوبڑا ابھی تک پھولا ہوا تھا۔ میں نے جا کر باقاعدہ سلام کیا اور پھر کسی خادمِ محض کی طرح عرض کیا۔ ایک دوست تشریف لائے ہیں اور نہایت شوق وذوق کے ساتھ ناشتے کی فرمائش کر رہے ہیں۔

لیکن ابھی ہماری بحث ادھوری ہے۔'' اس نے مجھے کھا جانے والی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

لیکن بیگم۔ میں نے تو اب ارادہ یہ کیا ہے کہ ہم دونوں کبھی بحث نہیں کریں گے، بحث کرنے سے پھیپھڑوں پر بہت برا اثر پڑ رہا ہے اور پھیپھڑے بہت کمزور سے ہوگئے ہیں۔

وہ عجیب انداز سے ہنسی پھر سچ مچ کی بیوی کی طرح بولی۔ آپ جایئے میں ناشتہ تیار کر کے بھجواتی ہوں، تم واقعی ونڈر فل ہو۔'' میں نے مکھن لگانے کے انداز میں کہا۔'' تمہاری ان اداؤں کی وجہ سے اور میری خاطر میرے دوستوں کی مہمان نوازی کی وجہ سے میں یقین کے ساتھ یہ کہہ سکتا ہوں کہ تم ہزاروں اولیاء کی موجودگی میں بے حساب جنت میں جاؤ گی اکسٹھ باسٹھ کرتے ہوئے۔

اس نے مجھے اس انداز سے دیکھا کہ جیسے حسب عادت مجھ پر یقین نہ کر رہی ہو۔ میں نے اس وقت عافیت اسی میں سمجھی کہ میں کسی طرح کی اُف نہ کرتے ہوئے بیٹھک میں چلا جاؤں۔ ان عورتوں کی اداؤں کو یا تو عورتیں ہی سمجھ سکتی ہیں یا پھر وہ شوہر کہ اللہ تعالیٰ نے جس کو عقل سلیم سے محروم رکھا ہو۔ بیٹھک میں مولوی اگر مگر بہت بے چینی کے ساتھ میرا انتظار کر رہے تھے، انہوں نے مجھے خالی ہاتھ دیکھ کر کہا کیا ناشتہ نہیں لاؤ گے۔

اماں یار صبر تو کرو، اچھا ناشتہ ایک منٹ میں تیار نہیں ہوتا۔

جانتا ہوں اور یہ بھی یقین رکھتا ہوں کہ آپ کی بیگم صاحبہ آپ کے دوستوں کی مہمان نوازی کا پورا پورا حق ادا کرتی ہیں۔ صوفی ظل الہٰی فرمارہے تھے کہ فرضی صاحب کی زوجہ محترمہ اتنا شاندار ناشتہ بناتی ہیں کہ چودہ طبق روشن ہوجاتے ہیں اور روح ایک جست میں مارخوشی کے ساتویں آسمان پر پہنچ جاتی ہے اور فرشتوں سے معانقہ کرنے لگتی ہے۔

اگر مگر بھائی ان بے چاروں کو یہ خبر نہیں کہ روح کا ساتویں آسمان پر جانا اچھا نہیں ہے، اسی کو تو عرف عام میں انتقال کہتے ہیں۔

بس میں نے بھی رواداری میں کوئی جواب نہیں دیا کیوں کہ اچھے ناشتے کا ذکر سن کر منہ میں پانی اتنا بھر جاتا ہے کہ کچھ سوچنے سمجھنے کی صلاحیتیں ہی سلب ہوجاتی ہیں۔

ناشتے سے پہلے اگر ہم ضروری گفتگو کرلیں تو شاید بہتر ہوگا۔

''میں نے کہا۔''

میں بھی یہ سوچ رہا ہوں۔

تو پھر فرمائیں کہ آپ کی تشریف آوری کا مقصد کیا ہے؟

آپ سے ایک ضروری مشورہ کرنا تھا، وہ یہ کہ میں ایک جماعت قائم کرنا چاہتا ہوں۔

کیسی جماعت؟

ایسی جماعت جو نیم سیاسی، نیم مذہبی اور نیم کچھ اور ہو۔

کچھ اور کا مطلب؟

کچھ بھی یا پھر جو آپ مشورہ دیں۔

اگر آپ کھل کر یہ بتادیں کہ آپ کس طرح کی جماعت قائم کرنا چاہتے ہیں اور جماعت کو قائم کرنے میں آپ کا اصل مفاد کیا ہے؟'' میں نے استفہامیہ نظروں سے انہیں دیکھا۔'' پھر میں بولا، بغیر کسی مفاد کے

کسی جماعت کی تشکیل کرنا عقل عامّہ کے منافی ہے۔

فرضی صاحب! آپ یقین کریں میرا کوئی ذاتی مفاد نہیں ہے۔

''انہوں نے برجستہ کہا۔'' میں تو بس یہ چاہتا ہوں کہ میرے پاس بھی ایک لاجواب قسم کی کار ہو اور میں اس کار سے باہر نکلوں تو میری گاڑی کے پاس قطار در قطار مریدوں کی ایک بھیڑ ہو، جس طرح مولوی جان ملک وملت کے ارد گرد ہر وقت مریدوں کا ایک قافلہ حاضر باش رہتا ہے۔

اور تھوڑا بہت بینک بیلنس بھی پاس ہو۔'' میں نے لقمہ دیا۔''

فرضی صاحب وہ تو ضروری ہے، کیونکہ آج کل پیسوں کے بغیر کچھ بھی نہیں ہوتا۔

آپ کے ذہن میں کیا ہے؟ جماعت کا کوئی ناک نقشہ؟

میں چاہتا ہوں کہ جاہلوں کی ایک جماعت بناؤں۔ یعنی ایسی جماعت جو خالصتاً جاہلوں پر مشتمل ہو۔

اس سے کیا فائدہ ہوگا؟

بہت فائدہ ہوگا۔ ہر جماعت کو جاہل لوگ ہی ترقی دیتے ہیں۔ دوران جلسہ نعرۂ تکبیر کی صدائیں وہی لوگ فضاؤں میں بکھیرتے ہیں جو صدفی صد جاہل ہوتے ہیں۔ ان نعروں سے مقررین کا رتبہ بلند ہوتا ہے اور آسمان پر بیٹھے ہوئے فرشتے بھی مقرر کی قسمت پر عش عش کرنے لگتے ہیں لیکن نعرے بلند کرنے والے جاہلوں کے پلّے کچھ بھی نہیں پڑتا، بلکہ کبھی کبھی تو یہ بھی ہوتا ہے کہ نعرے لگانے والے مخلصین کو ڈانٹ ڈپٹ بھی برداشت کرنی پڑتی ہے۔ میں نے ایسے کئی مقررین کو دیکھا ہے کہ وہ خود یہ چاہتے ہیں کہ لوگ ان کے جملوں پر نعرے لگائیں لیکن جب ان پڑھ لوگ نعرے لگاتے ہیں تو مقرر حضرات انہیں ڈانٹنے لگتے ہیں اور ان کے اس اخلاص کا جو جہالت کی کوکھ سے پیدا ہوتا ہے مذاق اڑانے لگتے ہیں اور اس اخلاص کو ہدف ملامت بنانے لگتے ہیں۔

آپ کیا سمجھتے ہیں، کیا جماعتیں جاہلوں سے چل رہی ہیں۔

یقیناً۔ اگر ہمارے معاشرے میں جاہل عنقا ہو جائیں تو جماعتیں بھی عنقا ہو جائیں گی کیوں کہ جاہلوں کی اکثریت ہی سے جماعتیں زندہ ہیں۔

آپ کا منشا کیا ہے۔'' میں نے مولوی اگر مگر سے سوال کیا۔

میری خواہش یہ ہے کہ میں ایک ایسی جماعت تشکیل دوں جو جاہلوں کی اہمیت کو واضح کرے اور یہ ثابت کر سکے کہ جو اخلاص جاہلوں میں ہوتا ہے وہ پڑھے لکھے لوگوں میں ہرگز نہیں ہوتا۔

لیکن کیا اس جماعت کو علماء زندہ رہنے دیں گے کیوں کہ وہ جہالت کی مخالفت کرتے ہیں، اس طرح علماء اور جہلاء میں ٹکراؤ ہوگا۔

ہم اس بات کی کوشش کریں گے کہ علماء سے ہمارا تال میل بنا رہے، علماء کو کیا چاہئے مسند اور تعریفیں اور مال ملیدے، وہ ہم کرتے رہیں گے۔

جب آپ تقریریں علماء سے کرائیں گے تو پھر جاہلوں کی اہمیت کہاں رہے گی، آپ تو یہ چاہ رہے ہیں کہ جاہلوں کو ممتاز کر کے دکھائیں وہ تو تب ہی ممکن ہے کہ علماء کی موجودگی میں جاہل تقریریں کریں اور علماء کو صرف بغلیں جھانکنے کا موقع فراہم کریں۔

آہستہ آہستہ تو ہوگا ہی، ہم اہل علم کو کنارے لگائیں گے لیکن چونکہ علماء کے پاس مفتی بھی ہوتے ہیں اور مفتیوں کے پاس فتووں کا پٹارہ بھی ہوتا ہے اس لئے ان سے بنا کر چلنے ہی میں عافیت رہے گی۔

آپ نے اس جماعت کا نام کیا سوچا ہے؟

اسی بارے میں آپ سے مشورہ کرنا ہے۔ سنا ہے کہ آپ نے بھی ''جمعیۃ الجہلا'' کے نام سے کوئی جماعت قائم کی تھی، اس نے کیا خدمات انجام دیں۔

اس جماعت کا بہت برا حشر ہوا تھا کیوں کہ اس میں جاہلوں کو نمائندگی بطور خاص دی گئی تھی اس لئے اس جماعت کا خانہ خراب چند مہینوں ہی میں ہو گیا تھا اور اس وقت مجھے یہ اندازہ بھی ہو گیا تھا کہ ہر جگہ، ہر جلسے میں اور ہر محاذ پر جاہلوں ہی سے چہل پہل ہوتی ہے لیکن انہیں استعمال کرنے کے لئے کسی ''عالم'' کا ہونا بھی ضروری ہے۔ اگر استعمال کرنے والے بھی جاہل ہی ہوں گے تو پھر حشر وہی ہوگا جو میری ''جمعیۃ الجہلا'' کا ہوا تھا۔ آج تاریخ دیوبند سے اس بے چاری کا نام بھی مٹ گیا ہے۔

فرضی بھائی! میرے ایک نام سمجھ میں آتا ہے ''جماعت جاہلین۔''

نام تو ٹھیک سا ہے لیکن اس میں وہ کشش نہیں جو ہونی چاہئے۔

آپ کوئی نام بتائیے، ایسے مسئلوں میں تو آپ کا ذہن بہت کام کرتا ہے۔

میں اس طرح کی باتوں سے تائب ہو چکا ہوں، پھر مجھے اپنی

بیوی سے بہت ڈر لگتا ہے کیوں کہ وہ آج کل رابعہ بصری بننے کی مشق کر رہی ہے۔

مگر کسی جماعت کا نام تجویز کرنے میں کیا گناہ کی بات ہے؟

عزیزم جب کسی پر تقویٰ سوار ہو جاتا ہے تو بہت سے جائز باتیں بھی مخصوص کا شکار ہو جاتی ہیں۔ آج کل میری بیوی نے میرے ہنسنے پر بھی پابندی لگا دی ہے اس کا کہنا ہے کہ آخرت سے ڈرنے والے بات بات پر ہنسا نہیں کرتے۔

ارے باپ رے۔ وہ یہ سن کر ہکا بکا رہ گئے پھر کسی بیمار بکری کی طرح منمنائے، پھر اذان بت کدہ کا کیا ہوگا۔ آپ تو اذان بت کدہ لکھ کر ساری دنیا کو ہنساتے ہیں۔

لیکن عزیزم دوسروں کو ہنسانے والا ضروری تو نہیں کہ وہ خود بھی ہنسے؟

کیا آپ اذان بت کدہ لکھتے وقت ہنستے نہیں۔

نہیں اور شاید آپ کو یہ معلوم نہیں کہ لوگوں کو ہنسانے کے لئے کسی قلم کار کو درد وغم کی دہکتی ہوئی کتنی بھٹیوں میں تپنا پڑتا ہے۔ رنج والم کی طویل ترین راہوں سے گزر کر ہی انسان دوسروں کو ہنسانے کے قابل بنتا ہے۔ سرکس میں جو جوکروں کا رول ادا کرتے ہیں اگر کبھی آپ ان کی زندگی میں جھانک کر دیکھیں تو آپ کو اندازہ ہوگا کہ وہ کتنے غم زدہ ہوتے ہیں اور عین غم کی حالت میں بھی ان کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ پبلک کو ہنسائیں اور انہیں قہقہے عطا کریں۔

پھر آپ کی بیگم آپ کے ہنسنے پر کیوں پابندی لگا رہی ہیں؟

دراصل وہ حد سے زیادہ نیک ہوگئی ہے اور کسی فقیر کی بددعا کی وجہ سے قہقہوں سے بیزار سی ہوگئی ہے۔ اب وہ اذان بت کدہ بھی نہیں پڑھتی، پہلے وہ خود اذان بت کدہ لکھنے کی ترغیب دیا کرتی تھی اور اب میرا حال یہ ہے کہ میں چھپ چھپ کر اذان بت کدہ لکھتا ہوں اور ظاہر و باطن کے درمیان ایک فاصلہ سا رکھتا ہوں۔

یقین کیجئے مجھے ہنسنے ہنسانے کی بار بار قیمت ادا کرنی پڑتی ہے۔

اس دوران ناشتہ بھی آ گیا تھا اور حسب عادت مولوی اگر مگر ناشتے پر ٹوٹ پڑے تھے۔ میرے دوستوں کی مشکل یہ ہے کہ ان کی خوراک بھی عام انسانوں سے زیادہ ہے اور کھانے پینے کے بھی یہ بہت شوقین ہیں اور ستم بالائے ستم یہ ہے کہ بانو کی تیار کی ہوئی ڈشوں کے یہ دیوانے ہیں۔ مجھے یاد نہیں پڑتا کہ کسی دعوت میں کوئی ڈش خالی اندر گئی ہو۔ ایسی صاف ہو جاتی ہیں کہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ادا کرنے کی بہاریں دسترخوان پر بکھیر دی جاتی ہیں۔

میں نے دوران ناشتہ مولوی اگر مگر سے پوچھا، کچھ مزہ آیا؟

بعد میں بتاؤں گا۔ ''وہ بولے'' ابھی میں وقت ضائع کرنا نہیں چاہتا، یہ کہہ کر انہوں نے اُبلا ہوا انڈا پورا اپنے منہ میں رکھ لیا اور وہ حلوے کی طرف دوڑ لگانے لگے۔

عزیزم اتنی بھی جلدی کیا ہے، سب آپ ہی کے لئے بنا ہے، اطمینان سے کھائیے اور میری بیگم کو دعا دیجئے، یہی بات اس کی قابل مغفرت ہے۔ میرے دوستوں کے لئے پکوان دل سے پکاتی ہے۔

ہم جانتے ہیں اور مانتے ہیں کہ آپ کی بیگم صاحبہ جنہیں بھابی کہنے سے پہلے وضو کرنے کو دل چاہتا ہے، بہت ونڈر قسم کی خاتون ہیں۔

اس طرح کی بیویاں اگر معاشرے میں ہر طرف بکھری ہوئی ہوں تو زندگی محبت کے پھولوں کا گلدستہ بن کر رہ جائے۔

محترم اگر مگر صاحب قبر باہر سے خواہ سنگ مرمر کی بنی ہوئی کیوں نہ ہو اس کے اندر کے احوال سے صرف مردہ ہی واقف ہوتا ہے۔

کیوں ناشکری کرتے ہو اور جہاں تک مردے کی بات ہے تو وہ ہمارے سامنے بیٹھا ہوا ہے، اس کے چہرے کی سرخی بتا رہی ہے کہ قبر میں اچھی ہی گزر رہی ہے۔

تم نہیں سمجھوگے۔ میں نے ارسطاطالیس کے لب ولہجے میں کہا۔ دراصل تم اس کے پکائے ہوئے پکوانوں کے سامنے چوکڑی جمائے ہوئے ہو۔ تمہارے منہ میں تو مٹھاس گھل رہا ہے، مجھ سے پوچھو لمحہ لمحہ کا حساب دیتا ہوں جب بستر نصیب ہوتا ہے۔

چلو، بیویاں بدل لیتے ہیں، تم میری لے لو میں تمہاری لے لیتا ہوں۔ وہ منہ میں حلوہ انڈیلتے ہوئے بولے۔

لاحول ولاقوۃ۔ کیسی بے ہودہ قسم کی باتیں کرتے ہو۔ بیویاں اگر اتنی آسانی سے بدل جایا کرتیں تو کیا کسی کے گھر میں اور جنل بیوی ہوتی؟

چلئے ناشتہ بھی اپنے اختتام کو پہنچ گیا، اب آپ اپنے مطلب کی بات کرو اور چلتے بنو کیوں کہ مجھے ایک سیاسی میٹنگ میں جانا ہے۔

آپ مشورہ دیں کہ نام کیا رکھوں؟

آپ اس جماعت کا نام جماعت جہلاءِ ہند رکھ دیجئے۔

کیا جماعت جاہلین ہند نہیں رکھ سکتے؟

رکھ سکتے ہیں لیکن جہلاء میں جو مردانگی ہے وہ جاہلین میں نہیں ہے، لفظ جاہلین عورت پن کی طرف اشارا کرتا ہے جب کہ جہلاء میں ایک قوت اور ایک مقناطیسیت محسوس ہوتی ہے، ایسا لگتا ہے کہ جماعت جہلاءِ ہند کو وہ ارارات سے جہالت کی ڈگری لے کر آئی ہے۔

چلئے، منظور۔ اب آپ قرآن حکیم کی کوئی ایسی آیت بتایئے جسے ہم بطور دلیل اپنے دستور اساسی کے لئے فٹ اور یہ ثابت کرسکیں کہ جاہلوں کا ذکر قرآن حکیم تک میں موجود ہے۔

میں نے ان کے چہرے کی طرف دیکھا، وہاں جہالت پوری طرح بکھری ہوئی تھی اور میں نے محسوس کیا کہ ان کی آنکھیں جہالت سے ضرب کھا کر بے نور سی ہو کر رہ گئی تھیں۔ میں نے کہا کہ قرآن حکیم میں ایک آیت ہے۔ وَاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلَامًا۔ اور جب جاہل لوگ تم سے مخاطب ہوں تو انہیں سلام کرو۔

ماشاء اللہ علماء کی صحبت میں بیٹھنے کا یہی فائدہ ہے، دلائل ان کی زبان پر موسلا دھار بارش کی طرح برستے ہیں۔

اگر آپ چاہیں تو اس آیت کو اپنے بورڈ پر بھی لکھوا سکتے ہیں تاکہ لوگوں کو اندازہ ہوجائے کہ آپ قرآن کریم سے کس قدر دلچسپی رکھتے ہیں۔ آپ یقین کریں کہ اس آیت کو پڑھ کر آپ کی جماعت سے استفادہ کرنے والوں کی ایک بھیڑ لگ جائے گی۔

لیکن ایک قباحت ہے۔ ''انہوں نے تشویش ظاہر کی''۔

کیا قباحت ہے؟

اس آیت میں جاہلین کا لفظ ہے اور آپ نے جاہلوں کو اہمیت دی ہے۔

ممکن ہے کہ جاہلون ہی ہو، دراصل میں نے بہت دنوں سے [illegible] یہ حدیث رکھ لو۔ هٰذَا قَوْمٌ جَاهِلُوْن. قوم کی تشریح میں حدیث کی بھی ایک اہمیت ہے اب اپنے مقصد کی طرف آؤ۔ آپ کی جماعت کا مقصد کیا رہے گا۔ علماء جماعتیں اسی طرح بناتے ہیں تاکہ ان کے ذریعہ علم پھیلے۔ کیا آپ بھی اپنی جماعت کے ذریعہ جہالت پھیلائیں گے؟

فرضی بھائی جہالت کو پھیلانے اور تقسیم کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی یہ تو خود بخود پھیلتی ہیں۔ ہمارا بنیادی کام تو وہی ہوگا جو علماء کرتے ہیں یعنی ان جاہلوں کا بروقت استعمال۔ یعنی موقعہ بہ موقعہ ان کو یوز کرنا، کیا آپ بھی جلسے اور جلوس کو بہ نظر غائر نہیں دیکھا۔ جاہلوں کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر وہاں موجود ہوتا ہے اور علماء اس سمندر میں ڈبکیاں کھاتے ہیں اور شہرت و مقبولیت کی مچھلیاں پکڑ کر وہاں سے نکلتے ہیں اور چونکہ ہم خود جاہل ہوں گے لہٰذا ان مچھلیوں کو پکڑنے اور انہیں نگلنے کا ہمیں پورا پورا حق ہوگا۔

آپ یہ دعویٰ کیسے کرسکتے ہیں کہ بڑے بڑے جلسے اور جلوس جاہلوں ہی کی وجہ سے آباد ہوتے ہیں۔

بھائی صاحب! یہ بھیڑ یہ انسانوں کا ٹھاٹیں مارتا ہوا سمندر صرف ازراہ جہالت ہی ہوتا ہے۔ اس بھیڑ پر حاضرین کا عش عشق کرنا بھی ایک جہالت ہی ہے کیوں کہ جو ان کی ڈور ہلا رہا ہے اور جو انہیں کسی پنڈال میں جمع کررہا ہے، درحقیقت مستفیض تو وہ ہو رہا ہے، یہ استعمال ہونے والے کیوں خوش ہو رہے ہیں، ظاہر ہے کہ یہ ازراہ جہالت خوش ہو رہے ہیں، ان کے پلے کچھ بھی پڑنے والا نہیں ہے، یہ ہمیشہ کورے کے کورے ہی رہیں گے۔ جو دنیا کی نظروں میں سرخرو ہو رہا ہے وہ تو وہی شخص جس کے ہاتھ میں ان کی ڈور ہے اور اس کی پانچوں تر ہیں۔ وہ ان جاہلوں کا تو ٹھیکیدار مانا جاتا ہے اور اسی کی ٹھیکیداری اس کو ''مالکان'' کی نظروں میں ہرا بھرا لگتا ہے۔

تو تم چاہتے ہو کہ تم جاہلوں کے ٹھیکیدار بنو؟

ہاں، بالکل مجھے افسوس ہوتا ہے کہ کارنامے جاہل لوگ انجام دیتے ہیں اور ملیدے علماء کے حصے میں آتے ہیں، سرہم پھڑواتے ہیں اور راجیہ سبھا کی سیٹیں انہیں نصیب ہوتی ہیں، یہ سراسر ناانصافی ہے۔

لیکن بھائی تم وہ عقل کہاں سے لاؤ گے جو علماء کے پاس ہوتی ہے؟

کونسی عقل؟

وہ جو سو بھیس بدل لیتی ہے۔

وہ عقل کہاں سے ملتی ہے؟

یہ کسی پنساری کی دوکان میں نہیں بکتی، یہ تو خود بخود دسروں میں پیدا ہوتی ہے اور اسی عقل کے ذریعہ ان لوگوں کو اُلو بنایا جاتا ہے جن کے پاس

یہ عقل نہیں ہوتی۔ اگر تم عقل مند ہوتے تو جماعت تو علماء ہی کی بتاتے لیکن جاہلوں کو اس جماعت کے قریب لاتے تب تم اپنی پانچوں تر رکھتے۔ یاد رکھو جاہلوں کو جہالت سے متاثر نہیں کیا جاسکتا، بے چاری جاہل علم کا فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں لیکن وہ بے چارے فائدہ نہیں اٹھاپاتے بلکہ علماء ان کی بھیڑ کا فائدہ اٹھالیتے ہیں۔

وہ بیمار مرغی کی طرح گردن لٹکا کر بیٹھ گئے۔ میں نے انہیں مایوس محض دیکھ کر کہا۔ کہ میں آپ کا حوصلہ نہیں توڑ رہا ہوں، میں حقیقت بیان کررہا ہوں۔

میرا مشورہ یہ ہے کہ جماعت جہلاء ہند قائم کرکے ان جاہلوں کو الو بنانے کے بجائے آپ ان کا شعور بیدار کرو، انہیں سمجھاؤ کہ یہ جو دنیا دار قسم کے علماء آپ کو بھیڑ بکریوں کی طرح ہنکار رہے ہیں ان کو سمجھو۔ ان کی نیت کو پرکھو، یہ بھیڑ جمع کرکے دنیاداری سے تمغے وصول کرتے ہیں اور تمہیں چندے سے پکی ہوئی چند روٹیوں کے سوا کچھ نہیں دیتے۔ سوچئے یہ جاہل لوگ بڑے بڑے جاہلوں میں شرکت کرکے وہاں سے کیا لے کر آتے ہیں، کیا ان کی دنیا سنور جاتی ہے، کیا ان کی عاقبت روشن ہوجاتی ہے۔ کیا سچ مچ کے مسلمان بن جاتے ہیں، کیا یہ جھوٹ بولنا، دوسروں کو ستانا، اپنے گھر والوں کو تنگ کرنا اور اپنے ماں باپ کی نافرمانی چھوڑ دیتے ہیں، کیا جلسے سے لوٹنے کے بعد اور اپنے بیوی بچوں کے حقوق ادا کرنے کی ٹھان لیتے ہیں، نہیں ہرگز نہیں، ان میں کوئی سدھار پیدا نہیں ہوتا۔ یہ سدھرنے کے لئے یا کسی خاص مقصد کے لئے جلسوں میں جاتے بھی نہیں، یہ تو ازراہ ذوق یا اپنے من چاہے مولویوں کو خوش کرنے کے لئے جاتے ہیں اور صرف بھیڑ میں اضافہ کرنے کا ذریعہ بنتے ہیں اور جلسے کرنے والوں کا بھی اصل مقصد بھیڑ کو زیادہ سے زیادہ بڑھانا ہی ہوتا ہے تاکہ دیکھنے والے اچنبھے میں رہ جائیں اور جلسوں اور جلوس کا ایک تماشہ یہ بھی ہوتا ہے کہ اگر ان میں لوگوں کی شرکت ایک لاکھ کی ہوگی تو اس کو دس لاکھ بتایا جاتا ہے اور لوگ پانچ لاکھ ہوں تو انہیں دو کروڑ بتایا جاتا ہے۔ یہ زیادہ تعداد ثابت کرنے والی بات خود اس بات کی گواہی دیتی ہے کہ اصل تعداد ہی ہے، کوئی خاص مقصد نہیں ہے۔ تعداد سے یہ بات ثابت کرنی ہوتی ہے کہ ہماری آواز پر کتنے لوگ اکٹھے ہوگئے۔

فرضی بھائی، پھر ہمیں کیا کرنا چاہئے؟

ان جاہلوں کا فائدہ اٹھانے کے بجائے ان میں شعور پیدا کرنا چاہئے، انہیں سمجھانا چاہئے کہ یہ اپنی دنیا اور آخرت کی فکر کریں، اس طرح کٹ تپلی بن کر جینا اچھا نہیں ہے، ذرا میری بات پر غور کیجئے کہ نعرۂ تکبیر کا نعرہ اس وقت لگایا جاتا تھا جب دونوں محاذوں پر فوجیں تن کر کھڑی ہوجاتی تھیں، اس وقت مسلمان نعرۂ تکبیر اللہ اکبر کہہ کر دشمنوں پر حملہ کیا کرتے تھے اور ان میں مرنے مارنے کا جوش اور جذبہ پیدا ہوتا تھا، اب یہ نعرہ جلسوں میں لگایا جاتا ہے جہاں صرف مسلمان ہوتے ہیں، اس طرح کا مقصد فوت ہی ہوگیا ہے، پھر نعرہ ہی ازراہ جہالت ان الفاظ میں لگایا جاتا ہے کہ اس کے معانی ہی بدل جاتے ہیں۔ نعرۂ تکبیر کو جوش میں آکر نہ رہے تکبیر کہتے ہیں جس کے ایک ایک لفظ سے جہالت کی بو آتی ہے۔ اگر اس طرح کے نعروں کے بجائے ہم تقریر کو غور سے سنیں اور اپنے اندر سے سچ مچ کا جوش پیدا کرنے کے لئے مقرر کے ایک ایک لفظ کو اپنے دل ودماغ کی گہرائیوں میں اتار لیا جائے تو شاید کچھ بات بنے۔ نعروں سے نہ کسی قوم نے ترقی کی ہے اور نہ کبھی ترقی کرے گی۔

اگر ہم کوئی علماء ہی کی جماعت بنالیں تو............کیسا رہے گا۔

ایک اور فرقہ کا اضافہ ہوجائے گا۔ "میں نے کہا" جمعیۃ العلماء ہی کے نام سے کتنی جماعتیں کام کررہی ہیں، پھر ان میں بھی کتنے ہی فرقے سر ابھار رہے ہیں تو سوائے افتراق اور انتشار اور کیا حاصل ہوگا۔

مرکزی جمعیۃ العلماء، جمعیۃ العلماء حق، جمعیۃ العلماء اسلام، پھر اصلی جمعیۃ العلماء بھی دو دھڑوں میں بٹی ہوئی ہے۔ چچا جان کچھ فرماتے ہیں، بھتیجے کچھ بولتے ہیں اور اپنے خاندان کی حفاظت کی خاطر ایک دوسرے سے رشتے بھی نبھاتے ہیں اور اختلاف باہمی کو بھی ٹس سے مس نہیں ہونے دیتے ان باتوں کا اثر عوام پر برا پڑ رہا ہے اور لوگ علماء سے بدظن ہوتے جارہے ہیں۔ تبلیغی جماعت بھی ازراہ مفادات دو حصوں میں بٹ گئی ہے بہرحال وہ بھی مسلمانوں کی ایک جماعت ہے لیکن اب اس کے مرکز بھی بٹ گئے ہیں اور ان کی سوچ وفکر میں زمین وآسمان کا فرق ہوتا جارہا ہے۔ کوئی بھی نئی جماعت شروع کرنے کے بجائے جماعتوں کی بڑھتی ہوئی اس تقسیم کو روکا جائے ورنہ ملت کا شیرازہ بکھر کر رہ جائے گا۔

چلئے میں آپ کا مشورہ مان لیتا ہوں اور فی الحال میں کسی جماعت کی بنیاد نہیں ڈالوں گا لیکن میں چاہتا ہوں کہ اس قوم کی اصلاح ہو، اس

کے لئے میں کیا کروں؟

فی الحال تو آپ صبر کریں، کیوں کہ لوگ اپنی اصلاح کے لئے جماعتوں سے نہیں جڑ رہے ہیں بلکہ اس سلسلے میں بھی ہم لوگ اپنے نفس کے تقاضوں کو پورا کر رہے ہیں، حق و باطل کی کشمکش میں باطل آج بھی ہر جماعت میں پوری طرح دندنا رہا ہے اور حق کو بار بار شرمساری کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، وہ بے چارہ اسی طرح یتیم نظر آتا ہے جس طرح میدانِ کربلا میں امام حسینؓ یتیم وبیسہر دکھائی دے رہے تھے اور بالآخر شہید ہو گئے تھے۔ مولوی اگر مگر میرے درد بھرے الفاظ کے معانی نہ سمجھ سکے اور انہوں نے واپس چلے جانے ہی میں عافیت سمجھی۔ اٹھتے ہوئے کہنے لگے فرضی بھائی پھر آؤں گا، ایک بار پھر ناشتہ بھی کر لوں گا اور جمعیۃ الجہلاء ہند کے بارے میں ایک بار پھر غور وفکر بھی کر لیں گے، سلام علیکم۔

ان کے جانے کے بعد میں گھر میں گیا تو بانو مسکراتے ہوئے بولی۔ قابل احترام میرے مجازی خدا، آج کی بحث کا موضوع کیا رہے گا؟

بیگم جی! میں نے تو خدا کو حاضر وناظر یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ میں اب بحث نہیں کروں گا۔ کیوں کہ آج رات خواب میں مجھے ایک کتاب کا مطالعہ کرتے ہوئے یہ شعر نظر آیا۔

فلسفی کو بحث کے اندر خدا ملتا نہیں
ڈور کو سلجھا رہا ہے اور سرا ملتا نہیں

اور اس شعر کو پڑھنے کے بعد میرے ولولے پھر پڑ گئے اور میں نے قسم کھالی ہے کہ اب میں تم سے کبھی بحث نہیں کروں گا۔ بانو نے میری بات کاٹتے ہوئے کہا کہ اگر کسی بھی موضوع پر بحث کرتے ہوئے ایمانداری کو پیش نظر رکھا جائے تو بحث میں حرج ہی کیا ہے۔

یہ بات تم کہہ رہی ہو۔ ''میں بولا'' جس نے آج تک کسی بھی بحث میں کبھی ایمانداری کا کوئی ثبوت نہیں دیا، پرسوں ہی کی بات ہے کہ میرے معصوم عن الخطا دوستوں کے بارے میں تم ایسے نازیبا الفاظ استعمال کر رہی تھیں اور ہم دونوں کے کراماً کاتبین نے بھی مارے شرم کے منہ چھپا لئے تھے۔

میں نے اس کے سوا کیا کیا تھا۔ ''بانو نے جھلا کر کہا'' کہ آپ کے زیادہ تر دوست لپاڑی قسم کے ہیں اور اکثر دوست تہذیب اور سلیقے سے پوری طرح کورے ہیں۔ میں نے صوفی ہل من مزید کی اس بدتہذیبی کا بھی ذکر کیا تھا جس پر دیوبند کی ساری عورتوں نے واویلا مچایا تھا۔ انہوں نے خالو معشوق میاں کے فنکشن میں ایک لڑکی کا ہاتھ پکڑ کر اس کی مزاج پرسی کی تھی اور اس لڑکی کو اس عمر میں چھیڑنے کی نازیبا حرکت کی تھی لیکن آپ نے ان کی یہ غلطی بھی تسلیم نہیں کی، کیا اس دنیا میں اس سے بڑی بھی کوئی غلطی ہو سکتی ہے؟

بیگم تم خالصتاً غلط فہمی کا شکار ہو۔ صوفی ہل من مزید نے جب سے جماعت میں ایک چلہ دیا ہے اور چار مہینے کا وقت لگایا ہے، صوفی اور متقی ہو گئے ہیں۔ انہوں نے صوفی چلغوزے میاں کی صاحبزادی کو گھریلو تعلیم سے متعلق ایک بات سمجھانے کے لئے اس کی دو انگلی پکڑی تھی، لیکن اس لڑکی نے شور مچا کر انہیں بدنام کیا اور ہزاروں صوفیوں اور مولویوں کی مٹی پلید کی۔

ہم دونوں کے درمیان بحث پھر چھڑ گئی تھی، ہم نے ایک دوسرے کو میاں بیوی کی حیثیت سے دیکھا اور ہنس پڑے، نہ جانے کیوں!

(یار زندہ صحبت باقی)

شرف قمر کے اوقات اسی شمارے میں دئے جارہے ہیں، انہیں دیکھ کر اس مضمون سے استفادہ کریں

خدائے قدوس نے اپنے نازل کئے ہوئے کلام پاک میں زبردست طاقت رکھی ہے کہ ہر مشکل سے مشکل کام خواہ کیسا ہی کیوں نہ ہو اس کی خیر و برکت سے آسان ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کاملہ سے پورا فرمادیتے ہیں۔ ہر مومن کا یہ سچے دل سے عقیدہ ہے کہ تمام دینی و دنیاوی معاملات، حاجات اور امراض کا سب سے بہتر اور اعلیٰ علاج قرآن شریف میں پوشیدہ ہے اور قیامت تک یہ سرچشمہ جاری رہے گا اور اس کے روحانی تصرفات روز ابد تک جاری و ساری رہیں گے۔ انسان اس کی وجہ سے کونین کی عزت حاصل کر سکتا ہے مگر شرط یہ ہے اللہ تعالیٰ پر اس کا یقین کامل ہو اور سوائے اس کے کسی اور کو اپنا حاجت روانہ سمجھے۔

جس کا ذات باریٔ تعالیٰ پر یقین نہیں وہ اس کی رحمتوں سے دور ہے۔ اگر بنظر غائر دیکھا جائے تو ہر مذہب کے پیرو کار کا یہی عقیدہ ہے اور ہم تو خدا کے فضل و کرم سے اس کے حبیب پاک ﷺ کی امت سے ہیں اور ہمارا یقین کامل ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر بات پر قادر ہے۔ تقدیر کے لکھے کو سوائے اس کی ذات کے کوئی نہیں مٹا سکتا اور یہ بات اس کے لئے کوئی مشکل نہیں ہے۔ حدیث شریف میں حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

کل امر مرھون باوقاتھا

"یعنی ہر بات کے لئے ایک وقت مقرر ہے اور اس کی تلاش سیارگان کی روشنی میں ممکن ہے"۔ جب بھی شرف قمر ہو اس وقت کے دوران یہ عمل کریں ایک خالی پاک و صاف کمرہ میں بحالت پاکیزگی و طہارت ہو کر حسب ذیل اشیاء بہم پہنچائیں۔

ا۔ دسترخوان برنگ سفید و سبز۔ ۲۔ سبز و سفید مٹھائی بوزن ۱۳ چھٹانک۔ ۳۔ جو کے ان چھنے آٹے کی ۱۳ روٹیاں۔ ۴۔ پالک کا سالن بوزن ۱۳ چھٹانک۔ ۵ چاندی کی الواح ایک مربع انچ کی حسب ضرورت۔ ۶۔ چاندی کا قلم۔

سب سے پہلے نماز نفل دوگانہ ادا کریں پھر قبلہ رو ہو کر بیٹھ جائیں اور گیارہ دفعہ درود شریف پڑھیں، پھر ۳۰۰ مرتبہ یا اللہ کا ورد کریں پھر گیارہ دفعہ درود شریف پڑھیں اور اب ۳۰۰ دفعہ یا ودود کا ورد کریں، اور پھر گیارہ بار درود شریف پڑھیں، دوران پڑھائی لوبان جلائے رہیں۔ پڑھائی ختم ہونے کے بعد مقررہ وقت پر الواح کے ایک طرف چاندی کے قلم سے مندرجہ ذیل نقش کندہ کریں۔

۷۸۶

۷۸	۷۱	۷۶
۷۳	۷۵	۷۷
۷۴	۷۹	۷۲

نقش کندہ کرتے وقت پہلے سب سے چھوٹا ہندسہ بھریں پھر اس سے بڑا اور پھر اس سے بڑا علیٰ ھذ القیاس الواح مکمل کر لینے کے بعد اشیاء خورد و نوش پر فاتحہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ دلا کر ان میں سے بھوک کے مطابق تناول کریں اور بعد ازاں الواح محفوظ کرلیں اور بقایا اشیائے خورد و نوش پر فاتحہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ دلا کر ان میں سے بھوک کے مطابق تناول کرلیں اور بقایا اشیائے خوردنی کسی مستحق کو دے دیں۔

اس لوح کے پہننے سے جس کسی کو محبت سے یاد کریں گے وہ بھی محبت سے یاد کرے گا اور بے چین ہو جائے گا۔ اگر کوئی لڑکی جس کی شادی نہ ہو رہی ہو پہن لے تو حسب منشاء رشتہ طے پا جائیگا۔ بے اولاد پہن لے تو اس کے ہاں اللہ کے فضل سے اولاد ہوگی۔ اس لوح کے پہننے والے کو عزت و شہرت اور مالی خوشحالی نصیب ہوگی۔ حسب منشاء شادی خانہ آبادی بھی ہو جائے گی۔ حکام وقت کی نظروں میں وقار بڑھے گا اور مقدمات میں کامیابی نصیب ہوگی انشاء اللہ۔

کل امر مرہون باوقاتہا (حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

۲۰۲۰ء کے بہترین اوقات عملیات

حضور پُرنور الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پاک ہے کہ کل امر مرہون باوقاتہا یعنی تمام امور اپنے اوقات کے مرہون ہیں۔ فرمودۂ پاک کے بعد کسی چون وچراں کی گنجائش نہیں ہے۔ اب تمام توجہ صرف اسی پر ہے کہ علم نجوم نے مختلف اجرام فلکی کے باہم متناظر ہونے کے اوقات کو مناسب اعمال کے لئے منطبق کیا ہے۔ لہٰذا بعد از بسیار تحقیق وتدقیق ۲۰۲۰ء میں قائم ہونے والی مختلف نظریات کواکب کو استخراج کیا گیا ہے تاکہ عامل حضرات فیض یاب ہوسکیں۔

نظرات کے اثرات مندرجہ ذیل ہیں

علم النجوم کے زائچہ اور عملیات میں انہیں کو مدنظر رکھا جاتا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تثلیث (ث)

یہ نظر سعد اکبر ہوتی ہے۔ یہ کامل دوستی، فاصلہ ۱۲۰ درجہ کی نظر سے بغض وعداوت مٹاتی ہے۔

اگر حصول رزق، محبت، حصول مراد وترقی وغیرہ سعد اعمال کئے جائیں تو جلدی ہی کامیابی لاتے ہیں۔

تسدیس (س)

یہ نظر سعد اصغر ہوتی ہے۔ نیم دوستی اور فاصلہ ۶۰ درجہ اثرات کے لحاظ سے تثلیث سے کم درجہ پر ہے۔ سعد دنیاوی امور سرانجام دینا اور سعد عملیات میں کامیابی لاتا ہے۔

مقابلہ ﻟہ

یہ نظر نحس اکبر اور کامل دشمنی کی نظر ہے فاصلہ ۱۸۰ درجہ جنگ وجدل، مقابلہ اور عداوت کی تاثیر ہر دو ستاروں کی منسوبات میں پائی جاتی ہے۔ دو افراد میں جدائی، نفاق، عداوت، طلاق، بیمار کرنا وغیرہ نحس اعمال کئے جائیں تو جلد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ سعد اعمال کا نتیجہ بھی خلاف ظاہر ہوگا۔

تربیع (ع)

یہ نظر نحس اصغر ہے۔ فاصلہ ۹۰ درجہ، اس کی تاثیر بدی میں نمبر ایک مقابلہ کم ہے۔ تمام نحس اعمال کئے جاسکتے ہیں۔ اگر دشمن دوست ہو چکا ہو تو اس کی تاثیر سے دشمنی کا احتمال ہوتا ہے۔

قران (ن)

فاصلہ صفر درجہ سیارگان، سعد سیاروں کا سعد، نحس ستاروں کا نحس قران ہوتا ہے۔

سعد کواکب: قمر عطارد، زہرہ اور مشتری ہیں۔

نحس کواکب: شمس، مریخ، زحل، ہیں۔ یہ نظرات ہندوستان کے موجودہ نئے اسٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق ہیں۔ ان میں اپنے ہاں کا تفاوت وقت جمع یا تفریق کرکے مقامی وقت نکالا جاسکتا ہے۔ یہ تمام اوقات نظر کے عین نقاط ہیں۔ قمری نظرات کا عرصہ دو گھنٹے ہے۔ ایک گھنٹہ وقت نظر سے قبل اور ایک گھنٹہ بعد جدید علم نجوم کے مطابق جنتری ہٰذا میں اہم کواکب شمس، مریخ، عطارد، مشتری، زہرہ، اور زحل میں بننے والی نظریات کی ابتداء، تکمل اور خاتمہ نظر کے اوقات بھی دیئے جارہے ہیں تاکہ عملیات میں دلچسپی رکھنے والے وقت سے بھرپور ممکنہ فیض حاصل کریں۔ اوقات رات کے ایک بجے سے شروع ہوکر دن کے ۱۲ بجے تک اور پھر دوپہر کے ایک بجے سے ۱۲ بجے رات تک ۱۳ تا ۲۴ لکھے گئے ہیں۔ ۱۳ بجے کا مطلب ہے کہ ایک بجے دوپہر اور ۱۸ بجے کا مطلب ۶ بجے شام اور رات بارہ بجے کو ۲۴ لکھا گیا ہے۔

نوٹ: قرانات مابین قمر، عطارد، زہرہ اور مشتری کے سعد ہوتے ہیں۔ باقی ستاروں کے آپس میں یا اوپر والے سعد ستاروں کے ساتھ ہوں تو بھی نحس ہوں گے۔

فہرست نظرات برائے عاملین ۲۰۲۰ء

اچھے برے کام کے واسطے وقت منتخب کرنے کے لئے پچھلے صفحہ پر نظر ڈالیں۔

جنوری

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم جنوری	قمروزحل	تسدیس	۴۲-۱۵
۲رجنوری	قمرومریخ	تثلیث	۴۳-۷
۳رجنوری	قمروشمس	تربیع	۱۵-۱۰
۴رجنوری	قمروزحل	تربیع	۱۹-۵
۵رجنوری	قمروعطارد	تثلیث	۴۸-۲۰
۶رجنوری	قمروشمس	تثلیث	۷-۳
۷رجنوری	قمرومریخ	مقابلہ	۳۵-۱۲
۸رجنوری	قمروزہرہ	تثلیث	۳۵-۱۲
۹رجنوری	قمرویورانس	تسدیس	۵۲-۱۸
۱۰رجنوری	قمروشمس	مقابلہ	۲۹-۵
۱۰رجنوری	قمروعطارد	مقابلہ	۴۹-۱۸
۱۱رجنوری	قمروزحل	مقابلہ	۵۱-۰۰
۱۲رجنوری	قمرویورانس	تثلیث	۲۳-۳
۱۳رجنوری	قمرومشتری	تثلیث	۵۸-۲۳
۱۴رجنوری	قمروزحل	تثلیث	۳۷-۱۱
۱۵رجنوری	قمروشمس	تثلیث	۴۲-۹
۱۶رجنوری	قمرومشتری	تربیع	۱۵-۱۴
۱۷رجنوری	قمروشمس	تربیع	۲۸-۱۸
۱۸رجنوری	قمروزہرہ	تثلیث	۵۵-۸
۱۹رجنوری	قمروزحل	تسدیس	۴۸-۱۶
۲۰رجنوری	قمروزہرہ	تربیع	۵۰-۱۸
۲۱رجنوری	قمرومریخ	قران	۱۶-۱
۲۳رجنوری	قمرومشتری	قران	۱۴-۸
۲۴رجنوری	قمروزحل	قران	۳۸-۷
۲۵رجنوری	قمروشمس	قران	۱۱-۳
۲۶رجنوری	قمروعطارد	قران	۳۶-۰۰
۲۸رجنوری	قمروزہرہ	قران	۳۱-۱۶
۲۹رجنوری	قمروزحل	تسدیس	۳۸-۶
۳۰رجنوری	قمرومشتری	تربیع	۲۴-۲۰
۳۱رجنوری	قمروعطارد	تسدیس	۳۹-۲۰

فروری

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم فروری	قمرویورانس	قران	۳۰-۱۱
۲رفروری	قمرومشتری	تثلیث	۴۱-۹
۳رفروری	قمروزحل	تثلیث	۵۴-۷
۴رفروری	قمروشمس	تثلیث	۴۹-۲۱
۵رفروری	قمرومریخ	مقابلہ	۳۷-۱۰
۶رفروری	قمروعطارد	تثلیث	۲۹-۷
۷رفروری	قمروزحل	مقابلہ	۱۲-۲۱
۸رفروری	قمرویورانس	تربیع	۱۲-۹
۹رفروری	قمرومریخ	تثلیث	۳۸-۲۱
۱۰رفروری	قمروعطارد	مقابلہ	۲۰-۲۰
۱۱رفروری	قمرومشتری	تثلیث	۲۴-۶
۱۲رفروری	قمروزہرہ	مقابلہ	۳۶-۱۳
۱۳رفروری	قمروشمس	تثلیث	۴۶-۲۰
۱۴رفروری	قمرومریخ	تسدیس	۱۰-۳
۱۵رفروری	قمروعطارد	تثلیث	۴۳-۲
۱۶رفروری	قمروزحل	تسدیس	۴۹-۳
۱۷رفروری	قمروعطارد	تربیع	۵۹-۸
۱۸رفروری	قمرومریخ	قران	۴۶-۱۸
۱۹رفروری	قمروزہرہ	تربیع	۳۸-۱۷
۲۰رفروری	قمروزحل	قران	۳۸-۱۹
۲۲رفروری	قمروزہرہ	تسدیس	۳۸-۹
۲۳رفروری	قمروشمس	قران	۱-۲۱
۲۴رفروری	قمروعطارد	قران	۹-۶
۲۵رفروری	قمروزحل	تسدیس	۴۱-۱۹
۲۶رفروری	قمرومریخ	تربیع	۲-۱۴
۲۷رفروری	قمروزہرہ	قران	۳۵-۲۲
۲۸رفروری	قمروزحل	تربیع	۵۱-۸
۲۸رفروری	قمروعطارد	تسدیس	۲۱-۲۱
۲۹رفروری	قمرومریخ	تثلیث	۲۵-۴
۲۹رفروری	قمروشمس	تسدیس	۹-۹

مارچ

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم مارچ	قمرومشتری	تسدیس	۴۱-۳
۲رمارچ	قمروعطارد	تربیع	۲۲-۴
۳رمارچ	قمروشمس	تربیع	۲۷-۱
۴رمارچ	قمروعطارد	تثلیث	۴۴-۵
۵رمارچ	قمروشمس	تثلیث	۱۹-۱۳
۶رمارچ	قمروزحل	مقابلہ	۴۱-۱۲
۸رمارچ	قمروعطارد	مقابلہ	۴۲-۱۳
۸رمارچ	قمروزہرہ	تثلیث	۳۰-۲۲
۹رمارچ	قمرومریخ	تثلیث	۱۷-۱۶
۱۰رمارچ	قمروزحل	تثلیث	۲-۱۴
۱۱رمارچ	قمرومریخ	تربیع	۳۵-۱۷
۱۲رمارچ	قمرومشتری	تربیع	۴۷-۰۰
۱۳رمارچ	قمروزہرہ	مقابلہ	۴۰-۴
۱۴رمارچ	قمرومشتری	تسدیس	۴۳-۲
۱۶رمارچ	قمروشمس	تربیع	۴-۱۵
۱۷رمارچ	قمروزہرہ	تثلیث	۰۰-۲۳
۱۸رمارچ	قمرومریخ	قران	۲-۱۴
۱۸رمارچ	قمرومشتری	قران	۴۶-۱۵
۱۹رمارچ	قمروزحل	قران	۴۷-۵
۲۰رمارچ	قمروزہرہ	تربیع	۲۹-۱۴
۲۲رمارچ	قمروعطارد	قران	۸-۲
۲۳رمارچ	قمروزہرہ	تسدیس	۵-۸
۲۴رمارچ	قمروشمس	قران	۵۸-۱۴
۲۶رمارچ	قمرومریخ	تربیع	۴۶-۱۲
۲۷رمارچ	قمروعطارد	تسدیس	۳۳-۱۴
۲۸رمارچ	قمروزہرہ	قران	۵۰-۱۹
۲۹رمارچ	قمرومریخ	تثلیث	۳۴-۴
۲۹رمارچ	قمروزحل	تثلیث	۶-۸
۳۰رمارچ	قمروعطارد	تربیع	۷-۸
۳۰رمارچ	قمرونیپچون	تربیع	۴۰-۲۰

شرف قمر

۴رجنوری رات ۹ بج کر ۴۵ منٹ پر قمر حالت شرف میں ہوگا اور ۷رجنوری صبح ۷ بج کر ۴۱ منٹ تک حالت شرف میں رہے گا۔اس کے بعد یکم رفروری کو صبح ۵ بج کر ۵۸ منٹ پر قمر حالت شرف میں رہے گا اور ۳رفروری شام ۴بج کر ۵۷ منٹ تک حالت شرف میں رہے گا۔اس کے بعد ۲۸رفروری دوپہر ایک بجے قمر حالت شرف میں رہے گا۔اس کے بعد ۲۶رمارچ کو شام ۷بج کر ۷ منٹ پر قمر حالت شرف میں ہوگا اور ۲۹رمارچ صبح ۷بج کر ۸ منٹ تک حالت شرف میں رہے گا۔یہ اوقات مثبت کاموں کے لئے موثر مانے گئے ہیں۔عاملین کو چاہئے کہ ان اوقات سے فائدہ اٹھائیں اور اللہ کے ضرورت بندوں کو تقویت پہنچائیں۔

ہبوطِ قمر

۲۲رجنوری صبح ۱۰بج کر ۳۰ منٹ سے ۲۲رجنوری شام ۶ بج کر ۵۰ منٹ تک۔اس کے بعد ۱۸رفروری سہ پہر ۴بج کر ۷ منٹ سے ۲۱رفروری رات ایک بج کر ۱۲ منٹ تک۔اس کے بعد ۱۶رمارچ رات ۹ بج کر ۵۵ منٹ سے ۱۹رمارچ صبح ۶ بج کر ۶ منٹ تک قمر ہبوط میں رہے گا۔ان اوقات میں منفی کاموں کو اہمیت دیں۔باذن اللہ نتائج جلد برآمد ہوں گے لیکن ناحق کسی کو پریشان کرکے اپنی عاقبت برباد کرنے کی غلطی ہرگز ہرگز نہ کریں۔

شرف شمس

۷راپریل دن ۲بج کر ۱۹ منٹ سے ۸راپریل دن ۲بج کر ۴۵ منٹ تک آفتاب کو شرف حاصل ہوگا۔کاروبار، روزگار، کامیابی، ترقی، حصول مرادات، تکمیل خواہشات کا بہتر وقت۔اس وقت کی قدر کریں اور اپنے لئے اور ضرورت مندوں کے لئے تعویذ تیار کریں، انشاء اللہ بھرپور کامیابی ملے گی۔

شرف مریخ

۲۶رمارچ شام ۵ بج کر ۳۷ منٹ سے ۲۸رمارچ شام ۴بج کر ۱۰ منٹ تک مریخ کو شرف حاصل ہوگا۔رعب، دبدبہ، جنگ میں فتح، کسی بھی مقابلے میں سرخروئی اور مردانگی حاصل کرنے کے لئے نقش تیار کریں، حیرتناک نتائج انشاء اللہ ظاہر ہوں گے۔

ہبوطِ عطارد

۳۱رمارچ صبح ۵ بجے ۴۴ منٹ سے ۳۱رمارچ رات ۱۱بج کر ۴۲ منٹ تک عطارد ہبوط میں رہے گا۔کسی کو تعلیمی میدان میں یا وکالت اور جج کے معاملات میں یا تعلیم وتربیت سے متعلق کسی بھی معاملات میں یا شعر وادب وغیرہ میں فیل کرنے کے لئے اور مرتبہ سے گرانے کے لئے یہ وقت باذن اللہ کارگر ثابت ہوتا ہے۔لیکن خواہ مخواہ کسی کو نقصان نہ پہنچائیں اور اپنے انجام کو خطرے میں نہ ڈالیں۔

تحویل آفتاب

۲۴رفروری صبح ۱۰بج کر ۲۷ منٹ پر آفتاب برج حوت میں داخل ہوگا۔۲۰رمارچ صبح ۹ بج کر ۱۰ منٹ پر آفتاب برج حمل میں داخل ہوگا۔دعاؤں کی مقبولیت کا بہترین وقت اپنی خواہشات اور اپنی ضروریات اپنے رب کے حضور پیش کریں، انشاء اللہ مراد پوری ہوگی۔

منزل شرطین

۲۵رفروری کو رات ۱۲بج کر ۱۷ منٹ پر چاند منزل شرطین میں داخل ہوگا۔۲۴رمارچ صبح ۶ بج کر ۲۸ منٹ پر چاند منزل شرطین میں داخل ہوگا۔حروف تہجی کی زکوٰۃ نکالنے والے حضرات توجہ دیں اور اس وقت کا فائدہ اٹھائیں۔

اوقات نظرات، عاملین کی سہولت کے لئے (جنوری، فروری، مارچ، اپریل دسمبر ۲۰۲۰ء)

تاریخ	نظرات	کیفیت	وقت
۶؍اکتوبر	تربیع شمس وزحل	شروع	رات ۱۱ بج کر ۲۹ منٹ
۸؍اکتوبر	تربیع شمس وزحل	مکمل	رات ۱۲ بج کر ۹ منٹ
۹؍اکتوبر	تربیع شمس وزحل	ختم	رات ایک بج کر ۴۶ منٹ
۱۲؍اکتوبر	تسدیس شمس ومشتری	شروع	شام ۶ بج کر ۳۱ منٹ
۱۳؍اکتوبر	تسدیس عطارد وزحل	شروع	سہ پہر ۳ بج کر ۵۳ منٹ
۱۳؍اکتوبر	تسدیس شمس ومشتری	مکمل	رات ۱۱ بج کر ۳۱ منٹ
۱۴؍اکتوبر	تسدیس عطارد وزحل	مکمل	دوپہر ۱۲ بج کر ۲۵ منٹ
۱۵؍اکتوبر	تسدیس شمس ومشتری	ختم	صبح ۴ بج کر ۳۴ منٹ
۱۵؍اکتوبر	تسدیس عطارد وزحل	ختم	صبح ۹ بج کر ۲۵ منٹ
۱۹؍اکتوبر	تسدیس زہرہ وزحل	شروع	رات ۱۱ بج کر ۲۰ منٹ
۲۰؍اکتوبر	تسدیس زہرہ وزحل	مکمل	شام ۱۹ بج کر ۲۸ منٹ
۲۱؍اکتوبر	تسدیس زہرہ وزحل	ختم	سہ پہر ۳ بج کر ۳۷ منٹ
۲۶؍اکتوبر	تربیع مریخ وزحل	شروع	رات ۳ بج کر ۱۹ منٹ
۲۷؍اکتوبر	تربیع مریخ وزحل	مکمل	شام ۸ بجے
۲۹؍اکتوبر	تربیع مریخ وزحل	ختم	دن ۱۲ بجکر ۴۹ منٹ
۳۰؍اکتوبر	قران عطارد وزہرہ	شروع	صبح ۵ بج کر ۲۷ منٹ
۳۱؍اکتوبر	قران عطارد وزہرہ	مکمل	رات ۳ بج کر ۴۳ منٹ
۳۱؍اکتوبر	قران عطارد وزہرہ	ختم	رات ۱۱ بج کر ۳۵ منٹ
۷؍نومبر	تسدیس شمس وزحل	شروع	رات ۸ بج کر ۴۲ منٹ
۸؍نومبر	تسدیس شمس وزحل	مکمل	رات ۱۰ بج کر ۳۶ منٹ
۱۰؍نومبر	تسدیس شمس وزحل	ختم	رات ۱۲ بج کر ۳۱ منٹ
۱۰؍نومبر	تسدیس مریخ ومشتری	شروع	شام ۱۸ بج کر ۳۰ منٹ
۱۱؍نومبر	قران شمس وعطارد	شروع	صبح ۱۰ بج کر ۳۵ منٹ
۱۱؍نومبر	قران شمس وعطارد	مکمل	رات ۸ بجکر ۱۵ منٹ
۱۲؍نومبر	قران شمس وعطارد	ختم	صبح ۷ بج کر ۸ منٹ
۱۲؍نومبر	تسدیس مریخ ومشتری	مکمل	رات ۱۱ بج کر ۵۰ منٹ
۱۳؍نومبر	تسدیس عطارد وزحل	شروع	رات ۲ بج کر ۱۲ منٹ
۱۳؍نومبر	تسدیس عطارد وزحل	مکمل	رات ۸ بج کر ۴ منٹ
۱۴؍نومبر	تسدیس عطارد وزحل	ختم	دوپہر ۱۴ بج کر ۵۶ منٹ
۱۵؍نومبر	تسدیس مریخ ومشتری	ختم	صبح ۵ بج کر ۲۱ منٹ
۲۳؍نومبر	قران زہرہ ومشتری	شروع	شام ۷ بج کر ۳۶ منٹ
۲۴؍نومبر	قران زہرہ ومشتری	مکمل	شام ۷ بج کر ۷ منٹ
۲۵؍نومبر	قران زہرہ ومشتری	ختم	شام ۶ بج کر ۳۱ منٹ
۲۹؍نومبر	تسدیس عطارد وزحل	شروع	دن ۱۱ بج کر ۴۷ منٹ
۳۰؍نومبر	تسدیس عطارد وزحل	مکمل	دن ۱۱ بج کر ۴۲ منٹ
یکم دسمبر	تسدیس عطارد وزحل	ختم	صبح ۱۰ بج کر ۱۷ منٹ
۲؍دسمبر	تسدیس زہرہ ومریخ	شروع	رات ۳ بج کر ۳۸ منٹ
۳؍دسمبر	تسدیس زہرہ ومریخ	مکمل	رات ۹ بج کر ۱۷ منٹ
۵؍دسمبر	تسدیس زہرہ ومریخ	ختم	دوپہر ۳ بجے
۱۰؍دسمبر	قران زہرہ وزحل	شروع	شام ۶ بج کر ۱۸ منٹ
۱۱؍دسمبر	قران زہرہ وزحل	مکمل	سہ پہر ۳ بج کر ۳۴ منٹ
۱۲؍دسمبر	قران زہرہ وزحل	ختم	دن ۱۲ بج کر ۵۱ منٹ
۱۷؍دسمبر	تسدیس مریخ وزحل	شروع	رات ۸ بج کر ۱۹ منٹ
۱۹؍دسمبر	تسدیس مریخ وزحل	مکمل	سہ پہر ۳ بج کر ۲۹ منٹ
۲۱؍دسمبر	تسدیس مریخ وزحل	ختم	صبح ۱۰ بج کر ۴۰ منٹ
۲۶؍دسمبر	قران شمس ومشتری	شروع	شام ۵ بج کر ۳۰ منٹ
۲۷؍دسمبر	قران شمس ومشتری	مکمل	رات ۱۱ بج کر ۵۵ منٹ
۲۹؍دسمبر	قران شمس ومشتری	ختم	صبح ۶ بج کر ۲۰ منٹ

نظرات سے فائدہ اٹھائیں

قران وشمس

اس سعد وقت کی شروعات ۲۰ فروری ۲۰۲۰ء صبح ۷ بج کر ۴۱ منٹ پر ہوگی اور یہ وقت سعد ۲۶ فروری کو دن ۱ بجکر ۲۹ منٹ پر مکمل ہوگا اور ۲۶ رفروری کو یہ وقت سعد شام ۶ بجکر ۱۷ منٹ پر ختم ہوجائے گا۔ امتحان میں کامیابی علم و معرفت میں اضافے کے لئے اس وقت میں یہ نقش تیار کریں، انشاءاللہ حیرتناک نتائج برآمد ہوں گے نقش خود بنائیں یا کسی عامل سے رجوع کریں۔ نقش یہ ہے۔

زِدْنِی ٨	رَبِّ ١	عِلْمًا ٦
عِلْمًا ٣	زِدْنِی ٥	رَبِّ ٧
رَبِّ ٤	عِلْمًا ٩	زِدْنِی ٢

قران مریخ وزحل

اس نحس نظر کی شروعات ۳۰ رمارچ ۲۰۲۰ء رات ایک بج کر ۳۰ منٹ پر ہوگی۔ ۳۱ رمارچ کو یہ نظرات ۱۲ بجکر ایک منٹ پر مکمل ہوگی اور یہ نحس نظر ۲ راپریل دن میں ایک بجکر ۵۳ منٹ پر ختم ہوجائے گی۔ دشمنوں کو ذلیل وخوار کرنے، ان میں نفاق اور پھوٹ ڈالنے کے لئے یہ وقت بہت اہم ہے۔ موجودہ حالات میں اس وقت سے فائدہ اٹھائیں اور کبھی ناحق کسی کو پریشان نہ کریں۔ اس نحس وقت میں سورۂ فیل کا نقش خالی البطن تیار کریں اور اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کرکے کسی پرانی قبر میں دبادیں۔

٦٨٨	٣٩٠٧	١٤٦٣
٢٢٤٠	یہاں اپنا مقصد لکھیں	٣٣١٩
٢٩٣١	١٩٥٢	٩٧٦

تسدیس عطارد ومریخ

اس سعد نظر کی شروعات ۲۵ رفروری ۲۰۲۰ء کو رات ۹ ربجکر ۵۲ رمنٹ پر ہوگی۔ یہ نظر سعد ۲۶ رفروری کو دن ۱۱ ربجکر ۲۸ رمنٹ پر مکمل ہوگی۔ یہ نظر سعد ۲۷ فروری کو رات ایک بجے ختم ہوجائے گی۔ اس وقت میں محبت والفت، میاں بیوی کے تعلقات خوشگوار رکھنے کے لئے سورۂ یوسف کا نقش خالی البطن تیار کریں، ایک نقش ہرے کپڑے میں پیک کرکے کسی پھل دار درخت پر لٹکا دیں اور دوسرا نقش ہرے کپڑے میں پیک کرکے اپنے گلے میں ڈال لیں یا بازو پر باندھ لیں، انشاءاللہ زبردست کامیابی ملے گی۔ مطلوب پر محبت کا غلبہ ہوگا۔ نقش یہ ہے۔

٤١٩٩٨	٣٣٥٩٨٨	١٢٥٩٩٤
٢٠٩٩٩٠	یہاں مقصد لکھیں	٢٩٣٩٩٨
٢٥١٩٩٢	١٦٧٩٩٢	٨٣٩٩٦

تسدیس شمس وزحل

اس نظر سعد کی شروعات ۱۹ رمارچ ۲۰۲۰ء کو رات ۳ ربجکر ۷ رمنٹ پر ہوگی۔ یہ نظر سعد ۲۰ رمارچ کو صبح ۵ ربجکر ۱۹ رمنٹ پر یہ مکمل ہوگی اور ۲۱ رمارچ کو صبح ۷ ربجکر ۳۰ منٹ پر یہ نظر ختم ہوجائے گی۔ اس وقت سعد میں طلب حاجات کے لئے خواہشات کی تکمیل کے لئے رزق میں اضافے کے لئے اور حصول روزگار اور خیروبرکت کے لئے نادِعلی کا نقش تیار کرکے اپنے گلے میں ڈالیں یا بازو پر باندھیں، انشاءاللہ حاجات وخواہشات کی تکمیل ہوگی۔ نقش یہ ہے۔

١٥٩٦	١٦٠٩	١٦٠٦	١٦٠٣
١٦٠٧	١٦٠٢	١٥٩٧	١٦٠٨
١٦٠١	١٦٠٤	١٦١١	١٥٩٨
١٦١٠	١٥٩٩	١٦٠٠	١٦٠٥

تثلیث زہرہ ومشتری

۲۰۲۰ء کو اس سعد نظر کی شروعات ۲۷ رمارچ صبح ۵ بجکر ۴ منٹ پر ہوگی، یہ نظر سعد ۲۸ رمارچ کو صبح ۹ بج کر ۵۳ منٹ پر مکمل ہوگی اور یہ نظر ۲۸ رفروری کو دوپہر ۲ ربجکر ۵۸ منٹ پر ختم ہوگی۔ اس وقت میں منگنی، شادی کے لئے محبت اور دوستی کے لئے کاروباری ترقی اور خیروبرکت کے لئے سورۂ یوسف کا نقش خالی تیار کرکے گلے میں ڈالیں۔ نقش اوپر دیا جاچکا ہے۔

تربیع زہرہ وزحل

اس وقت نحس کی شروعات ۲ رمارچ ۲۰۲۰ء کو رات ۱۰ بجکر ۲۸ منٹ پر ہوگی، یہ نحس نظر ۳ رمارچ کو رات ۱۰ ربجکر ۱۴ رمنٹ پر مکمل ہوگی اور یہ نحس نظر ۴ رمارچ کو رات ۱۰ ربجکر ۴ رمنٹ پر ختم ہوجائے گی۔ حاسدین کو مغلوب کرنے کے لئے دشمنوں میں پھوٹ ڈالنے کے لئے اور بدخواہوں میں انتشار پیدا کرنے کے لئے سورۂ مائدہ کا نقش خالی البطن تیار کرکے قبرستان میں دبادیں۔ نقش یہ ہے۔

٤٧٤١٢	٥٦٥٦٩٨	٢١٢١٣٦
٣٥٣٥٦٠	اپنا مقصد لکھیں	٤٩٤٩٨٦
٤٢٤٢٧٤	٢٨٢٨٤٨	١٤١٤٢٤

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبرنامہ

مرحبا، مرحبا، اے خواتین مرحبا

عالمی روحانی تحریک کے سربراہ مولانا حسن الہاشمی نے اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ جامعہ ملیہ کی طالبات نے این آرسی جیسے کالے قانون کے خلاف جس جدوجہد کا آغاز کیا ہے اور جس ذمہ داری کو اس موسم میں نبھایا ہے وہ ہندوستان کی تاریخ میں سنہرے الفاظ میں لکھنے کے قابل ہے۔ مولانا نے کہا کہ جامعہ ملیہ کی طالبات کی آواز اب پورے ملک میں پھیل چکی ہے اور جگہ جگہ سرکار کے خلاف اور سرکار کی ناروا سوچ اور اس کی ہٹ دھرمی کے خلاف خواتین کی طرف سے دھرنے بھی دیئے جارہے ہیں اور احتجاج بھی ہورہا ہے۔

بہار اور بنگال کی عورتیں بھی سڑکوں پر آگئی ہیں اور انہوں نے بھی جرأت مندی کا ثبوت دیا ہے۔ مولانا نے کہا کہ دیوبند کی سڑکوں پر بھی عورتوں کا ایک طوفان امنڈ آیا اور دیوبند کی عورتوں نے بھی سرکار کو آئینہ دکھانے کی کوشش کی۔ اس طرح سے یہ تو ثابت ہوگیا ہے کہ عورتیں کسی بھی جنگ میں اور حق وباطل کی کسی بھی کشمکش میں مردوں سے پیچھے نہیں ہیں۔ مولانا حسن الہاشمی نے کہا کہ کون نہیں جانتا کہ ملک کی آزادی کی جنگ بھی بیگم واجد علی شاہ کی کوششوں سے شروع ہوئی تھی، ہوسکتا ہے کہ آزادی کی اس نئی جنگ کا سہرا بھی خواتین کے سر ہی بندھ جائے اور ایک بار پھر رضیہ سلطانہ، لکشمی بائی اور حضرت عائشہؓ کا نام روشن ہوجائے۔

مولانا نے کہا کہ یہ لڑائی منجانب اللہ ہے اور عورتوں اور مردوں کا یہ خروج اسی جدوجہد کا حصہ ہے جو اس دنیا میں ہمیشہ باطل کے خلاف جاری رہی ہے۔ مولانا نے کہا کہ سرکار کو چاہئے کہ وہ ان خواتین کی جدوجہد کو جو اس ملک کی مائیں بھی ہیں اور اس ملک کی بیٹیاں بھی نظرانداز کرنے کی غلطی نہ کرے، ان کے درد کو سمجھے اور اس بل کو واپس لے جو ہندو اور مسلمان دونوں کے لئے باعث تشویش ہے۔ مولانا نے کہا کہ اگر سب کا ساتھ اور سب کا وکاس صرف جملہ نہیں تھا تو ہمارے وزیر اعظم کو چاہئے کہ ہندوستان کی جنتا کی مانگ پوری کریں اور اس بل کو واپس لینے کا حکم دیں جو سبھی کے لئے تشویش اور تکلیف کا باعث ہے اور جس سے ہندو مسلمان اور سکھ عیسائی سبھی ناخوش ہیں۔ مولانا حسن الہاشمی نے کہا کہ ہم ہندوستان بھر کی خواتین کی اس جدوجہد کو سراہتے ہیں جو انہوں نے سرد موسم کے تھپیڑوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے جاری رکھی اور مردوں کو اس بات کا احساس دلایا کہ حق وباطل کی ہر کشمکش میں وہ مردوں کے شانہ بشانہ ہیں اور ان عورتوں کی مدد اور معیت کے بغیر کسی جنگ میں فتح پانا امر محال ہے۔ مولانا نے کہا کہ تین طلاق کے موضوع پر ہمارے وزیر اعظم مسلم خواتین کے ساتھ ہمدردی کی باتیں کرتے تھے کیا وہ ان ہندو اور مسلمان عورتوں کے درد کو محسوس کریں گے جو ایک مشترکہ درد ہے اور جو درد ان دنوں دلوں سے نکل کر ہندوستان کی سڑکوں پر ایک کرب مسلسل کی طرح بکھرا ہوا ہے؟

TILISMATI DUNYA(MONTHLY)
ABULMALI,DEOBAND 247554(U.P)
ISSUE january,february 2020

R.N.I.66796/92,RNP/SHN/61,2018-20
POSTING DATE 25-26-BEFORE EVERY MONTH

Maktaba Roohani Dunya
Mohalla Abul Mali, Deoband-247554 U.P. Mob. 09756726786